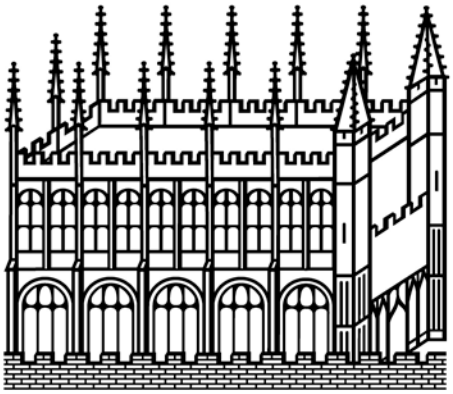


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

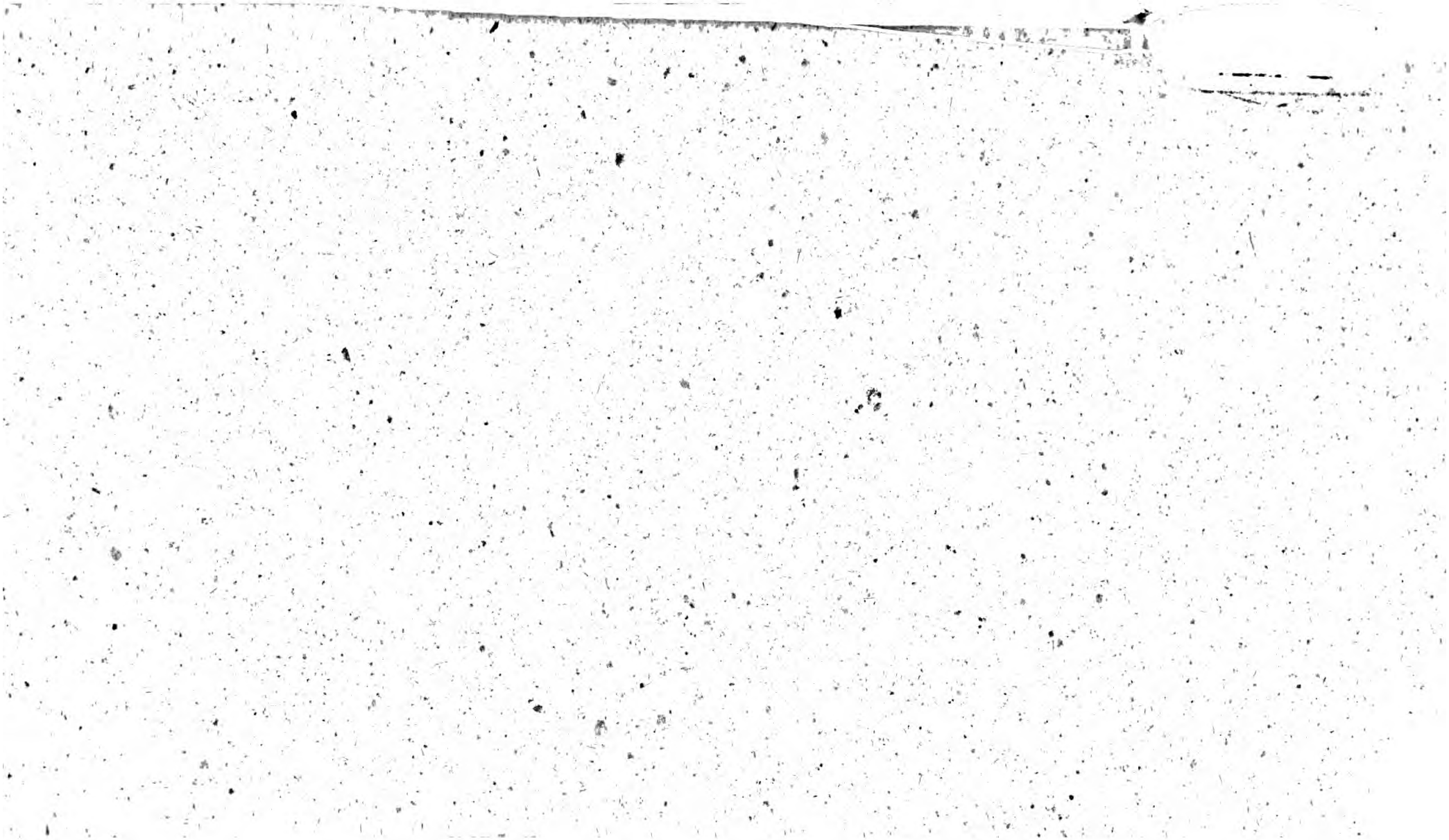
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



استعلام حالات پاستانی سے ذخیرۂ کامیابی حاصل کریں
چنانچہ اس کتاب نادر کو پہلے جناب کمالات انتساب بڑے
واقف علوم و فنون جناب بابو رام چندر صاحب سابق
ڈائرکٹر شعبۂ تعلیم ریاست پٹیالہ نے تالیف کیا اور
بہ اجازت جناب موصوف الذکر کے چھپی اب بار سوم
مزید خواہش شائقین سے بتوجہ عالی منہل مروت
وفتوت جناب منشی نول کشور صاحب ادام اقبالہ
مطبع نامی مقام لکھنؤ میں بماہ اگست سنہ ۱۹۰۷ عیسوی
مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۵ ہجری
حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر
اشاعت پذیر
ہوئی

INDIAN INSTITUTE

واہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات غلط محض ہے ٭ غرض کہ اسی طور پر اس کامل مہندس نے بہت غلطیان نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہے + کتاب حساب مین مسمی بلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت + علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہے اور اوسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اہل عرب کی جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصاً جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہے وہ واقع مین بہت خوب ہے اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط

خاتمۃ الطبع

ارباب فرہنگ و دانش و وافقان فراست و بینش پوشیدہ نرہے کہ یہ ایک کتاب عمدہ و نایاب جامع نوادر انتخاب اقصی غایت کے عالی مضامین جسکا نام تذکرۃ الکاملین ہے علت غائی تالیف سے اس عمدہ تاریخ کی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ جو زبان فرنگ سے نابلد ہین وہ فی الجملہ احوال کملائے و فضلای یونان اور روم قدیم اور فرنگستان و ممالک شرقی سے آگاہ ہون اور اونکے حالات اور مسائل بسیطہ سے مطلع ہوکر وسعت

ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ
ان لوگون کے حال بخوبی لکھے جاؤن لیکن لاچار ہون اور یاد دلاتا ہون
کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی خیر یہ دیکھکر
اسی مختصر پر قناعت کی گئی +

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقل مند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اسکے برابر
ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم
مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر نبارس مین بیچ ۱۱۵۰ھ
کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہمارے شاستر کی غلطیون کو درست
کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا
بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے
کلام کو کلام پُران پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین
مثل دائرہ کے ہے اور کہین یہ لکھا ہے کہ وہ مثل مثلث کے ہے
بھاسکر نے ان لغو باتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے
یہان سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے + شاستر مین لکھا ہے
کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا ہوئی
ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط
ہے اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق
ہے + شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے
نیچے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہوجاتی ہے اس ظاہر اور

موقع پر شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا
ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک بیوہ کے شکم سے کہ جسنے بعد بیوہ ہونے کے
کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے جبکہ یہ بڑے ہوئے
تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور اونھون نے
غارت کرنا مذہب کافرون یعنی منہہ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی
بنارس مین وہان کے راجہ کے پاس امرسنگہ سیوڑہ یعنی بانی مذہب
جینی کا رہتا تھا ایک روز شنکر سامی نے کہا کہ اے راجہ آج گنگا اتنی
چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جائیگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین بیٹھ
جائیو تو بچ جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امرسنگہ سیوڑہ مذکور
کو یہ معلوم ہوا کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل
کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور معلوم کیا کہ قریب ہی کہ تمام اونچے
اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون اوسوقت
ایک کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کووے لیکن قبل
از کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوسمین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ
سیوڑہ سب سے نیچے کی زینے گنگا پر جا پڑا اور مرگیا اور پھر جو راجہ
نے دیکھا تو کچھ بھی نہین ہے پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا
نہین چڑھی تھی صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے
واسطے مارنے اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد مدت اس شخص کے
تمام کتابین اس مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوادین اور
اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور مقولے وحدانیت کے سکھلائے
غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاستر ہنود کے

سرلو داس نے زبان اودھ یعنی اودھیہ کی زبان مین اور اتنو کنڈلی نے بیچ زبان اسامی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا + مہا بھارت نظم مین رامائن سے جو کہ والمیکی نے کہی ہے دوم درجہ پر ہے + سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے + اس کتاب مین کرشن جی مہاراج کی مہمون وغیرہ کا حال ہے + علاوہ ان کتابون کے جو ہمنے اوپر مذکور کین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدا رسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین + ہمین انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا +

ذکر شنکراچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سوائے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوائے ذات رب العالمین کے اور کسیکو نہین مانتے ہین یہ مہاراج مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ ۸۰۰ ع کے باغ جہان پیدا ہوئے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود کافر ہو گئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہو گئے تھے خصوصًا اون دنون مین مذہب بدھ بندھون کا جنکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دین تھین اس

کو جو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا دیدی تھی جب بہت دن گذر گئے
تو ایک روز پر سر مہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر
اوسپر عاشق ہوگئے اور بعد اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا
ہوئے ✣ بیاس جی نے تمام ✣ وید ✣ وشن سے سیکھے تھے ✣ بیاس جی
مہاراج نے ایک عورت سمی سکھی سے شادی کرلی اور جنگل جسکا نام ودری
تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے ✣ اور
اوس تنہائی مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی مہابھارت
کی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت
عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کے درمیان پانڈون اور کورون
مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے ✣ پہلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہے تھے لیکن سب پریشان
پڑی ہوئے تھے اون سبکو جمع کرکر اور خود بھی اونمین ترمیم و تصحیح
کرکراون پاک اور مقدس کتابون کو چار ویدون مین تقسیم کیا
اور اونکے نام یہ ہین ✣ رگ وید ✣ سام وید ✣ ججر وید ✣ تھرواوید ✣
ان متقدمین کتابون کو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو
بھی ان مین سے جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے ✣
سولے ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین پرانت
پر بھی لکھین علاوہ اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت
ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے یہ کتاب نظم مین ہے جسمین
زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین ✣ مہابھارت بڑی مشہور کتاب اور
ہر دل عزیز اور متبرک ہی فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام رکیشر واسطے سہارکبا دی کے گئے اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر مہاراج کے پاس لے گئے تھے کہتے ہین کہ سیتا جی قبیلہ رام چندر سامی نے وقت بن وباس یعنی جلا وطنی مین بیچ جنگل تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو رہکر رونق اور فخر دیا ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا + انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک کتاب رامائن ہے * ان خدارسیدہ کا حال بہت دلچسپ اور بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصراً لکھنا حالات کاملین کا ہے اسی واسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی

حال مہاراج کرشن دیپائن بیاس جی کا

تمام منود کے فاضلون اور خدارسیدون مین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور و معروف ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتاون اور رکیشرون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جاے جمنا کے کنارہ پر پیدا ہوئے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳۰۰ سو برس (یعنی سی و سہ صد سال) گذرے ہین بیاس کے تا یعنی والد کا نام پرسر امہاراج تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور اون دنون مین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی کتاب دشن پران ہے + انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک عجیب مچھلی پکڑی

استعلام حالات پاستانی سے ذخیرۂ کامیابی حاصل کریں
چنانچہ اس کتاب نادر کو پہلے جناب کمالات انتساب برٹے
واقف علوم و فنون جناب بابو رام چندر صاحب سابق
ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ نے تالیف کیا اور
بہ اجازت جناب موصوف الذکر کے چھپی اب بار سوم
مزید خواہش شائقین سے بتوجہ عالی منشی نول کشور صاحب ادام اقبالہ
وفتوت جناب منشی
مطبع نامی مقام لکھنؤ میں بماہ
مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۴ ہجری
حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر
اشاعت پذیر
ہوئی

واہیات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات غلط محض ہے ۔ غرض کہ اسی طور پر اس کامل مہندس نے بہت غلطیان نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور معروف سدھانت شرومنی ہے + کتاب حساب مین مسمی بیلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت + علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہے اور اوسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اہل عرب کی جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصاً جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہے وہ واقع مین بہت خوب ہے اور اوس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط

خاتمۃ الطبع

ارباب فرہنگ و دانش و وافقان فراست و بینش پوشیدہ نرہے کہ یہ ایک کتاب عمدہ و نایاب جامع نوادر انتخاب اقصی غایت عالی مضامین جسکا نام تذکرۃ الکاملین ہے علت غائی تالیف سے اس عمدہ تاریخ کی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ جو زبان فرنگ سے نابلد ہین وہ فی الجملہ احوال کملائے و فضلای یونان اور روم قدیم اور فرنگستان و ممالک شرقی سے آگاہ ہون اور اونکے حالات اور مسائل بسیطہ سے مطلع ہوکر وسعت

ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ
ان لوگون کے حال بخوبی لکھے جاؤن لیکن لاچار ہون اور ناتامون
کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی خیر یہ دیکھکر
اسی مختصر پر قناعت کی گئی +

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقل مند اور مہندس ہند مین گذرا ہے اسکے برابر
ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم
مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر نبارس مین بیچ ۱۱۵۰ھ
کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہمارے شاستر کی غلطیون کو درست
کیا لیکن اکثر برہمن اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا
بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے
کلام کو کلام پُران پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین
مثل دائرہ کے ہے اور کہین یہ لکھا ہے کہ وہ مثل مثلث کے ہے
بھاسکر نے ان لغو باتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے
یہان سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے + شاستر مین لکھا ہے
کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوے اور آٹھ ہاتیون پر سہارا ہوئی
ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط
ہے اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق
ہے + شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے
نیچے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہوجاتی ہے اس ظاہر اور

موقع پر شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا
ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک بیوہ کے شکم سے کہ جسنے بعد بیوہ ہونے کے
کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے جبکہ یہ بڑے ہوئے
تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے اور اونھون نے
غارت کرنا مذہب کافرون یعنی منہہ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی
بنارس مین وہان کے راجہ کی پاس امرسنگہ سیوڑہ یعنی بانی مذہب
جینی کا رہتا تھا ایک روز شنکر سامی نے کہا کہ اے راجہ آج گنگا اتنی
چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جائیگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین بیٹھ
جائیو تو بچ جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امرسنگہ سیوڑہ مذکور
کو یہ معلوم ہوا کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل
کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے
اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون اوسوقت
ایک کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کووے لیکن قبل
از کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوسمین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ
سیوڑہ سب سے نیچے کی زینے گنگا پر جا پڑا اور مرگیا اور پھر جب راجہ
نے دیکھا تو کچھ بھی نہین ہے پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا
نہین چڑھی تھی صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے
واسطے مارنے اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد مدت اس شخص کے
تمام کتابین اس مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوا دین اور
اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور مقولے وحدانیت کے سکھلائے
غرض کہ یہ مہاراج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاستر ہنود کے

سرلو داس نے زبان اودھی یعنی اودھ کی زبان مین اور اتتو کنڈلی نے بیچ زبان اسامی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا + مہا بھارت نظم مین رامائن سے جو کہ والمیکی نے کہی ہے دوم درجہ پر ہے ✣ سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے ✣ اس کتاب مین کرشن جی مہاراج کی مہمون وغیرہ کا حال ہے ✣ علاوہ ان کتابون کے جو ہمنے اوپر مذکور کین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدا رسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین ✣ ہمین انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا +

ذکر شنکراچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سوائے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوائے ذات رب العالمین کے اور کسیکو نہین مانتے ہین یہ مہاراج مقام دکن کے کسی گانو مین بیچ سنہ ۸۰۰ ع کے باغ جہان پر نمودار ہوئی تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئی تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود کافر ہو گئی تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہو گئی تھے خصوصًا اون دنون مین مذہب بدھ بندھون کا جنکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دین تھین اس

کو جو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا دیدی تھی جب بہت دن گذر گئے
تو ایک روز پرسر مہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر
اوسپر عاشق ہوگئے اور بعد اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا
ہوئے ✣ بیاس جی نے تمام ✣ وید ✣ وشن سے سیکھے تھے ✣ بیاس جی
مہاراج نے ایک عورت سمی سکھی سے شادی کرلی اور جنگل جسکا نام ودری
تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے ✣ اور
اوس تنہائی مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی مہابھارت
کی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت
عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کے درمیان پانڈون اور کورون
مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے ✣ پہلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہے تھے لیکن سب پریشان
پڑی ہوئے تھے اون سبکو جمع کرکر اور خود بھی اونمین ترمیم و تصحیح
کرکر اون پاک اور مقدس کتابون کو چار ویدون مین تقسیم کیا
اور اونکے نام یہ ہین ✣ رگ وید ✣ سام وید ✣ ججر وید ✣ تھرواوید ✣
ان متقدمین کتابون کو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو
بھی ان مین سے جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے ✣
سولے ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین ویدانت
پر بھی لکھین علاوہ اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت
ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے یہ کتاب نظم مین ہے جسمین
زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین ✣ مہابھارت بڑی مشہور کتاب اور
ہر دل عزیز اور متبرک ہی فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام
رکیشر واسطے مبارکباد دی کے گئے اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی
تشریف رام چندر مہاراج کے پاس لے گئے تھے کہتے ہین کہ سیتا جی
قبیلہ رام چندر سامی نے وقت بن وباس یعنی جلاوطنی مین بیچ
جنگل تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو رہکر رونق اور فخر دیا
ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی
کا انجام ہوا + انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک
کتاب رامائن ہے ✤ ان خدارسیدہ کا حال بہت دلچسپ اور بڑا
ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصراً
لکھنا حالات کاملین کا ہے اسی واسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی

حال مہاراج کرشن دیپائن بیاس جی کا

تمام ہنود کے فاضلون اور خدارسیدون مین سے بیاس جی مہاراج
بہت مشہور و معروف ہین اور انکو ہندو بڑے دیوتاون اور رکیشرون
مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جاے جمنا کے کنارہ پر پیدا ہوئی تھے
اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳۰۰ سو برس (یعنی سی وسہ
صد سال) گذرے ہین بیاس کے تا یعنی والد کا نام پرسر مہاراج
تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور اون دنون مین انکی بڑی شہرت تھی
اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی
کتاب دشن پران ہے + انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی
تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب مچھلی پکڑنے والے

اوسنے اپنی والدہ اور باپ سے پوچھا کہ مین جو تمھارے واسطے یہ گناہ کرتا ہون اسکے تم بھی شریک ہو یا نہین اونھون نے صاف جواب دیا کہ ہم اس پاپ مین تیرے شریک نہین جو کوئی جیسا فعل کرے گا اوسکا عوض رب العالمین خاص اوس شخص کو جسنے فعل مذکور کیا ہے دیگا ✤ یہ سنکر والمیکی جی کے دل مین اثر پیدا ہوا اور دل مین خیال کیا کہ مین اتنا گناہ ناحق کرتا ہون کسواسطے کہ میرا کوئی شریک نہین اور واپس آنکر اون تینون برہمنون مذکور کو درخت سے کھولکر خلاص کیا اور اونکے روبرو توبہ کی کہ ایسی حرکت اور فعل نالائق پھر نکرون گا جیسے والمیکی جی مہاراج نے اس امر کو ترک کیا اور قادر مطلق کی جناب مین توبہ کی اور پشیمان ہوا ✤ اور اب توجہ اونکی اس بات پر ہوئی کہ کسیطرح سے علوم وفنون مین کمال حاصل کرنا چاہیے چنانچہ علم کی تلاش مین وہ تپ بن مین جو کہ ایک جنگل آٹھ میل کے فاصلہ پر چترکوٹ سے ہے چلے گئے (چترکوٹ ایک پہاڑ قریب الہ آباد کے ہے) اور اون دنون مین رکیشر لوگ یعنی بڑے فاضل و عالم خدارسیدہ شخص اوس جنگل مین اللہ تعالے کی یاد مین رہا کرتے تھے وہان جاکر والمیکی جی مہاراج نے ایک رکیشر سے علم حاصل کیا اور نہایت کمال حاصل کیا لیکن مدت تحصیل علم بخوبی تحقیق نہین ہے ✤ بعد تحصیل کے وہ اوسی جنگل مین رہا کرتے اور یاد حق اور تحصیل علوم فلسفہ مین مشغول ✤ ہمین یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس زمانہ سے والمیکی جی نے اشعار تصنیف کرنے شروع کیے لیکن انکی استعداد فن شاعری مین بہت کامل تھی جب مہاراج رامچندر سامی نے راون والی لنکا یعنی سیلان پر

تھے او نھون نے بڑی عمر تک تربیت نہین پائی اور بے علم رہے جبکہ
بڑی عمر ہوئی تو اونکو فرض پڑا کہ اپنے ماباپ کی پرورش کرین لاچار
او نھون نے پیشۂ ٹھگی اور قزاقی کا اختیار کیا (اور اندنون مین یہ بزرگ
شخص بالکل علم کی روشنی سے جاہل تھے) اور ایک جنگل مین رہنا
شروع کیا اور اضلاع ہوگلی اور کرشنا گڈہ مین جو مسافر کہ گذرا
اوسکو لوٹنا اور قتل کرنا اختیار کیا یہ معلوم نہین کہ یہ پیشہ او نھون نے
کب تک رکھا ✣ اور سبب چھوڑ دینے اس بد پیشہ کا یہ ہوا کہ ایک روز
تین برہمن جنکو ہمارے بزرگ برہما اور وشن اور نارد کہتے ہین اوسی
جنگل مین سے گذرے جہان کہ والمیکی جی رہتے تھے والمیکی جی
نے جب ان تین برہمنون کو دیکھا مستعد اونکے قتل کا ہوا اور چاہا کہ
اونکو جان سے ہلاک کرکر اونکا مال لے لیجے لیکن اون برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی اول تو ہماری بات سُن لے بعد ازان تجکو اختیار ہے
تو چاہے جو کچھ ہمارا کیجیو والمیکی نے قبول کیا تب اون تین برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی تو جو رب العالمین کے بندون کو مارتا ہے اور ستاتا ہے
اور اس گناہ عظیم مین داخل ہوتا ہے اسکا کیا باعث ہے اوسنے جواب دیا کہ
واسطے پرورش اپنے ما اور باپ اور اور کنبہ کی یہ کام کرتا ہون تب اون برہمنون نے
یہ کہا کہ ایک بات تو اپنے ماباپ سے پوچھ آ کہ تو جو گناہ کرتا ہے اور جانین تلف کرتا ہے
گناہ کی وہ بھی شریک ہونگے یا نہین یعنی جبکہ تجکو تیرے اعمالون کی سزا ہوگی تو تیرے
شریک تیرے ما اور باپ بھی رہین گے یا نہین یہ بات والمیکی نے قبول
کی اور اون تینون برہمنون کو تین درختون سے بخوبی مضبوط باندھکر
خود اپنے گھر اس سوال کا جواب استفسار کرنے چلا گیا جب وہ گھر پہونچا

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین
کہ مین نے پانسے ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف
کیے اور بہت سی کتابین مشہور و معروف اوسکی تصنیف سے ہین ✤

ذکر کملای ہندا از قوم ہنود والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش و بینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل
اور کامل شخص قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اچھے اچھے
حکماء فرنگ اور یونان کے سے کم نہین تھے لیکن نہایت افسوس کی
بات ہے کہ اون بزرگون کے حالات نہین ملتے سوائے نام کے ہم اور کچھ
نہین پاتے ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ
نہین کی کہ ایسے ایسے خدا رسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھیں ✤
لیکن خیر جیسا کچھ مجکو پانچ چار بزرگون کا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور
راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اول مین
ذکر والمیکی جی کا کرون گا ✤ ہنود مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب
رامائن کے ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات
ہے کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہہ پیدا
ہوئے اہل فرنگ نے اس بات سی کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود
مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کے قدوم کی برکت
سے باغ ہستی کو رونق تھی ✤ بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک
غریب کی گھر پیدا ہوے تھے اور اس باعث سی کہ اونکے پی مفلس

خسرو بھی اونکے ساتھ تھے چنانچہ اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو
لے گئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی
اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی
خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ
سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت
کی ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایک دفعہ ہی رونا آگیا اور
سب داب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئی اور خاص بادشاہ کو
رونا آگیا ہرچند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور اسقدر
گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخار آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان
سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف
تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس
سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے
پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور
پیر کی قبر پر جا بیٹھے اور بعد چھہ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات
خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے +

ابیات

میر خسرو خسرو ملک سخن	آن محیط فضل و دریای کمال
نظم او دلکش تر از مار معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از برای جستن تاریخ او	چون نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اور پیچ پٹیالے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہین تولد ہوئے اور
جبکہ عمر چار سال کی ہوئی تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف
لائے اور بعد چندروز کے رحلت کی اور بعد اوسکے امیر خسرو نے بچپنہ
تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سی امیر خسرو
کے گذری تب اونہون نے ارادہ صحبت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین
اولیا کا کیا اور مرید ہوگئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو
بہت محبت ہوگئی اور خسرو محرم راز اوس بزرگ کی ہوگئے ایک دفعہ
کا ذکر ہے کہ چند اشعار امیر خسرو نے بچ تعریف حضرت نظام الدین کے
لکھکر لے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون
اشعار کو سُنکر نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھہ سے کیا
چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف یہ چاہتا ہون کہ حضرت کے
قدوم کی برکت سی میرے کلام مین شیرینی ہوجاوے چنانچہ اس جگہہ
مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر
اور تھوڑی سی کھالے چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چندروز مین
اوسکے کلام مین نہایت شیرینی اور فصاحت ہوگئی اور امیر خسرو نے
چالیس برس تک بچ شغل شاعری کے گذارے اور ہر شب قرآن شریف
ختم کرتے تھے ✤ امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے
سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت مین رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بچ ہائین لاہور
کی اور ملتان کے تاتاریون اور مغلون کے ہات سی مارا گیا اوسوقت

محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشایخ کہتے ہین اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونو بزرگ ماوراالنہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن مین سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداؤن مین تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مرگیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر مین یہ شخص فاضل کامل بھی ہوگیا اور اوسی عمر مین مرید شیخ فرید کا ہوگیا اور باجازت پیر کے دہلی مین تشریف لائے اور یہ جناب ہفتاد اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳- ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری مین وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیا نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کے فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اوسوقت حضرت نے بھی دو بیتین لکھین + + ✓ +

ضیائے بے ضیا گر کافرم خواند	چراغ کذب را بنود فروغے
مسلمان خوانمش بہر مکافات	دروغے راچہ آید جز دروغے

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند

بلخ سے امیر لاچین پدر بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان مین تشریف لائے

کتابین اس فاضل کی تصنیف سے ہین

شیخ ابو الفیض فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتا روزمان کا شیخ مبارک ہے بیچ علوم وفنون اور شعر شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا ✤ حضرت شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے خطاب ملک الشعرا تھا ایک ایک کتاب علم اخلاق مین مسمی بلوادر الکلم اسنے تصنیف کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقط تالیف کی اور نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار پندرہ ہزار ہین اور قصہ نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی مین کوئی کتاب نہین ہے بعد حصول علوم وفنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کرکر شہر کاشی مین جاکر علم شاستر اچھے اچھے پنڈتون سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اونکے برابر بہت کم ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین ترجمہ کی چنانچہ کتاب نیلاوتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا ✤ جلوس کے چالیسوین سال مین اسباب زندگانی کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا ✤

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین
شاہزادہ کا رفیق اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اس بات پر آمادہ
کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ
لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور اوجین کے قریب پہونچ کر
راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا ارادہ کیا شیخ
نے بمقتضاے شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد دی
اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک
جماعت کثیر نے ہجوم کرکے اطراف اور جوانب سے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول
سنہ ۱۰۰۷ جلوس مین مطابق ایک ہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیزہ کی
زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی
مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سے جدا کرکے الہ آباد
مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور اپنے
سینہ اور منھہ پر ہات مارا اور رائے رایان تپرداس کو کہ اوس حدود
کا فوجدار اور منصب سہ ہزاری سے سرافراز تھا شیخ عبدالرحمن بن
شیخ ابوالفضل اور اور امراکو واسطے نرسنگہ کے استیصال کے متعین
کرکے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھہ
نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کے سر کے بدلے
اوس کافر کا سر کیا قدر رکھتا ہی اوسکے زن و بچہ کو بھی سولی پر کھینچنا اور
دوزخ مین پہونچانا چاہیے ابوالفضل عقل اور فہم مین بے نظیر تھا کلام
اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے کتب تصنیف اوسکی بھی بہت
ہین اکبرنامہ اور آئین اکبری اور ابوالفضل بہت مشہور اور بزرگ

اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہوکر پایہ اوسکے مرتبہ کا امرائے
عظام اور وزرائے کرام سے زیادہ ہوکر بادشاہ کا مقرب اس مرتبہ مین
ہوا کہ مقرب بادشاہ کی درگاہ کے اسپر حسد لے گئے اور شاہزادے ارکین
دولت سے اتفاق کرکے درپے اس بات کی ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین
اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کی زمانہ مین کلام اللہ کی تفسیر تصنیف
کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس مین درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے
مرنے کے بعد چند نسخہ لکھوا کر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور
موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو اکبر بادشاہ کے نام سے مزین
نہ کیا اکبر اس بات کو دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا اور شیخ پر بہت
عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پاکر بادشاہ کی خاطر
مین رنجش بڑھادی اور شیخ کو مجرے سے منع کروادیا لاکن شیخ تقرب
کی زمانہ مین اکثر عرض کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو
نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا اس سبب سے
وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اس بات کو خوب
جانتا تھا اور اوسکی مصاحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا اسواسطے
بعد کتنے دن کے تقصیر اوسکی معاف کرکر اوسکے حال پر عنایت فرمائی
اور اوسکی جدائی بے ضرورت جان پر روا نہ رکھتا تھا بعد ازان وہ واسطے
انجام دینے ضرورت کی خدمتون کے دکن مین سرانجام کرنے کیواسطے مامور ہوا اور
اس ممالک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سے بجالایا جبکہ شیخ بموجب طلب
بادشاہ کی دارالخلافہ آگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جو کہ شیخ سے
آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی نے ایک سخت پیغام
واسطے حوالہ کردینے فردوسی کے بھیجا اور چونکہ خلیفہ مذکور اسقدر طاقت
نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ کرسکے تو اس باعث سے فردوسی
یہان سے بھی بھاگا اور منزلین طے کرتا ہوا مدت تک آوارہ پھرا کیا اور یہ خوف
اوسپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکرلے اخیر کو
جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہوگیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس
کے کوچ کیا اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایک دفعہ اپنے وطن
کو اور دیکھہ لون ✣ اسوقت مین فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور یہ
اوسکے ساتھہ تھی اور اسیکے باعث سے اوسے اس ایام پیری مین
ذرا تشفی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پہونچکر کہ یہان وہ اپنی
اوایل عمر مین بطور باغبان کے نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین
دفن ہوا ✣ جب سلطان غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سنا
اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے ساٹھہ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی مذکور
پاس بھیجدین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر عالی مزاج جسقدر کہ
اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفیین قبول
نہ کین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے ✣

بیان شیخ ابو الفضل وزیر شاہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضاے قدردانی کے اپنے جلوس کے اونیسوین
برس مین شیخ ابو الفضل شیخ مبارک کی بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا
تھا اپنے پاس بلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر نہایت خوش ہوا

اور ان میرن

اشرفیین فردوسی کو دینی لازم تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے
بجاے ساٹھ ہزار اشرفی کے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیجدیے
اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری شاہنامہ کا ہے ✣ جسوقت یہ روپیہ پہونچا
اوسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ
اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیین سنائین اور اس سب
روپیہ کو اپنے نوکرون مین جو اوسوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھکر جو
افسر یہ درم لیکر آے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور سب ماجرا
بیان کیا یہ سنکر محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی
کے پانونکے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن فردوسی نے بہت سی عاجزی کی
اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس برس کی برباد گئی
اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور اسکے
اسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر
اپنی مہر کر کر ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب
سلطان امور ریاست کی باعث سے بہت دق ہو اوسوقت یہ کاغذ
اوسکے ہاتھ مین دے دینا ✣ اس ہجو مین سلطان کی نہایت برائی
لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہے ✣
جب سلطان محمود نے یہ ہجو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوسنے
فردوسی کی تلاش مین اپنے آدمیونکو ہر سمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی
نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون
نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اونکی تعریف مین الکہزار
شعر اپنی کتاب شاہنامہ مین زیادہ کر دیے ✣ ان دنون مین قادر باللہ

بڑی فکرون اور کمال محنت کی بہت کم زور اور ناتوان ہوگیا تھا +
علاوہ ازین بدنصیبی فردوسی کے سی یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز
تھا اوسے بادشاہ بہت چاہتا تھا اس شخص اور فردوسی مین دشمنی
ہوگئی اور اسیواسطے اسنے سلطان کے کان مین بری بری باتین نسبت
فردوسی کے پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کی خلاف ہی اور
دین محمدی سے پھرا ہوا ہی اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ
فردوسی نے اپنی کتاب شاہ نامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے
اگرچہ اور امور مین محمود بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت
فردوسی کو مان لیا اور جب اس شاعر بزرگ نے شاہنامہ کو تمام
کرکے سلطان کو نذر پکڑہی تو اوسنے کچھ تعریف یا آفرین اوسکی محنت پر
نکی اور انعام مقرری کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک
انتظار کیا کہ بادشاہ اوسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنے وطن
مین جاکر اپنی باقی زندگی کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسی ایک
کوڑی بھی ندی آخر کار فردوسی نے چند اشعار کہے کہ مضمون اونکا یہ تھا
کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کے ہی اور گو مین نے اوسمین غوطہ مارا لیکن موتی میرے
ہاتھ نہ لگی تو وہ میری قسمت کی خطا ہی اور نہ سلطان کی فیاضی کی بحر کی لیکن
چند عاقل آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کی ملاحظہ
سی نہ نرم ہوا تو چند اشعار کا تو اوسے کیا خیال ہو تو محمود نے بجاے اپنے اقرار پورا
کرنے کے فردوسی کو ایک رنج دیا اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے
جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی انعام دون گا تو
شاہنامہ کے ساٹھ ہزار شعر ہین تو بموجب اقرار کے اوسے ساٹھ ہزار

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران
مذکور کو شاعری مین اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ سے
اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر شاعرون نے کچھ کچھ نمونہ اپنی اپنی لیاقت کا
کا سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور فردوسی بیان کرتا ہے کہ
جب مین شہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین کسطور
سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبرو ظاہر
کرون لیکن اخیر کو ایک کتاب تسمی باشہ نامہ جسکے نام کی ہمکو صحت نہین ہے
ایک نسخہ اوسکے ہات آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین
لکھکر ایک اپنے دوست کی معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور
محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے اونھین نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ
تاریخ مذکور زمانہ سلف کی فردوسی ایران تیار کرے اور سلطان نے
اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی
اس کار عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کے ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی دوسرے دولت
حاصل ہوگی اختیار کیا فردوسی بہمہ تن اس کتاب کے طیار کرنے مین
مصروف ہوگیا اور تیس برس تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ کتاب
مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہ نامہ رکھا گیا طیار ہوئی لیکن اس عرصہ
مین بہت سی تبدیلین واقع ہوئین تھین جو پرانے دوست فردوسی
کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہوگئے تھے یا اون مین سے
جوش و خروش دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہوگئے
تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین نظر آتی تھین اور یہ نئے
اشخاص بڑھے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جو سبب

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہوگئے اور علیحدہ علیحدہ بادشاہ بن
بیٹھے اوران بادشاہون نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن
اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار ہوا تھا لیکن جب اخیر کو نویں
صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران کے فتح کیے تو
اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص ۹۴۰ عیسوی مین
بیج گانون شاداب کی کہ ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہی پیدا ہوا تھا
اسکا باپ بطور باغبان کے حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا
بھائی کچھ محنت مزدوری کرکر گذارہ کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا
کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین مختلف مضامین سوچا
کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سی بہت سی سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے
برادرون سے عداوت رکھنے لگا تھا اور اوسنے اکثر تنازع رکھتا تھا
اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر ہوا اور اپنے بھائی سے
کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات اوسکے
بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی کے راہی ہوا
اور وہان ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان
علم کا بڑا تھا اور اہل علم اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین
بہت سی شاعر اور فاضل موجود رہتے تھے اُس اوقات مین ایک پرانی
تاریخ جسمین حال بادشاہون ایران کا جو قبل از پیدائش حضرت پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرے تھے مندرج تھا ظاہر ہوے تھے اور

حال فردوسی کا

ہماری رائے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین ہے جہان اسقدر شاعر گذرے ہون گے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین بہت سی کتابین فارسی نظم مین ایسی ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ اونکی تصنیفات لائق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات لائق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات کی ملاحظہ کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور سعدی وغیرہ ✤ واضح ہو کہ پہلے لوگ ایران کے دین مجوسی نہین رکھتے تھے وہ آتش پرست تھی اور اسوقت مین بہت سی کتابین تاریخ وغیرہ کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تھین اور ان نظم کی کتابون مین بہت خوبی اور فصاحت سے حال دلیرون اور بادشاہون سلف کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زور آور زمانہ سلف مین ملک ایران مین گذرے تھے تو شاعرون نے اونکو دیوتا ٹھہرا دیا ہے ساتوین صدی عیسوی مین مسلمانون نے ایران کو فتح کیا اوسوقت بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر پرانی کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم شعار اور نظم کی کتابین ملک فارس کا نام و نشان نہین رہا ایسے بڑے حال مین نوین صدی عیسوی تک فارس جاری رہا اور اس وقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور کئی صوبہ دار اہل اسلام

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے کہ اوایل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہہ بباعث اوسکی نہ ترقی ہونے کے اس طرف چلا آیا اور شیخ الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت خاطر داری کی اور بہت پرسان حال اوسکا رہا لیکن جب شیخ الدین نے وفات پائی اوسوقت عبد الرحیم خان خانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطر داری بہت کی اور شاعری اور اخلاق مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی شہرت سنکر طلب کیا اور بیچ زمرۂ بندگان خاص کی معزز کیا اور بہت تواضع کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بروقت وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون ٭

رباعے

عرفی دم نزع ست وہمان مستی تو
اخر بچہ مایہ بار بر بستی تو ٭
فرداست کہ دوست نقد فردوس بکف
جویاے متاع است وتہی دستی تو

رباعے

یارب بر عفوت بہ پناہ آمدہ ام
سر تا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخش کہ از غایت شوق
بی دیدہ بامید نگاہ آمدہ ام

حال مرزوی

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہے دیوان حافظ
اسکی کتاب ملکون ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے
اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا اور طوطی شکرستان بلاغت
گستری کا کہتے ہین اور بیچ علم قرأت یعنی خوش الحانی کے مہارت کمال
رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش
وازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی ۷۹۲ھ
ہجری ہے اور چونکہ مدفن اوسکا خاک مصلی ہے اسی واسطے تاریخ
وفات اوسکی + خاک مصلی ہے + چونکہ اشعار اوسکے تمام
ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین
اسی واسطے چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط +

نظم

بشنو این قصہ کہ خود راز غم آزادہ کنی — خون خوری گر طلب روزی نہادہ کنی
اخر الامر گل کوزہ گران خواہد شد — حالیا فکر سبو کن کہ پر از بادہ کنی
جہد کن آنکہ در ایام گل و فصل بہار — عیش با آدمی چند پری زادہ کنی
تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگذاف — مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی
خاطرت کی رقم فیض پذیرد ہیہات — مگر از نقش پراگندہ ورق سادہ کنی
کار خود گر بخدا باز گذاری حافظ — اے بسا عیش کہ از بخت خدا دادہ کنی

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکی اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اصل مین

ملاقات سے حاصل ہوگا + یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور میری تعریف کچھہ ضرور نہین ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب مین لکھتا ہون اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پر خیال کرنا چاہیے +

غزل

ای ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ + ای شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ + خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم + جائی تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ + ای جان من جانان من بر من نگر سلطان من + یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ + من عاشق روئی تو ام از جان خریدار تو ام + تا زندہ ام یار تو ام از من چرا رنجیدۂ + من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام + تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ + رنجیدۂ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ + دائم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ + بنگر ز ہجرت چون شدم سرگشتہ و مجنون شدم + چون لالہ دل پر خون شدم از من چرا رنجیدۂ + گر من بمیرم در غمت خونم شود بر گردنت + فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ + ای سرو خوش بالای من ای دلبر رعنای من + لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ + من سعدی دلخواہ تو ابروے ہم چون ماہ نو + من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ +

خواجہ حافظ

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین بیٹھ
رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر فقیر اوسکی زیارت کو جاتے
تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے شیخ قدرے
تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی جو
کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعی کے تا بدان کے باہر شیراز
کے لکڑہارون کے لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے
تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف کو کھاتے + لطف یہ ہی کہ شیخ
باوصف کشف و کمال کے لطائف ظرائف مین بھی بے مثال تھا
ہمیشہ صاحبان فضل و بلاغت سے اختلاط و ارتباط رکھتا تھا
گلستان بوستان اوسکے فضل و بلاغت پر دال ہے بعد اسکے بلاد
فارس و شیراز مین بڑے بڑے شاعر و فاضل ہوئے لیکن سخن
کی مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا
لیکن ہند مین امیر خسرو ملک سخن و بادشاہ شاعران زمین اس
ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زبان دانی کا شیخ بھی قایل و
کلام پر اوسکے دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان
غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلایا تب اوسنے عذر اپنی
پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے اسکو
غنیمت سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو مغتنم جانا
اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مغتنمات سے جانو اور مین کتاب مصنفہ
خاص گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا کہ میری

کہ اوسکی عبارت نئی اور زیبا شی ہو اور سبھون کی سمجھ مین مشکل سے
آوے اور اسبات سے اوسکی کتاب موافق رواج عام کے نہ رہی
اوسکی کتابین بنام خمسہ مشہور ہین ہفت پیکر ان مین سے بہت خوب
ہی اور اوسمین داستان بہرام گور اور شکاری کی مندرج ہے لیکن
اوسکی یہ کتاب بہت طویل ہے اور دلچسپ نہین

حال حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبد اللہ شیرازی تھا جو طور
اسکا اتابک سعد زنگی کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا
سعدی کیا فضل وکمال مین عدیم المثل تھا ایکسو دس برس دنیا
مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکون کا اوسنے دید کیا
پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا
علوم ظاہری اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرج بن جوزی سے مدرسہ
نظامیہ مین بیچ بغداد کے تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کی ساتوین
باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہے یہ حضرت مرید شیخ شہاب الدین
سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہے ارادات اوسکی
اس مصرع سے معلوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانا مرشد
تمامت ✤ مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا
پھر جنگ وجہاد کے واسطے روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین
وارد ہوا لو تبخانہ سومنات کو دیکھنے گیا چنانچہ اسکا حال
بوستان کے باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے ✤ اخیر عمر مین

تا نقش خیال دوست با ماست | ما را همه عمر خود تماشاست
آنجا که وصال دوستان نیست | وا اللہ کہ میان خانہ صحراست
وانجا که مراد دل برآید + | یک خار به از هزار خرماست

وله

ای دوست قبولم کن و جانم بستان | مستم کن و از هر دو جهانم بستان
با هر چه دلم قرار گیرد بے تو | آتش بمن اندر زن و زانم بستان

وله

آن کس که ترا شناخت جانرا چه کند | فرزند و عیال و خانمان را چه کند
دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی | دیوانهٔ تو هر دو جهان را چه کند

وله

خوش باش که خوش نهاد باشد صوفی | از باطن خویش شاد باشد صوفی
صوفی صافی ست غم بر و نشیند | کیخسرو کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر سنہ ۱۲ عیسوی کے اخیر مین پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابین تصنیف کین اور اوسمین بہت مشہور یہ ہین مثنوی خسرو و شیرین اور مثنوی لیلی و مجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر و سکندر نامہ + نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظون سے آراستہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہین لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ اسبات پر تھی

فرقہ ہے اکثر ولایتون مین اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا
مطلب ان لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین
بیان کرین اور یہ لوگ ادب اپنے خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا
کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے کہ دانائی ان ہی باتون سے
حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون مین سینیا
اور ہندوون مین ویدانت اور ایک خاص الامانیون کے حکمت کی
ایک اصل ہے جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب
جسکو مولانا سے روم کی مثنوی کہتے ہین ہے اور اوسکے مطالعہ سے
خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اکثر مقامات
اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے اوستادون سے نہین
حل ہوتے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین
لکھین ہین تمام مشرقی شاعرون مین سے جلال الدین زبان مبالغہ کی
بہت کم استعمال مین لایا ہے یہ فاضل بے بدل زمانہ اور برگزیدہ
دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص اس حسب
ونسب کا نہین ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی
ہین اُسکا بڑا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے
اور کسی بیگانی محفل مین اگر جا کر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنی چاہیے کہ لوگ
بیوقوف سمجھین وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جا کر
بیٹھے تو اوسکو مثل منافق کے مسجد مین اور کودک کے مکتب مین اور اسیر
کے زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا کے بہت مشہور ہین
پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون ✤ نظم ✤

شبیہ ملک الشعراء ولیم شیکسپیر





مشغول رہتا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف
کی اور تمام شہر مین بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی
ایلزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شیکسپیر صاحب نے
جو کھیل کہ نظم مین تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ دوران کی اونکی تقلین
خود کین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی
اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی
کے دربار مین اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر و رئیس اوسکی عزت
کرنے لگے ٭ ارل یعنی صوبہ دار مقام سوتھمتن کا اوسکو بہت عزیز
رکھنے لگا اور ایک دس ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا ٭
اخیر عمر شیکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اوسنے
سب اپنے عجیب و غریب لیاقتون سے کہ کاہیکو کسیکو میسر آتی ہین
بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹ فرو مین
جاکر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ع مین ترپن ۵۳ برس کی
عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کے واسطے ایک عمارت
یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانائے روم

یہ حضرت شروع ۱۲۰۷ مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کے جو کہ خراسان
مین واقع ہے جاے ولادت اس بزرگ شخص کی ہے اور اوائل
عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی زندگی
تنہائی مین بیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کی گذاری ٭ صوفی ایک

یہ شاعر مقام سٹریٹ فرد مین جو کہ وارک شایر مین ہے ۲۳ اپریل
مین پیدا ہوا تھا اوائل عمر مین اس یکہ زمان نے ایک مدرسہ مین علم
تحصیل کیا لیکن بباعث اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور
اوسکی دس بیٹے اور بیٹیان تھین تو شیکسپیر صاحب لاچار مدرسہ
کو چھوڑ کر تلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو یہ
کہتے ہین کہ اسنے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی
راے خلاف ہی ٭ ۱۸ برس کی عمر مین اوسنی اپنی شادی کرلی ٭
چونکہ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت نامی اور صاحب کمال شخص
گذرے ہین اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتے ہین کچھہ اونکے
واسطے محنت درکار نہین ہوتی چنانچہ شیکسپیر صاحب چھوٹی
عمر سے نہایت عمدہ اشعار کہنے لگے تھے ٭ جبکہ اونکی شادی ہوگئی
تو وہ صحبت خراب مین بیٹھنے لگے اور بباعث اسکے اونھون نے
ایک ہرن ایک امیرزادہ طامس لیوسی کا چورایا اوسنی اس امر
کی نالش کی اور بروقت نالش کے شیکسپیر صاحب نے ایک ہجو
اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف کی اس باعث سے وہ اور بھی
رنجیدہ اور خفا ہوا ٭ لاچار شیکسپیر صاحب اپنے گانو کو چھوڑ کر دارالخلافہ
شہر لندن مین چلے آئے جبکہ یہ شہر مین پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا
اور محتاج کمال تھے لاچار ہوکر اسی حالت بیکسی مین اونھون نے
یہ تجویز کی کہ وہ جوئے خانہ کے دروازہ پر جا بیٹھین اور جو کوئی وہان
کھیلنے آوے اوسکے گھوڑے کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر
اونھون نے تھوڑی عرصہ تک گذارہ کیا غرض کہ اوسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات

مین مقام دارالخلافۃ لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر
مین اوسنے علوم رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل
شعر و سخن کے آدھی رات گئے تک پڑہتا رہتا تھا اور سترہ برس
کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان
لاٹن مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے
اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی
کہ وہ اندھا ہوگیا اسکے تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ
جسکا نام + گم شدن باغ بہشت از دست آدم + نہایت مشہور
و معروف ہے کہ جسکی لطافت و فصاحت و بلاغت اور اشارہ و
کنایہ صنائع و بدائع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے
کیا حوصلہ کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچھ لکھے + یہ کتاب سب
مدارس مین مروج ہے + یہ شاعر ۱۷۴۴ء مین مرگیا بعض صاحب
کہ اونکو جہلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین شاعری
نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم
ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار
کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کرسکے
اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہوسکتا ہے جو کہ زبان انگریزی
اور فارسی دونو زبانون سے واقف ہو فقط + +

ذکر ملک الشعراء ولیم شیکسپیر

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہی اسکی سی شہرت اور کسی شاعر کی نہین پائی

اور اوسکے سیکھنے سے سوائے تعصب کے اور کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے یہ فاضل حکیم دس کارتیز کی کتابین علم فلسفہ مین پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی رائے کا وہ پیرو نہ تھا + اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشۂ طبابت نہین کیا + ۱۶۶۴ء عیسوی مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی مین گیا اور وہان جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ الامان مین رہتا تھا یہ اوسکا سکرتری مقرر ہوا بعد ایک سال کے وہ پھر انگلستان مین چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکماء دہر تھے اونسے صحبت اور ملاقات رکھنی شروع کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل وجان مشغول ہوا اور یہ حکیم علم الہیات اور منطق مین کامل مشہور ہے + یہ شخص مختلف علاقہ جلیلہ ملکی پر ممتاز ہوا + حقیقت یہ ہے کہ اسکی عقل اور ذہن کو ارسطو اور افلاطون کبھی نہین پہونچ سکتے اسکی تصنیفات بہت ہین دو جلدون مین اونسے کتابین عقل اور سمجھہ انسان پر تصنیف کین اور ایک کتاب اونسے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ کے اور اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب مذہب کے بھی لکھین + ۲۸ - اکتوبر ۱۷۰۴ء عیسوی مین اس فاضل اکمل نے وفات پائی +

ذکر عمدۃ الشعراء فرنگستان ملطن کا

افصح الفصحا جناب ملطن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکی زبان مین فصاحت بہت ہے اور اسکی برابر فرنگستان مین اور اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین - ۹ دسمبر ۱۸۰۸ء

شبیہ بیکن صاحب



بایکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی سنہ ۱۶۲۱ کو بادشاہ کی بارگاہ مین یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقون سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اوپر جرمانہ ہوا اور قیدخانہ مین اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کی نوکرون نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اوپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ فاضل تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا دے دیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل علوم وفنون کی گذاری ۹۱- اپریل سنہ ۱۶۲۶ ع مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم وفنون کہتے ہین تصویر انکی درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین بیچ مقام رنگٹن کے پیدا ہوا اوسنے اول مدرسہ ویسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون مین سکھائی جاتے تھے جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا کس واسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور
اس علم مین اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین
پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان
ایک کتاب مشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی لیکن بباعث موت
اوسکی باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور وہان
امیر کبیر ارل استفکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون
ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبت فرمان فرمای انگلستان کے بان نہایت
اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب کو بباعث اونکی فضیلت کے بہت
عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے ۱۸- ہزار روپیہ کی
زمین جاگیر مین دلوادی جبکہ شاہ جیمس اول تخت انگلستان پر جلوہ
افروز ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی سنہ ۱۶۱۶ع
مین مصاحبان خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اوسنے قوانین
سلطنت انگلستان کے لکھے + سنہ ۱۶۱۷ مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر
رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور جلیل القدر علاقون مین سے
شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار سلطنت
کے سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا سنہ ۱۶۲۰ع
مین اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو
انگریزی مین + نوودم اورگنیم + کہتے ہین تصنیف کی سنہ ۱۶۲۱ عیسوی
مین وہ + وائی کونت سنیت البن کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری
مقام مذکور پر مقرر ہوا + لیکن اختلافات قسمت کے دیکھنے چاہیے
کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان تھی

بایکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی ۱۶۲۱ء کو بادشاہ کی بارگاہ مین یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقون سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اوپر جرمانہ ہوا اور قیدخانہ مین اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کی نوکرون نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اوپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ فاضل تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا دے دیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو جگہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے صرف شغل علوم وفنون کی گذاری ۹۱- اپریل ۱۶۲۶ء مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم وفنون کہتے ہین تصویر انکی درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے ۱۶۲۳ء عیسوی مین بیچ مقام رنگٹن کے پیدا ہوا اوسنے اول مدرسہ ویسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون مین سکھائی جاتے تھے جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا کس واسطے کہ فلسفہ یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور
اس علم مین اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین
پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان
ایک کتاب مشعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی لیکن بباعث موت
اوسکے باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور وہان
امیر کبیر ارل استصکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون
ملکہ معظمہ شاہزادی ایلزبت فرمان فرمای انگلستان کے بان نہایت
اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب کو بباعث اونکی فضیلت کے بہت
عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے ۱۸۰ ہزار روپیہ کی
زمین جاگیر مین دلوادی ۔ جبکہ شاہ جیمس اول تخت انگلستان پر جلوہ
افروز ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی سنہ ۱۶۱۶ع
مین مصاحبان خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اوسنے قوانین
سلطنت انگلستان کے لکھے ۔ سنہ ۱۶۱۸ مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر
رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور جلیل القدر علاقون مین سے
شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار سلطنت
کے سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا سنہ ۱۶۲۰ع
مین اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو
انگریزی مین + نوودم اورگنیم + کہتے ہین تصنیف کی سنہ ۱۶۲۱ عیسوی
مین وہ + وائی کونت سنیت البن کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری
مقام مذکور پر مقرر ہوا + لیکن اختلافات قسمت کے دیکھنے چاہیے
کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان تھی

بیچ مقام بنیومان لین Beaumont le nox کے پیدا ہوا تھا اس
بمقام مین اسنے یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ مین ہوگیا
یہ شخص خود بہت بڑا عالی خاندان اور امیر تھا جب کہ وہ پیرس دارالخلافت
اقلیم فرانس مین آیا وہان بسبب اوسکی عجیب لیاقتون کے اوسکی
بہت شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس مین داخل ہوا
سنہ ۱۷۹۹ عیسوی مین وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن
جب کہ سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین لیوشس کی یونا پارت اوسکی جگہہ وزیر ہوا
اوسوقت لاپلاس سرگردہ + سنٹ + یعنی حکام فرانس کا ہوا
بعد اسکے اوسکو علاقہ جلیلہ مارکوئس کا حاصل ہوا سنہ ۱۸۲۷ عیسوی
مین یہ نیک نام شخص اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابین
علوم ہیئت اور ریاضی مین چھوڑ گیا جو کہ اوسکی عالی لیاقتون
مین کی دال ہین +

حال علامہ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جمجاہ جیمس اول بادشاہ انگلستان
کا تھا باپ اس فاضل کا سر نکولس بیکن تھا یہ فاضل
علاوہ اپنی زبان کے زبانون لاٹن اور یونانی مین کمال رکھتا تھا
یہ شخص سنہ ۱۵۶۰ عیسوی مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج مین تربیت
پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار دانائی اور فضیلت کے اوسکی
پیشانی سے ظاہر تھے جبکہ ۱۶- برس کی عمر کا ہوا تو اوسنے
جو علوم کہ اوس مدرسہ مین سکھائے جاتے تھے سب مین

جمجاہ انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اس بات کا فیصلہ کرین چنانچہ اون فاضلون نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوطن نے اس علم اعظم کو ایجاد کیا ٭ لب نظر کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان یونانی اور لاٹن اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر کے ہین ٭ لب نظر نے ۱۴ تاریخ نومبر سنہ ۱۷۲۷ع مین اپنی جان بحق سونپی ٭

ذکر لاگرانژ کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب وغریب علم ریاضی مین ایجاد کین سنہ ۱۷۳۶ عیسوی مین بیچ مقام طران کے پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر مین معلم اول ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے علم مقادیر سیال مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات اور موج اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت مشہور ومعروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو سنہ ۱۸۱۳ع مین اس جہان گذران سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا ٭

ہیئت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی مین بہت بڑا کامل فاضل سنہ ۱۷۴۹ مین

مروج اور مشہور ہین ٭

ذکر لب نظر کا

یہ فاضل اور ریاضی دان یکہ زمان ۲۳ جون سنہ ۱۶۴۶ع بیچ مقام لیسک کے جو اقلیم جرمنی مین ہے پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا ٭ جب کہ اسکی عمر چھہ برس کی تھی اوسکا والد مر گیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت مین بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا اوسکو بخوبی ثمرہ ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے زبانین لاٹن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ فلسفہ اور ریاضی اور الہیات دیکھین اور ان علمون مین کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اللہ تعالے نے اپنے بندون مین سے ایک بڑا عالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہے اوسوقت ہر شخص اوسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اوسنے پائے اور آخر کو صاحب اول شہنشاہ جرمنی کا ہوگیا سنہ ۱۶۷۲ عیسوی مین وہ شہر دار الخلافہ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین کمال حاصل کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان مین بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نیوطن مین بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوطن تو یہ فرماتے تھے کہ مین نے علم بزرگ یعنی علم مقادیر سیال ایجاد کیا ہے اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اس بات مین جھگڑا رہا اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

اس بات سے معلوم ہوجائیگا کہ وہ کیا کچھ تھا ۱۷۴۶ء مین اس شخص نے وفات پائی

ذکر مہندس بولیر کا

زبدہ جہانیان بولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان مین اس رتبہ کا شخص علم ریاضی مین بہت کم ہوا ہے اور قطع نظر ریاضی دانی کے یہ شخص علوم فلسفہ مین مہارت کمال رکھتا تھا ۱۶۹۸ء مین مقام بسیل مین جو کہ اقلیم پروشیہ مین واقع ہے پیدا ہوا اور اوائل مین علوم کی طرف اور مہندس جان برنونی کا شاگرد ہوا اور چند روز مین اوسکی دانائی اور عقل اور تیزی ذہن ظاہر ہوئی اور علم ریاضی مین اوستاد کامل ہوگیا جب کہ آوازہ اوسکے علم وکمال کا ایک جہان مین بلند ہوا اور ہر جگہہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پھیلا اوسوقت ملکہ معظمہ کترین فرمان فرماے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع نفایس علوم اوس ملکہ جہان کے دربار مین حاضر ہوا اور جیسا کہ تواضع اور مدارات لایق شاہنشاہون کے ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی بولیر نے کی فریدرک اعظم بادشاہ پروشیہ اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ بولیر شہر پیٹرزبرگ دارالخلافہ روس مین تشریف لے گیا تو ۱۷۴۳ء عیسوی مین اوس جگہہ اوسنے وفات پائی اگرچند روز پہلے وفات کی وہ اندھا ہوگیا تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس حالت مین اوسنے اصول جبر مقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل علمی درباب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابین علوم ریاضی اور فلسفہ اور الہیات مین تصنیف کین اور وہ تمام فرنگستان مین بہت

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے بادشاہی جنگی
مدرسہ مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ خطاب
اوسکو ایڈن برگ کے مدارس مین سے ملا ۱۷۹۶ء عیسوی مین ایک
کتاب دو جلدون مین قاموس علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف
کی اور ۱۷۹۸ء مین ایک کتاب مجموعہ ریاضات کا تصنیف کی جس سے
دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی جاتی ہے
بعد اسکے اوسے بشمول ڈاکٹر پیرس اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک
کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین اوسکو
ساٹھ ۶۰ ہزار روپیہ بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے بباعث
پیرسالی کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین ارام سے بیٹھا اور پانچ
ہزار روپیہ پنشن کے اس فاضل کے مقرر ہو گئے ۔ ۱۸۴۳ء
مین اس ریاضی دان نے وفات پائی ۔

ذکر مہندسان جیمس برلونی اور جان برلونی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین
کمال حاصل کیا تھا مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضائل ظاہری
و باطنی جیمس برلونی ۱۶۵۴ء مین بیچ مقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور
اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری باتین اسمین ایجاد کین
اور ۱۷۰۵ء مین مرگیا ۔ زبدہ ارباب مہندسان جان برلونی بھائی جیمس
برلونی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہانتک کہ دنیا اوسکو
لئیق رقیب شہنشاہ الحکما و فضلا نیوطن اور مہندس لب نظر کا کہتے ہین صرف

اور چند روز مین اہل فرنگ مین اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون لوگ اشراف اسکے شاگرد ہوگئے ۱۷۳۷ء مین اوسنے ایک بنار سالہ در باب علم مقادیر سیال کے چھاپا اور ۱۷۴۰ء مین ایک کتاب در باب قواعد حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن جواب مضمونون کے جو کہ مشتمل اوپر نہایت اچھے اچھے مضامین کے ہی تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ مقام ستوک ہولم کے داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر مقابلہ وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین اس علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان اونکا باعث طویل ہے ۱۷۴۳ء عیسوی مین علوم ریاضی کا مدرس بادشاہی مدرسہ مین بیچ مقام دلوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا سر مجلس بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز علاقہ پر ممتاز رہا ۱۴ - تاریخ مئی ۱۷۶۱ء عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا بعد وفات اس کامل زمانہ کے اوسکی بیوی کو پنشن حضور کی طرف سے مقرر ہوئی +

ذکر چارلس مطن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہے ۱۷۳۷ء عیسوی مین بیچ نیوکیل کے پیدا ہوا تھا شروع عمر سے اوسنے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ مین نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہوگیا اور بہتیرے

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملای زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا بیچ مدرسہ پادشاہی کے ۲۰ تاریخ اگست سنہ ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ پارگت بونتورو کے پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا + بیان اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنا کرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم کوشش کرتا تھا + ۱۱ تاریخ مئی سنہ ۱۷۲۴ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا واقع ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا کہ مین بھی اس علم کو حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشتر کہدیا اوسکا معلوم کرون چنانچہ اوسی روز سے اوسنے طرف علم ریاضی کے بہت رجوع کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہوگیا یعنی بطور قرینے نجمون کے لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس کام کو کرتا رہا اور اسمین بھی وہ بہت مشہور ہوگیا لیکن ان ہی ایامون مین اوسنے مختلف فاضلون اور عالمون کی کتابین در باب ہیئت کی مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان مشہور ہوگیا بعد تحصیل علم ہیئت کی اوسنے طرف معاش کے توجہ کی اور دار الخلافہ شہر لندن مین آکر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی کرلی اور بعد شادی کے اوسکے دو فرزند اور ہوئے یہ شخص اپنے پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

ارادہ کیا لیکن آلۂ مذکور کی قیمت اوسنے اپنی آنے سے باہر سمجھکر
اوسنے خود دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب
ہوا اوسنے کئی دوربین بنائین جب کہ وہ آئینہ واسطے دوربین کے
بنانا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گڑھا کرتا تھا اوبیچ مین کھانے اور
نہ پینی کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا کھانا
کھلا دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سوائے گڑھنی شیشون کے کسی
اور بات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم
لمبی بنائی اور اوسکے لیے دوسے زیادہ شیشہ گڑھے اور تب
ایک شیشہ دوربین کے قابل بنایا یا تیسری مارچ ۱۷۸۱ء کو وہ
اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو دیکھ رہا تھا کہ اتفاقاً
اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو اوسنے بسبب کچھ شبہ کے
جو کہ اوسکو چند باعث سے پیدا ہوے تھے بغور دیکھتا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ
وہ کوئی سیارہ نامعلوم ہے اسطرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ
جدید کو جو کہ اب بنام + چارجم ساوس ہرشل اور مورہنس
کی مشہور ہے دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کی متعلق چار چاند
دریافت کیے + جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کے اوسکے
تین ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستاری نمودار ہوتی تھے
وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا اور اس سبب سے اوسنے بہت
سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان تراسی برس کی عمر مین ۲۵
اگست ۱۸۲۲ء کو اس دار فانی سے رحلت گرا ہوا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑا

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملای زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا بیچ مدرسہ پادشاہی کے ۲۰ تاریخ اگست سنہ ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ پارگت بونتورو کے پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا + بیان اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بناکرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم کوشش کرتا تھا + ۱۱ تاریخ مئی سنہ ۱۷۲۴ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا واقع ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا کہ مین بھی اس علم کو حاصل کرکر باعث گرہن اور پیشتر کہدونگا اوسکا معلوم کرون چنانچہ اوسی روز سے اوسنے طرف علم ریاضی کے بہت رجوع کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہوگیا یعنی بطور قرینے منجمون کے لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس کام کو کرتا رہا اور اسبات مین بھی وہ بہت مشہور ہوگیا لیکن ان ہی ایامون مین اوسنے مختلف فاضلون اور عالمون کی کتابین در باب ہیئت کی مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان مشہور ہوگیا بعد تحصیل علم ہیئت کی اوسنے طرف معاش کے توجہ کی اور دار الخلافہ شہر لندن مین آکر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی کرلی اور بعد شادی کے اوسکے دو فرزند اور ہوئے یہ شخص اپنے پیشہ موروثی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ اوقات فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

ارادہ کیا لیکن آلۂ مذکور کی قیمت اوسنے اپنے آنے سے باہر سمجھکر
اوسنے خود دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب
ہوا اوسنے کئی دوربین بنائین جب کہ وہ آئینہ واسطے دوربین کے
بنانا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گڑھا کرتا تھا اوبیچ مین کھانے اور
نہ پینے کا کچھہ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا کھانا
کھلا دیتی تھی لیکن وہ ایک لحہ بھی سوائے گڑھنے شیشون کے کسی
اور بات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم
لمبی بنائی اور اوسکے لیے دوسے زیادہ شیشہ گڑھے اور تب
ایک شیشہ دوربین کے قابل بنایا یا تیسری مارچ ۱۷۸۱ء کو وہ
اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو دیکھہ رہا تھا کہ اتفاقاً
اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو اوسنے بسبب کچھہ شبہے
جو کہ اوسکو چند باعث سے پیدا ہوے تھے بغور دیکھتا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ
وہ کوئی سیارہ نامعلوم ہے اسطرحسے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ
جدید کو جو کہ اب بنام + چارجم ساوس ہرشل اور مورہنس
کی مشہور ہے دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کی متعلق چار چاند
دریافت کیے + جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کے اوسکے
تین ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستاری نمودار ہوتی تھے
وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا اور اس سبب سے اوسنے بہت
سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان تراسی برس کی عمر مین ۲۵
اگست ۱۸۲۲ء کو اس دار فانی سے رحلت گرا ہوا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑا

مشہور ہیئت دان ایک قوال کا لڑکا تھا اور پندرہوین نومبر ۱۷۳۸ء
عیسوی کو مقام سنہور مین پیدا ہوا تھا اوسکی باپ نے اول تو اوسکو
کچھہ پڑھایا نہین چودہ برس کی عمر مین ہنیور کی رجمنٹ مین نوکری
کی اور ۱۷۵۸ء یا ۱۷۵۹ء مین اوس رجمنٹ کے ساتھہ انگلنڈ کو
گیا یہ نہین معلوم کہ اوسنے اس نوکری کو کب چھوڑا لیکن بعد
تکلیفات بیشمار کے جو خصوصاً بسبب نجاننے انگریزی زبان کے
درپیش ہوئین تھین وہ بارکشا برمین نوگون کو استحال آلات
علم موسیقی کے سکھانے لگا بیت صاحب نے جسکو کہ عقل اور
رسائی ذہن ہرشل صاحب کی دریافت ہوگئی تھی ۱۷۶۵ء
عیسوی مین گرچہ ہالیفاکسمین اوسکو ✣ ارگن نواز کہ یہ ایک
انگریزی باجا ہے مقرر کیا وہ سال آیندہ مین اسی عہدہ
پر باتھہ مین مقرر ہوا تو اوسکو یہان پر علم ریاضی کا
شوق ہوا اور باوجود محنت یا رہ یا چودہ گھنٹہ ارگن بجانے
کے وہ کتابین علم ریاضی کی مطالعہ کرتا تھا اس علم کی
کتابین پڑھنے سے اوسکا دل علم ہیئت مین بہت لگا اور
انجام کار اسی مین اوسنے ناموری حاصل کی اور
بہت مشہور ہوا ✣ ایک روز واسطے دیکھنے آتا عجیبہ
سیارات کے جسکا بیان اوسنے پڑھا تھا اوسنے
ایک دوربین دو قدم لمبی ایک اپنے ہمسایہ سے قرض لی
اوسنے اس دوربین سے اجرام سماوی کو دیکھا اور اونکے
مشاہدہ سے اتنا خوش وخرم ہوا کہ اوسنے ایک دوربین خرید کرنیکا

شبیہ شہنشاہ الحکما و فضلا سر اسحاق نیوطن



صداقت کے کنارہ پر سے کنکر اور ٹھیکریان چگتا ہون ہمنے جو لکھا ہے
کہ نیوطن صاحب نے علم فلکش یعنی مقادیر متحرک کا ایجاد کیا + اب
ہم اوس علم کی قدرے تشریح کرتے ہین واضح ہو کہ اوسکا
قول یہ تھا کہ تمام مقدارین خواہ کسی قسم کی ہون بتعبیر
کی جا سکتی ہین بوسیلۂ مقادیر ہندسے اور تمام مقادیر ہندسے
سے پیدا ہوتے ہین بسبب حرکت اونکے سرون کے مثلاً
ایک خط پیدا ہوتا ہے حرکت ایک نقطہ کی سے اور ایک سطح
حرکت خط کی سے اور شکل مجسم حرکت سطح کی سے پس موافق
اس مسئلہ کے ہر مقدار بہتی ہوئی تصور کی جاتی ہے جسوقت
مانا ہمنے کہ ہر مقدار خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا
کی جا سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رفتار اس حرکت کی کوئی
اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار اخیر کو فلکش مقدار
مفروض کا کہتے ہین نیوطن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے +
جواہر بے بہا اٹھائیسوین ماہ مارچ ۱۷۲۷ عیسوی کو اس
دار فانی سے معدوم ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح
سے کام مین لایا اور اوس سے اپنے عیال اور رشتہ دارونکی
کی دستگیری کی + تصویر اوسکی بھی بسبب کوتاہی جا
کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے +

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

اور سبکو سچ پایا جسوقت نیوطن نے اپنی مذہب کو درباب روشنی کے ظاہر کیا
تو بعض لوگون نے اوسکا فقط حسد ہی نہین کیا بلکہ اوسکے حق مین بہت سا
زیان کرنا چاہا اور اس سبب سی اس شخص کے دل کے چین مین بہت فرق
آگیا ✣ تھوڑی دنون بعد وہ مہتمم ٹکسال مقرر ہوا اور ملکہ این نے اوسی درجہ
نایٹ کا عطا کیا اور ۱۷۱۴ء مین اس حکیم اور لبنٹ صاحب مین جو ایک بڑا
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوطن صاحب نے
ایک نیا علم فلاکش جسکو حال مین وفرنشل کیلکیولس کہتے ہین اور جو بڑا
علم علم ریاضی مین ہے ایجاد کیا اور جو منتہی آدمی علم ریاضی مین ہوتے ہین وہ
اوسکو سیکھتے ہین اور اوسی زمانہ مین حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم مین نے
ایجاد کیا ہے اور نیوطن نے میری نقل کی ہے ✣ اس فساد نے بہت طول
کھینچا اور لبنٹ صاحب نے انگریزی حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا شروع
کیا کہ جو کچھ باتین نیوطن نے ایجاد کی تھین وہ فقط غلط ہی نہین ہین اگر وہ
مذہب کی احکام کے خلاف ہین لیکن نیوطن صاحب کے افعال سے
بخوبی ثابت ہی کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہین کرتا تھا
وہ اپنی ایجادات کو سچ ثابت کرنے وجود باری کے کام مین لایا اور اونکی وسیلہ
سے دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی اسّی برس کی عمر مین بیماری نے اوسپر غلبہ
کیا اور اوس سے اوسی بہت تکلیف پہونچی لیکن وہ اوسوقت بھی صابر
رہا اور بڑا استقلال دکھلایا ✣ اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور
اوسکی سبب سے اپنی تئین ہرگز نہ کھینچا ✣ ایکدفعہ ایک شخص نے درباب
تحقیقات کی جو نیوطن نے علم مین کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس شخص نے
اوسوقت اپنی تئین بڑا مسکین ظاہر کیا اور زبان پر لایا کہ مین مثل بچہ کی دریا

سبب سی تمام علم ہیئت اور اور علم آسان ہوگئے دریافت ہوا + دیکھا چاہیے کہ
صاحب استعداد آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑی بڑے نتیجہ نکالتے ہین +
کیا کبھی کسی اور شخص نے سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا + ۱۶۶۷ء مین
نیوطن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی بڑی مشہور کتاب کے
طیار کرنے مین مصروف ہوئے + اور ۱۶۶۹ء مین مدرس علم ریاضی کے
مقرر ہوئے + اور ۱۶۷۲ء مین مجمع شاہی مین داخل ہوئے + روبرو اس
مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب درباب روشنی اور رنگون کے بیان کیا +
تیس برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین مصروف رہا +
۱۶۶۴ء مین اوسنے ایک منشور شاشی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹے
اور سہج آلہ کی استعانت سی علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا + اوسنے
دریافت کیا کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے
مرکب ہی اور یہ کرنین مختلف تدارج انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت
گذرنے کی ایک شفاف وساطت سی دوسرے مین رکھتی ہین اور یہ کرنین بعد منحرف
ہوجانیکے جدی رہتی ہین اور اونکی رنگت بھی علیحدہ دیکھلائی دیتی ہی نیوطن صاحب
نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکور الصدر سے گذارا اور پایا کہ وہ سات
رنگ کی کرنونمین تقسیم ہوگئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے + اول سرخ + دوم
نارنجی + سوم زرد + چہارم سبز + پنجم آسمانی + ششم نیلا + ہفتم
بنفشئی + یہ ایک نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسی کے وہم وگمان
مین بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید روشنی سات رنگون سے مرکب ہے +
ایک شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوطن صاحب کی تحقیقات پر سرگز اعتماد
نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

کہ وہ بڑا آدمی بنے گا وہ اکثر اوقات اوسکو مدرسہ سے بلا لیتی اور اوس سے کھیت کا کام لیتی اور گاہ منڈی مین اپنے ساتھہ لیجاتی + بوقت جانیکے مدرسہ سے اپنے گانو مین وہ درختون کے نیچے بیٹھہ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا کرتا + اور جب کبھی وہ کسی درخت کے نیچے بیٹھہ کر مولیشی چراتا اوسوقت چپکا رہتا اور خیالات علمی مین معروف + سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین رہتا جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھہ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اوسوقت سے وہ کبھی بیکار نہین بیٹھتا + ہر وقت خیالات مین معروف رہتا ایسا نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص پردۂ اخفا مین پڑا رہتا اور منصہ ظہور پر جلوہ گری نکرتا اوسکے چچا نے اوسی ٹینٹی کالج مین جو بہت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کی ہے روانہ کیا اور وہان اوس شخص کی استعداد اور ذہن ظاہر ہوا + اس مدرسہ مین علم ریاضی اور زبانین پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی مین خوب لگتا تھا کہتے ہین کہ بچہ پن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کئی صورتین بدون پڑھنے تحریر اقلیدس کی بہت خوبی کے ساتھہ ثابت کین ۱۶۶۰ء مین وہ اس مدرسہ کا ممبر مقرر ہوا اور ۱۶۶۴ء مین خوب سا علم تحصیل کرکے اوسنے اس مدرسہ مین لقب عالی جو وہانکے فاضلون کو عطا ہوتا ہے حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف وبا کے کیمبرج کو چھوڑ کے اور جگہہ چلا گیا + مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے مسئلہ کشش کا دریافت کیا + وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک پختہ سیب اپنے آپ سے شاخ پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے اور اپنے دلمین کہا کہ یہ سیب بسبب کشش زمین کے گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اور اونچے سے گریگی تو بھی زمین کیطرف میل رکھے گی اور یہان سے عام مسئلہ کشش جسکے دریافت ہونے کے

لیکن حکیم سر اسحاق نیوطن تمام حکما متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہے
یہ حکیم دانشمند ۱۶۴۲ عیسوی مین ضلع لنکن شایر مین پیدا ہوا ✣ ابتداے
عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جون جون بڑا ہوا توانا اور صاحب
قوت ہونے لگا اور اسّی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا ✣ بارہوین
سال مین بعد پانے تھوڑی تربیت کی اوسکے بزرگون نے اوسی ایک مدرسہ مین جہان
صرف و نحو سکھائی جاتی تھی بھیجا اوسنے وہان مثل بیکن صاحب کی جو بڑا علامہ
تھا آثار دانشمندی کے عیان کیے اوسکی حرکات سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہوجاویگا ✣ یہ شخص وقت فرصت مین بجاے اوقات
گذارنے کی لہو و لعب مین ساتھہ ہم مکتبون کے نمونی کلون وغیرہ کی لکڑیون
سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کے اوسنے آری اور بسولہ اور آلات خریدے اور
اپنے ہاتھہ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا ✣ نزدیک مدرسہ کے ایک ہوا کی چکی بنتی تھی
نیوطن صاحب نے اوسکو بنتے ہوئے بغور دیکھا ✣ اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھہ سے بنایا جو باعتبار حکمت کی اصل کے برابر تھا ✣ بوقت اوسکے طیار
ہوجانے کی اوسنے اوسے اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑون کے
ٹکڑون سے بادبان بنائے اور دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے ✣ وہ اکثر ایسی
ایسی چیزون کے بنانے مین مصروف رہتا اور اسی سبب سے اپنے ہم سبقون سے
لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہتا ✣ اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو یہ خیال نہ تھا کہ
یہ شخص اپنے ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم بنیگا کہ جسکے
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کی دریافت کرنیکے قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہووے گی اور تمام دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے یہ نہین جانتی تھی

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ وہان کے حکما اور فضلا کا منتخب کرکر اونکی حالات اس کتاب مین لکھون تو میرے اس فراسی کتاب کی کیا حقیقت ہی بلکہ اگر چار ایسی ایسی بنین تو بھی شاید اونکی حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون فرنگستان جنت نشان کے لکھونگا + اور ارادہ یہ ہی کہ ایک علیحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین کہ تمام وہانکی کاملونکا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہے کہ اوس سے یہانکی لوگونکو بہت فایدہ پہونچیگا +

حال شہنشاہ الحکما اور فضلاسر اسحاق نیوطن کا

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ ہی یعنی ابتک نہ تو اوسکی برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا ہے اور نہ کوئی زمانہ قدیم مین اسکی برابری کرسکا اچھے اچھے حکما و فضلا یونانی کی اوسکے روبرو ذرا بھی نسبت نہین ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + غرض کہ مین صلا التعصب سے یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی لیکن دونون ملکون کے فاضلون اور عالمون کا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہی لیکن انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن ممدوح کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین کہ وہ کرامات سے بھی زیادہ ہین + اگرچہ مین اس جای یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم فاضل اور ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہی وہ بھی بڑے درجے کی فاضل اور عاقل اور ذہین تھے

+ نام اس علامۂ زمان کا سر آئی زک نیوطن ہے اور معنی آئی زک کی اسحاق ہے اسیواسطے ہمنے اسحاق نیوطن لکھا ہے +

رولن صاحب فرنگی مورخ واپس آنا اپنے وطن یونان مین ان دونون نامور
آدمیونکا بسبر داری زنوفن کے ایران سے جو کہ چند سے فرسنگ یونان سے
ہی اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ سے رونا
آتا ہے حقیقت مین اس جای پر استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی
ظاہر ہوتی ہے یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے
جو کہ دشمن جانی یونانیون کے تھے بچا کر گھر کو لایا + بعد اش مورواردات
کی وہ ہمراہ اجیسی لاس بادشاہ ریاست سپارطا کے ولایات ایشیا مین
آیا اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہم وطنون نے جلا وطن کردیا
اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر اسپس مین
رہا کرتا تھا اور وہان نہایت عمدہ اور قیمتی کتابین علم تواریخ وغیرہ مین
تصنیف کین اسنی حالات واپس آنے دس ہزار یونانیون کا دشمن کے
ملک یعنی ایران مین سے نہایت ہی عمدہ طور پر بیان کیا اور حال سقراط
کا بھی اسنی بہت خوب لکھا ہے اوسنی تواریخ یونان کی بھی لکھی اور
سنہ ۳۶۰ مین سفر وطن خاص کا اختیار کیا +

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا یہی حال ہے کہ کسی زمانہ مین ولایت
یونان کا حال تھا بلکہ ولایت فرنگستان کو بہ نسبت زمانہ سابق یونان
کے نہایت فوقیت ہی الحق فرنگستان ہر طرح کے فضلا اور حکما کی کان ہے
اور جیسا کہ چراغ علم وعقل کا اس ملک مین روشن ہی ویسا کسی ملک مین بالفعل
نہین ہی اور ہزارون اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذرے ہین

کہ جتنے مقامون اور ملکون کا حال اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہے اوسنے وہان سفر کرکر اون مقامون کی سیر کی تھی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تیس سال کے عرصہ مین تصنیف کی تھی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بھولا آدمی تھا کسولیطے کہ بہتیرے جھوٹے قصہ اوسنے اپنی تواریخ مین لکھے ہین اوسکی عبارت مین فصاحت و بلاغت نہین ہے البتہ سادگی زبان کی نہایت پائی جاتی ہے اوسنے بعض جاے اپنی کتاب مین جھوٹ بھی لکھا ہے کہ بعض جھوٹی کہانیون کو تو بخوبی بیان کیا ہے اور بڑی واردات تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہے یا بعض دفعہ چھوڑ گیا ہے غرض کہ یہ بہت اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہے ۴۴ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے یہ اس دنیا مین موجود تھا اور اکثر روم مین رہا کرتا تھا اور حتی المقدور اس شخص کی یہ توجہ تھی کہ سچی باتین بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل و عالم یونانی تھا ۴۵۵ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا اسمین تین اوصاف بڑی بڑے تھے یعنی یہ شخص نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور دلاور افسر فوج کا تھا اس شخص نے اس دنیا مین بہت نام پایا ہے ✤ یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تھا ✤ یہ فاضل بیچ دربار حضور سارس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کنک سامین مارا گیا تو اوسوقت زنوفن اور اوسکی فوج یونانی پر جو دس ہزار تھی نہایت مصیبت اور کٹھنی واقع ہوئین کہ قلم اونکے بیان مین اپنے سینہ کو چاک کرتا ہے

شبیہ مورخ ہردوطس



یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہے یہ بزرگ نامی گرامی شہر ملیقرناسس مین پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ۴۴۳ سنہ پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان پر تر و تازہ اور سرسبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خورد مین واقع ہے اور بہ سبب پیدا ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہی یہ شہر بھی مشہور ہوا ✤ ہردوطس نے اوائل عمر مین تمام یونان اور ولایت اطلیہ اور ملک مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہوگیا بعد اسکے اسنے تواریخین مختلف ملکون کی تصنیف کین اسنی تمام حالات لڑائیون کے جو درمیان یونانیون اور ایرانیون کے ہوئین لکھا اور تواریخ ایران کی زمانہ کیخسرو سے شاہ اردشیر تک لکھی علاوہ اسکے اوسنی تواریخین ملک مصر اور عرب اور سام نریمان کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور شیرینی سخن کی نہایت تھی اور ہر ایک شخص اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہی ✤ اس شخص کا لقب باپ علم تواریخ کا ہے فضلا لوگ اپنی کتابون مین لکھتے ہین کہ ہردوطس مورخ اور دستہ نیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص ہین کہ لاثانی تصور کیے گئے ہین ✤ تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال مورخ دائی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑی مورخون مین سے گذرا ہی یہ مورخ شیرآرجیرہ مین جو کہ جزیرہ صقلیہ مین ہے پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم و کارتھیج کی تالیف کین ✤ کہتے ہین کہ اوسنی اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن مین پندرہ باب ابتک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسا جہان دیدہ شخص تھا

شبیہ ہلموسی وادس مورخ یونان



حال طھوسی دادس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہے اسکے باپ کا نام علورس تھا اور شہر اسینہ مین سنہ ۴۹۶ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ملطدی اعظم (جسکا حال پیچھے صفحہ ۶۳ پر لکھا گیا ہے) اولاد مین سے تھا جب کہ عالم لڑکاپنے مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہو گیا تھا اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جاے میدان جنگ مین کار بہادری کے نمایان کیے جبکہ براسی دادس حاکم فوج ریاست سپارطا نے طھوسی دادس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت جرم مذکور کے وہ جلا وطن کیا گیا اور ایام جلا وطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگون پلوپنیشن کی تصنیف کی اور لڑائین مذکور جو اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نے لکھا تھا اور باقی حال بعد اوسکے اور مورخون نے بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کے آٹھ باب کیے تھے آٹھوان باب کتاب مذکور کا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت کی یہ تعریف ہی جبکہ ہر دوطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہے پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہو گئے یعنی اوسکے کلام مین مضبوطی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثر دار طور پر بیان کرتا تھا سنہ ۴۰۱ پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوس بزرگ شخص نے وفات پائی ✣ تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے ✣

تصویر طھوسی دادس

حال مورخ ہر دوطس کا

تصویر پوریپیدس شاعر



حال شاعر یوریپیدس

یہ یونانی شاعر ۴۸۰ پیشتر حضرت عیسی کے سالوس مین اوس روز جس روز کہ اردشیر شاہ کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کے سیکھنے مین بہت کوشش کر کر اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انگزیری غورس سے سیکھے اسکے اشعار مین باعث کمال فصاحت کے لوگون کے دلپر بہت اثر پیدا ہوتا تھا جب کہ یونانیون نے زیر حکم نکیاس کے سرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرنے نظم اس لاثانی شاعر کی نے اونکے دلپر اتنا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری نکیاس کی چھوڑ دی اور آزاد ہو گئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑ کر جنگلون اور غارون مین جا کر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوسپر مبذول فرمایا + مورخ بیان کرتے ہین کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین یک صد اشعار پر مضمون اور جوہر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا + یہ شاعر عورات کو بہت ناپسند کیا کرتا تھا + اسکی موت بہت بری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی مین جہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑ کر اوسکے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا + لوگون کو اس امر سے بہت افسوس ہوا فقط

تصویر یوریپیدس شاعر

تصویر اوسکی کتاب ہذا مین لکھی جاتی ہے ۔ شبیہ ارسطوفانوس



شبیہ شاعر القرین



تصویر

حال شاعر انقسرین کا

یہ بھی تاریخ خطہ یونان مین نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طوس مین جو کہ آئی اونیا مین واقع ہے ۵۳۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسکی شاعری کی تعریف ہر زمانہ اور ہر ملک مین ہوئی ہے اور لوگ اوسکی اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت تعجب کرتے ہین یہ شخص مقبول شاہان اور فاضلان یونان کے رہا ✣ اس شخص کو عادت شراب خواری کی ازبس تھی ✣ افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک عالی خاندان تھا ✣ اس شخص کا مات قلعہ شہر اسنیہ مین رکھا گیا ✣ اس شاعر نے اپنی تئین شہر آبدار مین خود اپنی تئین گلا گھوٹ کر مار ڈالا ✣ تصنیفات اسکی مانند عنقا کے کمیاب ہین ✣ تصویر اسکی بسبب کمی جاے کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے ✣

حال شاعر ارسطوفالوس کا

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ مین ۴۶۴ سنہ پیشتر سنہ عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہم عہد سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہانت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اوسنے افضل الفضلاء حکیم اول سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت بدنامی ہوئی ✣ اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند ہوئے کہ محفل عام اوسکو تاج ربتون کے درجے

کاملا فقط ✣ ✣ ✣

اور اس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی ✣ سنہ ۴۰۶ میں اپنی
جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے ✣ ✣ ✣

شبیہ شاعر صوفقلس ✣



شبیہ پندارس



حال پنداراس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان مین رہنے والا تہیب کا گذرا ہے یہ شخص بیچ نظم لارک کے کہ ایک قسم کی شاعری ہے بادشاہ کہلاتا ہے جس زمانہ مین کہ اردشیر شاہ ایران نے یونان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس یکتای زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے ہین کہ سنہ ۵۰۰ پیشتر حضرت عیسی کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ ۴۳۶ مین مرگیا اور نام اپنا جہان مین زندہ چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا آتا ہے اور مدام رہے گا + بیان کرتے ہین کہ جب سکندر نے تہیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور بدبختین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی تھین سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکی عیال واطفال کو ذرا آسیب نہ پہونچنے دیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال شاعر صوفقاس کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہے اسکا لقب شہد کی مکھی تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر وسخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہے یہ شخص سنہ ۴۸۵ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا سرو فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہے علاوہ فن شاعری کے وہ نیک بہت تھا + اوسنے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کے بیچ اولمپک گیمز کے واسطے اپنی لیاقتون کے انعام پایا

شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطے نہین لکھتا ہون کہ یہان کے
لوگ اونکی لطافت اور مذاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط تصویر اس
بزرگ شخص کی درج ہوتی ہے ✣ شبیہ ملک الشعرا ہومر ✣ فقط



حال ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت بڑا عالیشان شاعر گذرا ہی کہ تمام ولایتون کے نہایت بڑی بڑے فاضل متبحر جنکو مذاق اوسکے اشعار کا معلوم ہے متفق اللفظ کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی کی برابر شاعر نہین ہوا ہے بلکہ بعض شخص تو اس بات کا دعوی کرتے کہ آیندہ بھی اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے بڑی بڑے شاعرون فرنگستان اور روم اور یونانی نے اوسکی طرز بیان کو اختیار کیا ہے اس بادشاہ سخن کو شیرینی اور فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہے اوسکے دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک شی اصلی زبان سے زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہے تو لطافت سابق کی سی نہین رہتی ہے لیکن تب بھی بباعث اسکے کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہی باوجود ترجمہ ہونے غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سے بہت بہتر ہے زمانہ سابق کے اکثر حکما مثل ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرما کر استفادہ حاصل کرتے تھے شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو نہایت عزت اور تعظیم سی رکھتا تھا تو برس پیشتر سنہ عیسوی کے اس شاعر کے پیدا ہونے سی شہر میکنشیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور ہومر کی یعنی زبان یونانی مین اندھی کے ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے تصنیف کیا اوسکا نام عدوسی ہے حقیقت یہ ہی کہ جاے پیدایش اور سن پیدایش ان شخص مین بھی شک ہی مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتے ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار

شاعران

یا دس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ شخص جلا وطن کیا جاتا تھا ✣
صولن نے بعد حاصل کرنے اسّی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو حوالہ قادر
مطلق کے کیا ✣ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے ✣ شبیہ صولن ✣



دولت کی ہوئی تھین اور تین جماعتین خلقت کی جو کہ دولتمند ہوتی تھین اونکو
علاقجات عالیہ ملکی ملتے تھے اور بہت خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین مشتمل تھی
اونکو یہ اختیار رتھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکا بیچ کچہری عام کے جسمین بڑے
بڑی امور ملکی متعلق مقرر کرنے میر منصبون کے اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لانا
یا قوانین مرتب کرنا وغیرہ طی ہوتے تھے دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کے
جو اوسنی واسطے سلطنت کی طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون ✣ صولن کا
حکم تھا کہ ایک شخص کی جائداد تمام اوسکے لڑکے بالون مین برابر تقسیم ہو بجوب
اوسکی اجازت کی ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دی سکتا تھا بشرطیکہ خاوند
اوسکا جہیز واپس کردی ✣ اور جورو خاوند کو بھی طلاق دی سکتی تھی بشرطیکہ
کوئی باعث قوی اور دلیل قاطع سامنے میر منصف کی لاوے ✣ وہ نابالغ لڑکے
جنکے باپ واسطے اپنی ملک کے لڑکر مر گئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے
خزانہ سرکاری مین سے روپیہ خرچ ہو ✣ قوانین جو در باب غلامون کے
تھے وہ بہت قابل تعریف اور رحیم تھے غلامونکو اجازت تھی کہ وہ اپنی
آزادی کچھ روپیہ ادا کر کر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنے آقا سے ناراض ہو
اوسکو اختیار تھا کہ وہ اپنے آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کے
ہات بکوا سکتا تھا ✣ اوس زمانہ مین ایک عجب طرحکا قانون یونانیونمین رائج
تھا نام اوسکا ✣ اوسطرسزم ✣ تھا بیان اسکا اس طور پر ہی کہ شہر آتینیہ مین
ایک خاص مقام مقرر ہوتا تھا کہ جسکے دس دروازے تھے اور ہر ایک آدمی کو اختیار تھا
کہ ایک خزف ریزہ لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست مین بہت برا اور زبون شخص
ہوتا تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہان جو افسر
نوکر تھے اون خزف ریزون کو شمار کیا کرتے تھے جسکے نام پر چھ ہزار

شبیہ لیکر غوس



ایسا لڑکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف قدرتی ہون تو اوسکو اوسکی ماں باپ
ایک پہاڑ پر سے نیچے گرادین تاکہ وہ مرجاوے ٭ غرض کہ لیکرغوس کا ان سخت
قوانین کے رائج کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارطا کے بڑی سپاہی اور دلیر
ہون اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کے لیے مستعد رہین اور جو کچھ مصیبت
یا رنج اونپر نازل ہو اوسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کے ساتھ سہار
سکین اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہون تواریخ یونان سے معلوم
ہوتا ہے کہ اکثر جاے اہل سپارطا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہین کہ
اونکی آج کے دن تک نہایت تعریف ہے بعد اسکے لیکرغوس جزیرہ قراط کو
پھر چلا گیا اور اپنے ملک کے باشندون سے قسم لی کہ وہ کبھی ان قوانین
کی برخلاف نکرین گے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوے اور جزیرہ مذکور مین
جاکر اوسنے اپنے تئین ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری راکھ
سمندر مین پھینک دینا تاکہ اوسکی راکھ سپارطا مین نہ پہونچے کسواسطے
کہ مبادا اہل سپارطا یہ خیال کرکے کہ لیکرغوس کی راکھ سپارطا مین آگئی
ہے اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے
کام کرین ٭ تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ مین مندرج کیجاتی ہے فقط

احوال صولن واضع قوانین سلطنت اسینہ

یہ شخص سنہ ۵۹۴ پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ قادرس کی اولاد
مین سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اسینہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم
اور زیرک اور حب الوطن تھا ٭ بموجب قواعد صولن کے اوسنے تمام
باشندونکو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم بموجب مرتبہ ہر ایک

لیکرغوس نے اوسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے
اوسپر الزام لگائے کہ اوسنے سلطنت کا غصب کرلیا ہے اور اس باعث سے وہ لاچار
ہوکر جزیرہ قبراط کو چلا گیا لیکن اوسکے چلے جانے سے ملک مین بہت بی انتظامی واقع
ہوئی اور اہل سپارطا نے اوسے پھر بہزار عجز و نیاز طلب کیا اور جب وہ اپنے
ملک مین آیا لوگون نے اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو گویا دیوتاؤن اور فرشتون
مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور اونکا خلاصہ یہ ہے اور
یہ قوانین ۸۱۰ پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے ٭ لیکرغوس نے ریاست سپارطا
مین سے عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کردیا اور حکم دیا کہ کوئی
عیش و عشرت مین مشغول نہ ہووے اور اوسنے اپنے ملک مین سے رواج چاندی
اور سونیکا بالکل دور کردیا اور تمام باشندون سپارطا کو برابر کردیا یعنی
یہ نہ ہا کہ بعضے آدمی غریب اور بعض امیر ہون ٭ اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی
اعتدال سے باہر قدم نرکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نکرین اور کھانے
نہایت اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر
کے ایک جاے کھانا کھائین ٭ بعض قوانین لیکرغوس کے قابل الزام کے
ہین کہ اوسنے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندون کو عقل کامل
نہین بخشی ہے وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور ورزش
کرتے ہین اوسی طور سے عورتین بھی ان مردانہ کامون مین مشق کرین ٭
پس اس صورت مین لڑکیان بھی برہنہ ایک لنگر کیے ہوئے مردون کی سامنے
آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین وہ اظہر من الشمس ہین ٭
چونکہ بڑا مطلب لیکرغوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص مرد یا ضعیف
نرہے اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون لہذا اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا کہ جس لڑکی

بعدازان جب فرنگستان مین عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہان لوگونکو
ان علمون مین نہایت سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستانمین
فاضل کونرنیکس دنیا مین پیدا ہوا اوسنے زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت
کیا اوپیچھے اوسکی اور اور حکمایان اور فاضلان فرنگ نے اس امر کو پایہ ثبوت
کو پہونچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہو کہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کے دو ریاستین بڑی عظیم الشان
اور مشہور تھین ایک ریاست اسنیہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ
قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص یونان مین گذرا ہے جسنے
کہ قوانین سلطنت ریاست سپارطا کی بنائی تھے وہ قوانین مدت تک اوس ملک
مین جاری رہے + یہ شخص خاندان شاہی مین سے تھا اوسنے مختلف اضلاع یونان اور
مصر اور ولایت ایشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے وہانکی رسوم اور قواعد ریاست اور
طریقے دینی وغیرہ کے سفر کیا اور وہان کا حال بخوبی دریافت کیا اور اس طرح پر یہ شخص
ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہوگیا اور اون ملکون مین اوسنے اچھے اچھے فاضلون
اور عالمون اور مذہبی آدمیون مین بحث و تکرار کی جب بھائی لیکرغوس کا
جو بادشاہ سپارطا کا تھا مرگیا اوسوقت لیکرغوس مالک ریاست کا ہوا
اور اوسکے بھائی کی جورو نے جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سے
یہ کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو مین اپنا حمل اسقاط کردون کسواسطے
کہ تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جاے گا لیکن اس بدتجویز کو نیک
لیکرغوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہے
اور علم ریاضی مین پیشوا تھا شہر بلاشم مین ۱۲۰ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے
پیدا ہوا تھا وہ شہر اسکندریہ مین جس زمانہ مین کہ شہنشاہ روم کا عملدرآن
تھا رہا کرتا تھا زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت مین پرلے
درجہ کا عقیل اور ذہین تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف
کین اور سب سے مشکل اور عمدہ کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور
و معروف مجسطی کا ترجمہ زبان عربی مین بھی ہے اور ہر ایک فاضل مولوی
اوسکے نام سے واقف ہے اور بطور تبرک اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی
دھری رہتی ہے لیکن اچھے اچھے فاضل عربی دان اوسکو نہین جانتے اور
نہین پڑھا سکتے ٭ اس کتاب کا ترجمہ زبان اردو مین فقیر حقیر خاکسار خلائق
نیاز مند رامچندر مصنف ان چند اوراق کا کرتا ہے اور وہ اوس کتاب دقیق
کو انشاء اللہ تعالے بہت صاف اور عبارت سہل مین کردیگا تاکہ ہر ایک
اوسی مطالعہ کرکر استفادہ حاصل کرسکے اور اس تحریف کا ارادہ یہ بھی ہے
کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کری اگر زندگی نے وفا دی
اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار ہوا تو یہ کام جو مین نے
اپنے اوپر اختیار کیا ہے انجام ہوگا ٭ واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام
فضلاء ہر ولایت کی اور فرنگستان کے علم ہیئت مین حکیم بطلیموس کے
موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت
ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سبب قبول کرتے تھے لیکن

ور ابو الوفا بوجانی نے کی مگر تمام نہین کی اور ابو القاسم النطاکی نے تمام کتاب
کی تفسیر کی اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دسوین کی
کی ہے اور دسوین کو ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست ابن عمید
کے واسطے کیا ہے کندی نے کتاب اقلیدس کے اغراض مین ذکر کیا ہے
کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا اور اوس نے
پندرہ مقالہ لکھے تھے جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک ہو گئی
پھر کسی بادشاہ نے اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی اور اوسکے
زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے اس کتاب کی اصلاح اور تفسیر
کے لیے اقلیدس سے کہا اوسنے اوسمین سے تیرہ مقالہ کی تفسیر کی پس وہ اوسکی طرف منسوب
ہو گئے پھر بعد اوسکے اسقلادس اقلیدس کی شاگرد نے دو مقالے پائے جو دھوان
اور پندرھوان وہ بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے پس وہ دونو بھی اوسی
کتاب مین ملا دیے اور یہ تمام واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابو علی الحسن بن
الہیثم بصری نے جو خوش باش مصر کا ہے اس کتاب کی مصادرات کی شرح
کی ہے اور اوسکے اعتراضات بھی اسی کتاب مین مع اونکے جواب کے ہین +
پھر ابو الحسن قشری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہی کسی اندلسی
کی اور اوسکا نام وابستہ ہی اور اوسکا یہ قول تھا کہ میری شرح بیت المقدس
سنہ پانسو پچانوین مین تمام ہوئی اور اقلیدس کی تصنیف کی اور چند کتابین
ہین منجملہ اونکے سولے اس کتاب کی کتاب الطاہرات ہی کتاب اختلاف المناظر
کتاب المعطیات کتاب النعم بیگانی اوسکے نام پر کتاب القسمۃ ثابت کی اصلاح
ہی + کتاب الفوائد بیگانی اوسکے نام پر کتاب القانون کتاب ثقل اور خفت
کی کتاب التراکیب بیگانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط +

اور اور تصنیفات اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات
ہی کتاب المناظر ہے کتاب ترکیب آوازون کی اور سوائے انکے اور کتابین
ہین یعقوب بن اسحق الکندی نے یہ کہا ہے کہ اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے
زمانہ کا سب سے دانا تر تھا اقلیدس ابولونیوس کی دو کتابونکو جو مخروطات
مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات
کی حاصل ہوسکے اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کیطرف منسوب ہین داخل
ہوگیا اور کتاب اوسکی جو قواعد ہندسی مین ہے اوسکو حجاج بن یوسف بن
مطر کوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک ہارونی مشہور ہے۔ اور دوسرے
نقل کا نام مامونی ہے اور اوسی پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اوسکو اسحق
بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی
اور ابوعثمان دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن
الندیم نے کہا ہے کہ مینے اونمین سے دسوان مقالہ موصل مین علی بن
احمد العمرانی کے خزانہ مین دیکھا تھا سنہ تین سو ستر ۳۷۰ مین اور شکوک
اس کتاب کی ابرن نے دفع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی
اور لطیف الطیف نے یہ ذکر کیا ہے کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی
زبان مین دیکھا اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ
کے جو لوگون کے پاس ہے اوس مین ایک سو نو شکلین ہین (نواسی ۸۹
ہوئین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا اور یوحنا القس
نے ذکر کیا ہے کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین دعوی کیا ہے اور
اپنی بتائی ہے مین نے وہ یونانی مین دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہے کہ مین نے
اوسکو دیکھائی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابوحفص خراسانی

ارشمیدس سے کہا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین کہ رومیون کو فتح کرنا شہر کا
نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلہ سے
کرنین معکوس ہوکر جاتی ہین طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام
جہازون رومیون کو جلادیا غرض کہ رومیون کو شہر مذکور کو فتح کرنا ایک
امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخر کار رومیون نے شہر سری کیوز
کو حملہ کرکے لے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ
حادثہ دو سو بارہ برس پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بٹیا نوقطرس کا پوتا نقیس کا اور صاحب جومیطریا مشہور ہے یہ
حکیم قدیم زمانہ کا یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہے اوسکو
علم ہندسہ مین دستگاہ کامل تھی اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد
مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی
کی ہے یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین
تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان
اور روم اور اسلام کے نے اعتبار کیا پس بعضے اوسکی شرح کرنیوالے
ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب مین بڑھائی ہین اور
بعضے فائدے نکالنے والے ہوئے ہین حکمار یونان کے اپنے اپنے
مدرسون کے دروازون پر لکھدیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص
کہ محنت کش معہودے نہ داخل ہو اور مراد اوسکی اس سے یہ تھی
کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل نہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہووے

و آفرین کی (اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے بہت رواج دیا ہے
اور اس علم مین بڑی ترقی کی ہے اور اب یہ علم صاحبان انگریز کی وسیلہ سے
ہندوستان کے مدارس مین سکھایا جاتا ہے ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہے کہ ہیرو
بادشاہ سرکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا جب وہ طیار
ہوکر بادشاہ کی سامنے لایا گیا بادشاہ نے اوسکو تلوایا معلوم ہوا کہ سونے مین
کچھہ غبن نہین ہوا ہے یعنی وہ تاج پورا اوترا مگر بادشاہ کے دلمین یہ شک
گذرا کہ شاید کاریگر نے سونے مین کچھہ کھوٹ ملایا ہو اسواسطے حضور نے چاہا
کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے تاج کے حال کھوٹ کھرے ہونیکا
دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے حکیم ارشمیدس کو طلب
کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کے مدت تک تفکر مین رہا
آخر کو ایک روز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو
ایک قاعدہ یکایک سوجھا اوسنے تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر تاج کو
منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو
علیحدہ علیحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت سونے خالص
کے پانی مین ہلکا ہی یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنے سے گھٹتا ہی اوس سے
زیادہ تاج گھٹ جاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا
کہ ضرور تاج مین کچھہ کھوٹ ملا ہوا ہے اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس
تاج کو پگلوا کے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے حکیم موصوف کی بہت
تحسین و آفرین ہوئی اور بموجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین واسطے
دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دھات کی یہ مسئلہ بھی درج ہوا * ارشمیدس کے شہر سیکیوز
کو رومیون نے گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہہ نے بہت دق ہوکر

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل یکتاہی زمان باشندۂ شہر یکیوز کا جو کہ جزیرۂ صقلیہ مین واقع ہے تھا اور جزیرۂ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہے ✣ ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہی وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم ادات اور جر ثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علمونمین ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہے اوسنے علم جر ثقیل کے وسیلہ سے مصر مین جاکر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ سے اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہونچایا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین جنسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا سکتے ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسیلہ علم جر ثقیل کے اتنی طاقت رکھتا ہون کہ ذرا سی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا لون بلکہ اگر مجکو کہین بیٹھنے کو جگہ ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھا اوسنے یہ بات قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارۂ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا ہوا تھا اوسکو اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو باسانی تمام دریا مین سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنے نمونہ علم جر ثقیل کا ہی بادشاہ یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

جہاز تجارت کا کنارہ ٹیکا پر جو کہ یونان مین ہے تباہ ہوگیا اور زینو ایک
کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زینوفن کو ملاحظہ فرماکر بہت
خوش ہوا اور اوسکے دلمین کمال شوق پیدا ہوا کہ کسیطرح علوم و فنون
حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر گذاری
اور آخر کو برّا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر سینہ مین بنایا اور
لوگون کو سبق نیکی اور اپنی حکمت کی دینے لگا اور لوگون کو سکھایا کہ اپنی نفس
کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت بدبختی مین مدد کرنا پر ضرور ہے
اور لڑکاپن کے عیش و عشرت دنیوی مین داخل اور شامل ہونا نازیبا اور
واہیات ہے + اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور اوس
مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی بدبختی اگر عاید حال ہو تو کچھ رنج نہو اور
بالکل صاف اور صابر رہے اور اصلا رنج و کدورت دل پر اثر نکرے اور
کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچھ پروا نہین یہ نہین چاہیے کہ ذراسی دنیوی
خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہوگئے زینو کا قول تھا کہ اللہ
جلشانہ نے دو کان اور ایک منھ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سُنے
بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سُن لے اور خود بہت سا
بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوای اوسکے اور کسیکو
اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط
غرض کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت
اچھا فرقہ حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت
جو بشر کو لازم ہے انکی حکمت مین موجود تھی + گو ہمکو وہ رتبہ
کہان حاصل ہے +

دور اندیشی اور فکر کرنا واہیات ہے جو لحظہ گذرتا ہے اوسی عیش و عشرت
مین گذارے ناچ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو
پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم اپیکورس گذرا ہے
جب اس حکیم نے اپنے مقولہ جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ
کیا + یہ حکیم غور کرتم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن
کی مشہور ہے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
اوسنے تین سو کتابین تصنیف کی تھین ۲۷۰ پیشتر عیسوی کے مرگیا

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پرواہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا
یونان مین گذرا ہے کہ وہ رنج و راحت دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین
سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دائمانہ تو عیش و عشرت سے
حاصل ہوتی ہے اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین
ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج + اگر انسان دولتمند
ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے
علی ہذا القیاس اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شے نہ تھی حقیقت
یہ ہے کہ ایسا ہو جانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت
ایک امر مشکل ہے لیکن یہ تو کچھ اللہ تعالی نے یونان ہی کے
آدمیون کو اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر
بہت غالب تھے اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ
سائی پرس مین پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ ٹیکا پر جو کہ یونان مین ہے تباہ ہوگیا اور زینو ایک
کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زینوفن کو ملاحظہ فرماکر بہت
خوش ہوا اور اوسکے دلمین کمال شوق پیدا ہوا کہ کسیطرح علوم و فنون
حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر گذاری
اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہوگیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر ایتھنیہ مین بنایا اور
لوگون کو سبق نیکی اور اپنی حکمت کی دینے لگا اور لوگون کو سکھایا کہ اپنی نفس
کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت کمبختی مین مدد کرنا پر ضرور ہے
اور لڑکا پن کے خیش و عشرت دنیوی مین داخل اور شامل ہونا نازیبا اور
واہیات ہے + اور انسان کو ہر طرحکی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور اوس
مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی کمبختی اگر عاید حال ہو تو کچھ رنج نہو اور
بالکل صاف اور صابر رہے اور اصلا رنج و کدورت دل پر اثر نکرے اور
کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچھ پروا نہین یہ نہین چاہیے کہ ذراسی دنیوی
خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہوگئی زینو کا قول تھا کہ اللہ
جلشانہ نے دو کان اور ایک منھ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سنی
بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے اور خود بہت سا
بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوای اوسکے اور کسیکو
اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط
غرض کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت
اچھا فرقہ حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت
جو بشر کو لازم ہے انکی حکمت مین موجود تھی + گو ہمکو وہ رتبہ
کہان حاصل ہے +

دور اندیشی اور فکر کرنا واہیات ہے جو لحظہ گذرتا ہے اوسی عیش و عشرت
مین گذارے ناچ دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھاوے اور فکر اور رنج کو
پاس نہ آنے دے اس فرقہ کا بانی مبانی اور سرگروہ حکیم اپیکیورس گذرا ہے
جب اس حکیم نے اپنے مقولہ جاری کیے تو اور حکیمون نے اونکا بہت مقابلہ
کیا + یہ حکیم غور کرتم مین پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن
کی مشہور ہے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
اوسنے تین سو کتابین تصنیف کی تھین سنہ ۲۷۰ پیشتر عیسوی کے مرگیا

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پرواہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا
یونان مین گذرا ہے کہ وہ رنج و راحت و دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین
سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دائمانہ تو عیش و عشرت سے
حاصل ہوتی ہے اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین
ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج + اگر انسان دولتمند
ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے
علی ہذا القیاس اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شے نہ تھی حقیقت
یہ ہے کہ ایسا ہو جانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت
ایک امر مشکل ہے لیکن یہ تو کچھ اللہ تعالی نے یونان ہی کے
آدمیون کو اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر
بہت غالب تھے اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ
سائی پرس مین پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

شبیہ حکیم سنیکا



کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت کو نہایت ناپسند کرتا تھا اور ازبسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کسیکی مجلس نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہین اون سب سے وہ خلاف چلتا تھا ترش روئی اور بدمزاجی اور نامل ساری اور علیحدہ گی اور کنارہ کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین ✣ اس فرقہ کے حکما اور اونکی معتقدون کو زبان یونانی مین سنک یعنی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی ہے اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنی والا ہے کسواسطے کہ اس قسم کے حکما کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین اسی فرقہ مین سے ایک حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سنیکا ہے یہ نیرو شہنشاہ روم کا اوستاد تھا اوسکی شکل سے معلوم ہو جائے گا کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے ہین ✣ چنانچہ اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے فقط

فرقہ دوم حکمای یونانی کا موسوم بہ تنفر الرنج

تنفر الرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت دنیوی کو پسند اس فرقہ کو زبان یونانی مین ✣ اپیکیورین کہتے ہین اور اس فرقہ مین بہت سے شخص شامل تھے کسواسطے کہ قاعدہ جہان کا ہے کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقہ کے حکما کا مقولہ تھا کہ سرور کامل اور دایمہ عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کے موافق آدمی کو

یہ حکیم قریب ۳۲۳ برس پہلے پیدائش حضرت عیسی کے یونان مین موجود تھا
وہ نہایت سختی اپنے نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ سمائی ہوئی تھی کہ
عیش دشمن خوشی کامل کا ہے یعنی جو عیش کرتا ہے اوسکو خوشی دایما حاصل
نہین ہوسکتی ہے ایک دفعہ یہ حکیم رستہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک لڑکا اوسے
ملا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر حکیم
دیوجانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکے ماباپ کی پاس
لے گیا اور اونکے سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت
سے بچاکے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی راے
کی راے سے کسقدر خلاف ہے دعوت مین جانا ایک بہت اچھی بات اکثر
ادمیون کے نزدیک ہے خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت مین
جانا اور چاہ مین ڈوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم بے بدل کا مشہور ہے
جب شہرت اس حکیم کی دور دور پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اون ایام
مین بادشاہ یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ
سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا
اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہے اتفاقاً سکندر اسطرح
اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہوگیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا
دیوجانس کچھ نہ بولا اخیر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کرکے کہا
کہ ای حکیم تو مجھسے کچھ درخواست کر اور مجھسے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا
کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے
ہٹ جایئے تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے کہ سکندر سا
بادشاہ گھر پر آکر درخواست کرے کہ تو مجھسے کچھ طلب کر اور اوسے صرف جواب دیا

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین

یہ بات تو سب پر واضح اور روشن ہی کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک مذکور مین سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور انھیں کی باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہی فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہے اور ہر بات کی طرف رجوع ہوئے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیمونکے ہوئے بجنمین تین نہایت مشہور ہین اول وہ فرقہ حکما کا ہے جنکو متنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو متنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام مستغنی موسوم ہے ان تینون جہتون یعنی فرقون حکما کا آگے علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہون ط

فرقہ حکماے یونانی موسوم بہ متنفر العیش

معنی متنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش وعشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہے کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش وعشرت دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہانتک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی مبانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کے دیکھنے سے تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجائیگا

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور دلکو جوہر علم وعقل سے معرا رکھنا محض نادانی ہے اسکے خلاف انسان مدام رہے ✣

(۲) دوم انسان کوئی ایسی بات بے اعتدالی کی نکرے جسمین جو خلل انداز تندرستی ہو ✣

(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین ✣

(۴) چہارم ایک کنبہ یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبونی ہے

(۵) پنجم ہر طرحکی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی وزناکاری ودغابازی و بے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے ✣

اس حکیم نے بہت کچھ درباب نصایح اور اپنی رای کے لکھا ہے لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت اور جاے کہان جو اونکو مشروحاً اور مفصلاً لکھکر پایہ افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین نہایت عمدہ نظم ونثر مین تصنیف کین ایک کتاب نظم مین جسکو ✣ فیثاغورس کی طلائی نظم ✣ کہتے ہین بہت عمدہ کتابون مین سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہندو فاضلون سے جنکو سادھو سنت وغیرہ کہتے ہین بڑی تکرار وبحث درباب علم اور نصیحت کی باتون کے رہی یہ فاضل اسّی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا شوالہ بنوادیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتا وہمین سے تصور کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان اور حکمایان

اور علم ہئیت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا
اوسکی آنی سے لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون
اپنے ملک کو شوق علم کا بڑہوایا چند روز بعد اوسکی دانائی اور علم کی اتنی
شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کے لوگ دور دراز کا
سفر کر کر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثاغورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوسطرف کے اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم
اوسکی ملازمت سے کچھہ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام
ملک کے صلاحین لین اوسنے جو مدرسہ واسطے تربیت لڑکون کے بنایا تھا
نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہوگیا کہتے ہین کہ اوسکی مدرسہ مین چار سو
شاگرد تھے اور ہر طرحکا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر
کی لکیر سمجھتے تھے فیثاغورس مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے
اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور فاضل اور مدبر اور وافع فوائین
گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزرائے شاہان نامدار اوس دیار کے
ہوئے ہین رومی فیثاغورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثاغورس
اک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا (قولہ) اے عزیز دنیا چند
روز ہے کسیکو یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہے وہ ضرور جلا جائیگا
جب بے ثباتی دنیا کی ثابت ہی تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم
نہین ہے لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو پر ضرور لڑنا چاہیے
اور اوسنے عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دل مین جڑ
نہ پکڑین اور میرے پیارون شاگردو پانچ چیزیہ ہین فقط

شبیہ طہیو فراسطس



ذکر حکیم طھیوفراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہے یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور بالتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ ❊ کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین برابر وقت کے نہین ہے اور جو اپنی وقت کو ضائع کرتا ہے وہ بڑا بے وقوف فضول خرچ ہے یہ نسو برس سے زیادہ عمر کا ہوکر ۲۸۶ پیشتر عیسیٰ کے مرگیا کتب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونمین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک رسالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کے ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکے ہات نہین لگین فقط ❊ تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوتی ہے

ذکر حکیم فیثاغورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان یونان کے حال فیثاغورس کے بھی اپنی کتاب کو زیب و زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ فاضل بیچ جزیرہ سموس کے جو کہ یونان مین ہے بیچ سنہ ۵۹۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سے وہ بیچ ملکون مصر و یونان و ایران وغیرہ کے گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکماے متبحر سے تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرحکا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

شبیہ حکیم طہیاس



بیان حکیم طہیلس کا

طہیلس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہے اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونان کا لکھتے ہین اور زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذرے ہین اونمین سے طہیلس بھی تھا اوائل عمر مین وہ واسطے تحصیل علم کے مصر مین گیا اور وہان فضلا کی خدمت مین رہا اور پھر تیزی عقل سے ہر علم مین شہرۂ آفاق ہوگیا اول شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کرکر کسوف اور خسوف کا ہونا پہلے سے بتلایا یعنی پہلے اسنے بتلایا تھا کہ فلانی دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنے علم ہیئت مین بہت باتین ایجاد کین اوسنے بسبب قطر آفتاب اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کے بناتا ہے دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھ سے انعام لیجئے اس عمدہ تحقیقات کے مانگیے اوسنے جواب دیا کہ مجکو کچھ نہین چاہیے لیکن یہ آرزو ہے کہ میرے نام سے یہ بات مشہور ہوجاے کہ اس امر کی تحقیقات طہیلس نے کی ہے اس حکیم نے بیان کیا کہ پانی وہ جز ہے جو کہ تمام چیزون دنیا مین مشتمل ہے اوسنے کہا کہ خدا نے عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ راز انسان کے جانتا ہے وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہے کہ یہ بات بڑی مشکل ہے کہ انسان اپنے تئین جان لے کہ مین کیا ہون اور نصیحت کرنا اور ونکا بہت سہل ہے لیکن اونپر عمل کرنا مشکل جو کہ پُر ضرور ہے اور اپنی خواہشون کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ اورون کی جو خطا دیکھی اور وہ اپنی مین پاوے اوسے دور کرے غرض کہ اوسنے بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سوا اس حکیم کے اور کوئی ایسا نگذرا جسنے کہ اتنی توجہ طرف علم ہیئت کی کی ہو ایک دفعہ وہ ستارونکا حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید نہوا بعد ازان ۵۴۵ پیشتر عیسیٰ کے مرگیا + تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شبیہ پرقلص



حال پرقاص فصیح یونان کا

پرقاص ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان مین گذرا ہی سنہ ۴۹۹ پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت اور بلاغت کلام کے اوسنے تمام یونان پر حکومت حاصل کرلی تھی اوائل عمر مین وہ حکمایان اور فاضلان یونان مسمی انگزدغورس اور افلاطون اور دینو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور اوسنے تربیت پائی اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی صحبت مین رہکر کمال حاصل کیا بعد ازان اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا جادو ہے اوسکو کسیطرح حاصل کرنا پر ضرور ہے کیونکہ اوسکے باعث سے انسان چاہے جو کچھ حاصل کرسکتا ہے سو بوسطے اوسنے اپنی تمام توجہ طرف حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے صبر اور استقلال سے اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزارون برس سے ابتک نام اوسکا روشن ہے اور صاحب علم اوسکی کلام اور حالات سُن سُن کر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت کلام حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار ریاست مین پاتا چلا اور بسبب خوش تقریری اور شیرین بانی کی رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل قابض اور متصرف ہوگیا گویا کہ قریب بیشاہ یونان کا ہوگیا تھا علاوہ چرب زبانی اور فصاحت کی وہ شجاع بھی بڑے درجہ کا تھا اپنے ملک کیواسطے سیکڑون جایز بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کین آخر سنہ ۴۳۹ پیشتر عیسوی کی تمامتر گاہ دنیا سے غائب ہوگیا ✣ تصویر اوسکی مندرج کی جاتی ہے فقط

شبیہ سرور فصیح



شامل ہوگیا اور تا وقت مرنے قیصر کے وہ اسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر
رومیہ کبری مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعد ازان اوسنے
آغوسطس شہنشاہ کا ساتھ دیا اور اپنی فصاحت سے بکلام اینطنی کے
برخلاف کرنے شروع کیے اور اینطنی نے اس خوف سے شہنشاہ آغوسطس
سے موت سروکی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت کو
قبول کیا جب کہ اوسکو تکلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا
کیا لیکن اسمے مین اوسکے دشمن اکی فوج نے بسرداری پوپی لس لیٹنر کے
جاگھیرا اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ یہ شخص اس فوج کی سرداری مین
وہی غلام تھا کہ جسکو اس لئیق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑایا
تھا سرد مقام اپنی نم مین ۱۵۶ سنہ پہلی پیدائش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور
اور چونسٹھ برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مرگیا اسبات پر سب
لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی
ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے انجام دیتا تھا
اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رولا دیتا اور جسکو چاہتا
ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہی آغوسطس
شہنشاہ رومیہ کبری کا یہ بھی سچ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنون سے
اور اپنی تمام ملک سے محبت رکھتا تھا اور اوسکی کتابین تصنیف
کی ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور بڑے بڑے فاضل
اوسکی تعظیم کرتے ہین کہ کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اوسکے خاص کلامون
کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط
تصویر سروکی درج ہوتی ہے

ایک ملزم شخص کو جو کہ غلام سلاج کا تھا اور یہ شخص اندلو نمین رومیہ کبری
مین بڑا اختیار والا تھا صرف اپنی کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا
دیا لیکن اس باعث سی سلاج اوسکا دشمن ہوگیا اور اس باعث سی
سر و خوف کھا کر اپنے وطن کو چھوڑ کر یونان کو چلا گیا اور وہان اوسکو
اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا کیونکہ اوس وقت مین جو کہ بڑی
بڑے فاضل آدمی یونان مین تھے اونسے اوسنی کمال محنت اور مشقت سی
علم حاصل کیا اور بعد ازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے
اپنی لیاقت سے علاقہ جلیلہ کو استر شب کا بیچ جزیرہ صقلیہ کے حاصل کیا
اور وہان ایسے ایسے کام کیے کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہوگیا
اور بعد ازان اوسکو علاقہ کونسل شپ کا مل گیا + (واضح ہو کہ یہ
نہایت بڑا علاقہ ہے) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیطی
لاطن کے اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور بہ سبب اپنی فصاحت کلام
کے اوسنی اپنے حق مین کوشش بلیغ کی لیکن بباعث اوسکے دور
ہو جانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور بابس
کلا دیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہوگیا اور
اوسکو ایک دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست پلنیس کے
ساتھ تسل لونیکا کو چلا گیا لیکن بعد اوسکے چلے جانیکے رومی نادم ہوے اور
دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو بے عزتی ہوئی تھی اوسکا اونھون نے
عوض دیا اندلون مین قیصر اول رومیہ کبری اور پومپی اوسکے رقیب مین
بڑا جھگڑا ہوا تھا سرو نے پومپی کی طرفداری کی لیکن جب کہ مقام
فارسیلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوسوقت سرو قیصر سے

شبیه دستگیر



سے منحرف کیا لیکن انطی پاطرنی بزور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستہ نیز کو قید کرنے کیواسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستہ نیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین بردستی سے ہلاک کیا ✣ اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف محنت اور مشقت سے باوجود کمی ذہن اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی مشکل باتین کرسکتا ہے اوسکو چاہیے کہ دستہ نیز کا حال ملاحظہ کرے اس شخص مین سواے کمی ذہن وغیرہ کے کئی عیب اور تھے وہ بعض الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجلس مین آنکر وہ نہایت ڈر جاتا تھا اور جسپر اوسنے استقلال سے محنت کرکر یہ عیب بالکل دور کیے اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے ✣ تصویر اسکی بھی بسبب قلت جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوئی ہے

حال سسرو فصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہے کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین کہ اونکے حال کے دیکھنے سے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ دنیا مین بڑے بڑے بزرگ خدا کی بندونمین سے گذرے ہین واضح ہو کہ سسرو فصیح رومیہ کبری کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین وہ ایک شخص عالی خاندان تھا اور ابتداے عمر مین اوسکی پیشانی سے اوسکا اقبال مند ہونا نمایان تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اس مطلب کیواسطے اوسنے بڑے قانون دانون مسمی مولو اور فلوسے قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت سے شروع کیا اور فصاحت کی یہان تک نوبت پہونچی کہ اوسنے

فتح کرنا چاہا لیکن دستہ نیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت
فصاحت سے برخلاف فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس
سے برہم ہوگئی اور اوسکی اطاعت سے انحراف کیا اور فیلقوس نے
بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی دیکھا
چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی
طرف کرلیا لوگ اوس سے ڈرتے تھے کہ ایسا نہو دستہ نیز کیلئے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر فیلقوس
نے رفتہ رفتہ تمام یونان کو فتح کرلیا مورخ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی اوسمین
شجاعت بھی ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہ ہوتا جیسے کہ اہل یونان نے
اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ کرادی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین
نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی مین ہے ✣

*ΕΛΛΗΣΙΟΝΤΟΥ ΟΥΔΕΠΟΤΕΓΕΝΟΣΑΝΕΜΟΣΕΣΤΗΣΕΝ

ΟΙΝΟΤΕΓΕΝΟΙΤΟΑΝΔΡΟΣΤΟΥΔΕΚΕΝΑΥΤΗΝΕΧΕΙΝ.

اور اسکے معنی یہ ہین ✣ ای دستہ نیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر
تیری عقلمندی اور لیاقتون کے ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ
یونان پر قابض اور حکمران نہوتے ✣ بعد فیلقوس کے سکندر بادشاہ
ہوا اوسوقت دستہ نیز نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری
شاہ مقدونیہ سے برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر
کی روبرو کسی فصیح کی پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا
اور یونانیون نے اوسی بصلاح دستہ نیز کے ایک تاج موتیون کا دیا اور بعد
وفات سکندر کے شاہ انطی پاطر اوسکا جانشین ہوا اوسوقت بہ سبب
فصاحت کلام کے دستہ نیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

مین نے بھی تیری تقریر سنی تھی وہ بہت خوب تھی لیکن تجھ مین صرف
یہ عیب ہے کہ تو سامنے مجلس کے گھبرا جاتا ہے اور ڈر جاتا ہے
یہ سنکر دستہ نیز کو پھر ذرا دلاسا ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جاکر تقریر
کی لیکن پھر بھی اوسکا کلام لوگون کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر
چلا اور راہ مین ایک اور شخص جو اوسکا دوست تھا ملا اوسنے اوسکی بڑی
تشفی کی اور دستہ نیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب کے اسوقت
مجھے پڑھکر سنا دے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعد ازان اوسکے
دوست نے بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرم جوشی سے
ادا کیے کہ دستہ نیز پر اونکے سننے سے بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا
یقین کلی ہوگیا کہ سوائے دلائل اور خوبی عبارت کے ادا کرنا یعنی
بولنا کسی عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور مشکل
ہے پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درست
کلام اور موقوف حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑھنے کے کوشش کی
یعنی اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو کے وہ حرکات جسمی یعنی
ہات پاونکی حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہے کیا کرتا تھا اوسنے ایک
تہ خانہ زیر زمین بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا * اور مشق
تحصیل فصاحت کلام مین نہایت گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا
اور تمام دنیوی باتونکو چھوڑ دیا آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور
وہ نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اسکے کہ فصاحت ایک طرح کا
جادو ہے وہ جسکے سامنے گفتگو کرتا تھا اوسکے دل پر نہایت اثر ہوتا تھا
جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

اچھی رچ ہین اونکی عیادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیزون کو دیکھتی ہین
اور تمام پر مروت کرنی لازم ہے اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی
کہتا تھا کہ دوستی عجب شی ہے اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف
کرنا انسان پر فرض ہے اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اونکی
مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور شک پڑتا ہے کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین
ہین آیا کسیکی اونہین مدد ہوئی ہے ✣

حال دستھہ نیز فصیح یونان کا

یہ شخص ملک یونان مین بڑا فصیح گذرا ہے اور اسکا حال خالی از لطف
اور فائدہ کے نہین ہے حقیقت مین یونان مین یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہے
اور اوسکے استقلال اور محنت سے ہمکو نصیحت حاصل ہوتی ہے یہ شخص
رہنے والا شہر اسنیہ کا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے تھا اور اسکی چھوٹی
عمر مین اسکا باپ مرگیا اور بہت سی دولت چھوڑ مرا اور چند آدمی اوسکی
حفاظت کی لیے اوسکی بچاپن مین مقرر ہوئے اور اون آدمیون نے
بہت سی اوسکے باپ کی دولت چھین لی اسکے مزاج مین شرم وحیا
بدرجہ کمال تھی اور اوسکے جی مین اس امر کی خواہش بہت تھی
اوسنے مانند اور فاضلون کے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کرلی
چنانچہ وہ ایک روز مجلس فاضلون مین کچھہ تقریر کرنے لگا لیکن وہ
کلام مدلل نکر سکا اور فاضلون کے روبرو خوف کیا اسواسطے اوسکی
حقارت ہوئی اور محجوب وہان سے چلا آیا راستہ مین اسکو ایک پیر سال
شخص یونانی ملا اور اوس سے کہا کہ اے عزیز تو غمگین کیون ہے

اس حالت مین کہ محرک اول نہین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
کتاب اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج
کی نقل کیا جبیش نے ایک مقالہ اور مین نے دیکھا ہے جالینوس کی کتاب
الفصد مین اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور ہے اور یہ کتاب بڑی ہی رسالہ
سے اوسکو بدلا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین اور اوسکو درست
کیا اور اوسمین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا صنعت اور
علاج مین طبیب پر واجب ہے +

حال حکیم کن فیوشس کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے ۵۵۰ پہلے حضرت
عیسیٰ کے ہوا ہی اور مانند زردشت اور حضرت موسیٰ کے لوگونکو نصیحت
کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اوسکا بڑا ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک
وہان کے لوگ اوسکے نام کی اب تک تعظیم دیتے ہین لیکن چونکہ اوسوقت
مین خاقان چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو
بادشاہ کے یہان سے تھا چھوڑکر بادشاہت سم کو چلا گیا اور وہان لوگونکو
علم اخلاق کی نصیحتین دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی
مین سے تھا یہ شخص بسبب اپنی نیکی اور اخلاق اور استقلال اور اعتدال
اور دانائی کے بہت مشہور ہی اکثر فرقہ مذہب کی موافق اس حکیم کے ابتک
ملک چین مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین مین
بھی موجود ہین اوسکے عقائد مذہب کی یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی
فانی نہوگی اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص جو

اسکا ایک مقالہ نقل کیا کتاب رد النفس نقل کیے حنین نے تین مقالے +
کتاب لمقدمۃ المعرفۃ نقل کیا عیسیٰ ابن یحیی نے ایک مقالہ کتاب لاغزی
یعنی دُبلے ہونیکے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب فصد
حال مین نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ اور اوسکا ترجمہ کیا عطفن نے
کتاب بچہ کی صفات مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سریانی اور
عربی مین ایک مقالہ + کتاب مطلق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
کتاب اعضاء کی قولون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب بقراط
کی تدبیر کیواسطے تیز بخت مرضونکی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب
ادویات کی جو مقابل ہین امراض کے نقل کیے عیسی ابن یحیی نے دو مقالے +
کتاب ہاضمہ جگر کے بیان مین نقل کیا ثابت اور شلمی اور حبیش نے عربی مین
ایک مقالہ + کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیی حبیش الاعسم نے سترہ مقالے +
کتاب الترياق الی قیصر نقل کیا یحیی بن بطریق نے ایک مقالہ + کتاب اس
باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حنین نے + کتاب
محنت کشی کے ساتھ کرۂ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ +
کتاب بقراط کی کتب صحیحہ کی بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب
محنت طبیب کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب رایا کی عقائد کی نقل کیا
ثابت نے ایک مقالہ + کتاب البرہان پندرہ مقالہ جسمین سے کچھ موجود ہی + کتاب
تعریف المرغیوبۃ ترجمہ توماکا اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ پر + کتاب
اخلاق یعنی عادات کی نقل کیے حبیش نے چار مقالے + کتاب اوسکی
جو ذکر کیا ہے افلاطون نے طیماوس مین اوسمین سے بیس مقالے موجود
ہین نقل کیے ہوے حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہے + کتاب

جیش نے دو مقالے + کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے جیش نے دو مقالے + کتاب
بقراط کی علم تشریح مین نقل کیے جیش نے پانچ مقالے + کتاب ارسطو کے
علم کی تشریح مین نقل کیے جیش نے تین مقالہ + کتاب تشریح رحم کی نقل
کیا جیش نے ایک مقالہ عربی مین + کتاب سینہ اور پھیپڑہ کی حرکات مین
نقل کیا اصطفن بن باسل نے عربی مین اور اصلاح حنین کی تین مقالہ پر
ہے + کتاب النفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین کی
دو مقالون پر ہے + کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن
نے اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ پر ہے + کتاب آواز کی نقل کیے
حنین نے عربی مین چار مقالے کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا
جیش نے ایک مقالہ + کتاب حرکت مجموعہ کی نقل کیا جیش نے عربی مین
ایک مقالہ + کتاب احتیاج کی نفس کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ + کتاب بقراط اور فلاطون
کی رایون کی نقل کیے جیش نے دس مقالہ + کتاب اعضاء کی فوائد کی نقل
کیی جیش نے عربی مین اور درست کیی حنین نے سترہ مقالے + کتاب بدن کی تازگی
کی نقل کیے حنین نے ایک مقالہ + کتاب افضل الٰہیات نقل کیا حنین نے
سریانی اور عربی مین ایک مقالہ + کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ + کتاب پرسی شکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا + کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیی حنین نے گیارہ مقالے + کتاب ورمونکی ابراہیم بن الصلت نے
اسکو ایک مقالے کا ترجمہ کیا + کتاب المنی نقل کیی حنین نے دو مقالے + کتاب ستوانے
بچہ پیدا ہونیکی حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا + کتاب خلط سودا کی اصطفن نے

دوبار گیا اور انطونیس وغیرہ قیصرون کے زمانہ مین طب اور فلسفا اور
تمام علوم ریاضی مین سترہ برس کی عمر مین فائق ہوا اور اوسپر کسی نے
علم تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین سترہ مقالہ کی اوسنے کتاب
تالیف کی ہے اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوس سے
دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مر گیا +
نام جالینوس کے کتب اور اونکی نقلون اور شرحون کا یہ ہے +
کتاب الفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب الصناعت یعنی
کاریگری کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب نبض کے طالبین
نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب اغلوقن الثانی واسطے شفاء
مرضون کے نقل کیے حنین نے دو مقالہ + کتاب المقالات الخمسہ
نقل کیا حنین نے تشریح مین + کتاب اسطقسات یعنی اصول کی
نقل کیا حنین نے ایک مقالہ + کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین
مقالہ + کتاب طبیعت کی قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے +
کتاب العلل والاعراض نقل کیے حنین نے چھہ مقالے + پہچان باطنی
علتون کی نقل کیے حنین نے چھہ مقالے + کتاب بڑی نبض کی نقل کیے
جبیش نے سولہ مقالے + اور وہ چار قسم کی ہے اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
عربی مین + کتاب پیتونکی نقل کیے حنین نے دو مقالے + کتاب بحران کی
دنون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے + کتاب حیلۃ البرء چودہ مقالے نقل کیا اونکو
جبیش نے عربی مین اور درست کیا حنین نے چھہ مقالے اول کے اور آٹھہ مقالے آخر کے محمد بن
موسیٰ نے + کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کی نقل کیے جبیش نے چھہ مقالے +
کتاب التشریح الکبیر کے پچاس مقالے نقل کیے جبیش نے + کتاب اختلاف التشریح کی نقل کیے

حال لقمان الحکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور ہے بہت سی باتین عجیب و غریب
درباب حالات اس حکیم کے مشہور ہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ
سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ حکیم عباسینا مین پیدا ہوا تھا
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہے کہتے ہین کہ
حکیم موصوف حضرت پیغمبر داود کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی
یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر کتب انگریز کو جو
مطالعہ کیا اوسمین یہی پایا کہ تاریخ پیدائش و وفات اور جاے مقام اس
حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب فارسی مین جو
دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح
اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہے کہ کوئی تاریخ کسی باب مین
درباب فاضل کے نہین لکھی +

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد ایشیا شرقی
قسطنطنیہ سے ہے پیشوا طبیبون کا ہے اپنے زمانہ مین تصنیف
کرنے والا کتابون جلیلہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبیعی سے ہی اور
جالینوس نے ایک فہرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی
وہ زیادہ سو تالیف سے ہے اسنے بہت شہرون مین سفر کیا ایک
اونمین سے معرقبرص کیوس ہے جہانکہ واسطے دیکھنے کل مختوم کی گیا تھا اور مدینہ رومیہ کو

خاندان بوردمین سے تھا گیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہانتک خوش ہوا کہ
اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبۂ عالی کو اوسنے چند روز ہی رکھا کیونکہ اسقدر
عیش وعشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا علاقہ اوسسے
جاتا رہا اور اوسکا آقا اوس سے خفا ہوگیا ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا طنز سے
یہ کہتا ہے کہ گو بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق
اوسکے درست نہوے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا ہوش بھی نہین دیا کہ
بدپرہیزی بُری ہوتی ہے فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شے
ہین اور جسوقت کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرحکا
غصہ اور افسوس آتا ہے غصہ تو اسواسطے کہ گویہ شخص برائی ایک شی
کی سے آگاہ ہے پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہے اور افسوس اسواسطے
کہ ایسے فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف
کرنیکو دل چاہے ایسی بُری باتین بھی پائی جائین جو جاہلون مین بھی کم
ہوتی ہین ✣ القصہ بسبب بہت سی بدپرہیزیون کے بوعلی سینا کو ایک
بیماری سخت عائد ہوئی اور اس بیماری سے ۱۰۳۶ عیسوی مین بیچ عمر
اٹھاون برس کے مقام ہمدان مین مرگیا ✣ بوعلی سینا نے اتنی کتابین
علوم مختلفہ مین لکھی ہین کہ اگر اونکی فقط فہرست بھی اس جای لکھین
تو اسمین اونکے واسطے اتنی جاے ضرور ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے
جای باقی نہ رہیگی اور اسیواسطے اس جاے ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق اور
طبابت اور ما بعد الطبیعیات اور الہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ مین
لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایک دن مین پچاس
صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہین معلوم ہوتی تھی

علاج اونکا کیا جاوے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت مغرور کا نام
بنام والی خوارزم کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بو علی سینا کو ہمارے
پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور عالم ہوتے ہین اونکو کسی طرح کی
پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین اور اونکو ذرا سا بھی
غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہے پس والی خوارزم نے
بو علی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین
نلایا اور والی جارجیا کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار
تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا علاج کیا لاکن فائدہ نہوا
جب بو علی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً معلوم
کرلیا کہ وہ بسبب زیادتی عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہین کرسکتا
تھا جب یہ بات معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام
مکانون محل کا نام شاہزادہ کے آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل
مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا تیز معلوم ہوئی
اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتی ہی
اور بعد ازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ
کی آگے بیان کیا گیا تو ایک خاص نام کے لیتے ہی شاہزادہ نہایت
خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے لگی اور یہان سے یہ معلوم
ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بو علی سینا نے کہا کہ
سوا اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کرسکتا ہی یہی بات
عمل مین آئی اور شاہزادہ چند روز مین بالکل اچھا ہوگیا اور والی جارجیا نے
اس کمالیت پر حکیم کو بہت انعام واکرام بخشا یہان سے بو علی سینا پاس ایک اور بادشاہ کی جو

ابو عبداللہ رہنے والا شام کا بخارا مین علوم حکمیہ سیکھایا کرتا تھا
اور اس شخص کی بڑی شہرت تھی بوعلی سینا نے اس فاضل کی شاگردی
اختیار کی اور اوس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے
اوسنے دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرحسے اور جلد مدرسون مین نہین ہوسکتا ہے
اور اسیواسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع اور چند روز
مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل کرلیا
وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ چھ اول شکلین
اقلیدس کی پڑھکے اوسنے اخیر شکل تک معلوم کرلی اور سارے اقلیدس
کو اپنے حافظہ مین رکھ لیا بعد ازان اوسنے فن طبابت سیکھنا شروع
کیا اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے یہ فن کچھ فائدہ
نہین دیتا تو وہ بیمارون کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا
خوب علاج کرتا سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن مین
تحصیل کرلین اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے
اوسنے ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کرلین تحصیل علوم مین وہ
اتنی کوشش کرتا تھا کہ وہ راتون کو جاگتا تھا اور جسوقت اوسپر نیند غلبہ
کرتی تو وہ ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار
ہوکر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی
اوسوقت اوسنے ارادہ واسطے بنانے ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم مندرج
ہون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک کتاب بیس جلدون مین
کہدالی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون شرقیہ مین پھیلی ہوئی تھی
تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ بوقت بیمار ہونے کے اوسکے ہاتھ سے

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہہ کہتے ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور بقول بعضے ایکسو نو سال کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہے اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین

حال بوعلی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکماء اور فاضلون کے سے آدمیون کو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرحسے ہوجائین اور اسبات مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکماء کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھین گے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا ✣ یہ حکیم بوعلی سینا ہے کہ حکماء عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کرلی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس بات مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہوگیا اس عہد مین ایک شخص نامی

کا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہے اور
چونکہ ان دنونمین بقراط کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھے تو شاہزادہ
مذکور نے اوسی طلب کیا اور بموجب اس طلب کی حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا
اور شاہزادہ کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہین ہے بلکہ عشق کی
بیماری ہے اور یہ بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادیکا
یعنی اسکندر رومی مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے
جو آشنا اسکندر رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا
ہوگیا بقراط نے بیماریون کی بہت ہی تحقیقات کی ہے اوسکی رائے مین
دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے چنانچہ اوسنے کئی کتابین درباب
مختلف قسم کے کھانے کی لکھین ہین اور اونھین واسطے مطالعہ اور
شخصون کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور
شرح سے حال علامات بیماریونکا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے
وہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم کی رائے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شے
طبع ہے کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کی یا کسی علاج کے بیماریون کی تدارک
مین کوشش بلیغ کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے
قوائے ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین
اور جو طبع حیوانی چاہتی ہے وہ کام بجا لاتے ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور
حرارت وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین ایک جالبقراط کہتا ہے کہ طبع وہ شے
ہے کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہے اور بڑھتا ہے اور طبع
اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہے کہ جو اشیا کھانے وغیرہ مین بڑے ہین اونکے
اچھے جزون سے علیحدہ کرتی ہے اور بری بڑے کو جسم مین سے خارج کرتی ہے

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہین بعضے مورخ تو یہہ کہتے ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مرگیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور بقول بعضے ایکسو نو سال کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا حکیم ہوتا ہے اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین

حال بوعلی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات حکماء اور فاضلون کے سے آدمیون کو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرحسے ہو جائین اور اسبات مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکماء کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا حال لکھین گے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا ✣ یہ حکیم بوعلی سینا ہی کہ حکماء عرب کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا مین آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کرلی تھی شروع مین اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس بات مین اسقدر کوشش کی کہ دس برس کی عمر مین وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہو گیا اس عہد مین ایک شخص نامی

کا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیمون نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہے اور
چونکہ ان دنونمین بقراط کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھے تو شاہزادہ
مذکور نے اوسی طلب کیا اور بموجب اس طلب کی حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا
اور شاہزادہ کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہین ہے بلکہ عشق کی
بیماری ہے اور یہ بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادیکا
یعنی اسکندر رومی مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے
جو اسکندر رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا
ہوگیا بقراط نے بیماریون کی بہت ہی تحقیقات کی ہے اوسکی رائے مین
دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے چنانچہ اوسنے کئی کتابین باب
مختلف قسم کے کھانے کی لکھین ہین اور اونھین واسطے مطالعہ اور
شخصون کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور
شرح سے حال علامات بیماریونکا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے
وہ بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم کی رائے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شے
طبع ہے کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کی یا کسی علاج کے بیماریون کی تدارک
مین کوشش بلیغ کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے
قوائے ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین
اور جو طبع حیوانی چاہتی ہے وہ کام بجا لاتے ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور
حرارت وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین ایک جالبقراط کہتا ہے کہ طبع وہ شے
ہے کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہے اور بڑھتا ہے اور طبع
اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہے کہ جو اشیا کھانے وغیرہ مین بڑے ہین اونکے
اچھے جزون سے علیحدہ کرتی ہے اور بری بڑے کو جسم مین سے خارج کرتی ہے

بہت شک پڑتا ہے کہ ایا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہے
حقیقت مین اوسکی کہی ہوئی ہے یا نہین اوسکی شہرت ملک یونان
مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
کہ جنکے ملکون مین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن
وہ وہان نہین گیا اور سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا
کہ وبا مذکور شہر اسنیہ مین بھی آئے گی پس واسطے دفع اس وبا کے
اوسنے بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین
ایک بڑا حکیم تھا سوائے اس حکیم کے اوسنے اور فاضلون اور عالمون سے
مختلف فروع علوم مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اس ہی زمانہ مین ایک بڑا
حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان مین موجود تھا اور اسنے بہت
کچھ درباب مسئلہ خلا اور اجزاے مادی کے لکھا ہے دیمقراطیس اسقدر
مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا
وہان کے لوگ یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہو گیا چنانچہ اونہون نے
حکیم بقراط کو کہ اوس زمانہ مین بادشاہ طبیبون کا تھا اس بات سے
مطلع کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے طلب کیا پس یہ
وہان گیا اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم
اور حکمت سے نہایت خوش ہوا یہان تک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی
چنانچہ اسیواسطے بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا
بقراط نے اوس شہر کے آدمیون سے جہان دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ
دیمقراطیس تو دیوانہ نہین لیکن سواے اوسکے جتنے باشندے اس شہر کے ہین وے
سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے ہین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

اسی واسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا ہر چند کہ شب کو اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آئے لیکن اوسکے دل کو ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس کی عمر کا ہوکر ۳۶۱ سنہ پیشتر سنہ عیسوی کے مرگیا اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی سب بباعث گذرنے زمانۂ قدیم کے صفحۂ ہستی پر سے جاتی رہین فقط

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک یونان کے واقع ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ کہتے ہین علم طبابت کا اوس سے بھی نکلا ہے اور اسمین شک نہین کسواسطے کہ گو یہ بات سچ ہے کہ کچھ نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین لیکن بے حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھ قاعدہ یا ترتیب نہین پائی جاتی ہے لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور اسکی تحقیقات مین نہایت ہی کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے ✣ عہد اس حکیم کے سے طبابت ایک علیحدہ علم ہوگیا اور مطلق حکمت سے جدا ہوگیا لیکن ازبسکہ یہ حکیم علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین علم حکمت مین کہکر یہ مشہور کردیا کہ اونہین بقراط نے تصنیف کیا ہے تاکہ اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدردانی کرین اور اونہین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے

حال عمدۃ الحکما دیمقراطیس کا

یہ حکیم شہر آبدارا مین جو کہ ملک تھریس مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور تھریس شمال مین یونان کے ہی یہ حکیم دنیا سے علیحدہ ہو کر ایک باغ مین تنہائی مین واسطے تحصیل علوم کے جا بیٹھا تھا اور بعد تھوڑے دنون کے اوسنے اپنی دونون آنکھین پھوڑ ڈالین تاکہ کسی اور طرف خیال نہ بیٹھے اور صرف بیچ خیالات اور تحقیقات علم فلاسفہ کے کیا کرے یونان کے لوگون نے اوسکی اس حرکت سے اوسکو دیوانہ سمجھا اور مشہور کیا کہ اس حکیم کو جنون ہو گیا ہے اور سیواسطے افضل الاطبا طبیب اول حکیم بقراط سے کہا کہ وہ اوسکی بیماری کو دیکھے بقراط نے اوسکو دیکھکر کہا کہ اوسکے دشمنون کو بھی بیماری مجنون کی نہین ہے اور دیمقراطیس بہت اچھا ہے دیمقراطیس سوائے عالم اور فاضل ہونے کے نیک اور عاقل بہت تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ دارا بادشاہ ایران بسبب مرجانے اوسکی بیگم کے نہایت پریشان حال اور غمگین تھا دیمقراطیس نے بادشاہ سے کہا کہ مین شاہزادی کو زندہ کردون گا اگر تو تین شخص کو جہان مین سے تلاش کر کر ایسے تبلا دے کہ اونپر کبھی مصیبت اور بدبختی نہ آئی ہو چنانچہ دارا نے ہر چند ایسے شخص تلاش کیے لیکن کہین پتا نہ ملا پھر دیمقراطیس نے کہا کہ اے بادشاہ کچھ تجھپر ہی مصیبت نئی نہین آئی ہے بلکہ تمام جہان پر کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہتی ہے اسیواسطے تو اتنا رنج کیون کرتا ہے + دیمقراطیس اپنے شاگردون کو سکھایا کرتا تھا کہ روح انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہے

حکمیہ کے ضرور تھین اونہین بہم پہونچاکر دریافت کرنے مسائل حکمیہ کے
مین مصروف رہا بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت
اوسکی شان اور شوکت کی تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام
ہوا کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات کرتا تھا جب سکندر
مرگیا تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور مکارون کے شہر اسینہ کو
چھوڑکر بھاگ گیا اور عذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باشندے
شہر اسینہ کے پھر وہ گناہ کرین جو اونہون نے سقراط کے مار ڈالنے مین
کیا تھا بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی علاوہ رسالون کے حکمت
مین ارسطو نے قریب ۴۰ رسالون کے شاعری مین اور فصاحت و بلاغت
مین اور قوانین مین اور اور فروع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھین
کبھی مشہور نہ کریو اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو بے کتابین
سپرد کین اور اس شخص نے اونہین ایک جاے زمین مین دفن کیا بخوف بادشاہ
ملک پرگیمس کے کہ جو انکی تلاش مین بہت تھا اور اسطور سے یے کتابین
۱۶۰ برس تک زمین مین گڑی رہین بعد چند مدت کے ایک امیر اسینہ کے
نے ان سب کتابون کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک بڑا سردار رومیہ کبری
کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابون کو لیا اور اسوقت سے
رواج حکمت یونانی کا ملک رومیہ کبری مین ہونے لگا ارسطو
کی تصنیفات پر بہت سے فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً
بوعلی سینا اور اور حکیمون فرنگستان کے نے اور جو مسئلے غلط
ہین اونمین بھی باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین ٭

حال دیگر حکیمین

حال ارسطو کا

سب حکمار یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو مین ضلع مقدونیہ مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے باپ اس حکیم کا طبابت کرتا تھا ارسطو کے ماباپ اسکو طفولیت مین چھوڑکر مر گئے اور اس سبب سی عمر اوائل کو لہو لعب مین صرف کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑ مرا تھا ہو چکا اوسنے فوج مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہو سکا پس اس علاقہ کو چھوڑکر شہر اسنیہ مین کہ دار الخلافہ یونان کا ہے آیا اور حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اوسنے شاگردی افلاطون کی اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے اوسنے ۲۰ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی یہان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے تھے اون سب سی وہ شرف لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس باپ سکندر رومی کے نے شہرت ارسطو کی سنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسے آتالیق بنایا آٹھ برس کے عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق اور اور فروع علم کے اس سبب سی کہ ارسطو نے سکندر کو اتنی علم سکھا دیے تھے فیلقوس اوسکی بہت خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونھین مکانون مین لگا دیا اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہو گیا تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا چودہ برس تک ارسطو شہر اسنیہ مین رہا اور جو جو کتابین اور اور اشیا واسطے تحقیقات علوم

شبیہ حکیم افلاطون



بنی ہوئی ہے اور اوسکا نام مادہ ہے اور دوسری وہ ہے جسنے ہر شی
عالم مین بنائی ہے اور وہ خدا ہے افلاطون یہ کہتا تھا کہ خدا تعالی نے
عالم کو اوس مادہ سے بنایا ہے جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب
موجود تھا اور مادہ کے وہ یہ تعریف کرتا ہے کہ مادہ وہ شے ہے کہ
اوس مین کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہے لیکن کوئی شکل
یا صفت کی حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہے پس موافق
اس حکیم کے عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور
مادہ کو مصالح سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اور خدا کو کاریگر
سے جسنے یہ عمارت کھڑی کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا
یہ تھا کہ مادہ ہمیشہ سے ہے جیسے کہ خدا تعالی ہمیشہ سے ہے اور خدا نے
اوسے نہین پیدا کیا ہے + افلاطون ذات خدا تعالی کی تعریف یون کرتا ہے
کہ وہ عقل اعظم ہے اور غیر مادی ہے اور نہ اوس کا شروع ہے اور نہ
انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آسکتے ہین اور
اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آسکتا ہے + ایسے ایسے قول ہین
اس حکیم یونانی کے کہ وہ اتنا مشہور ہے کہ اوسکا نام جیسا کہ گالیون شہر
دہلی مین بچہ بچہ جانتا ہے ویسا ہی شہر لندن مین اور بخارا مین وہ جانا
گیا ہے بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر کرتا رہتا تھا
وہ بوڑھاپہ تک صحیح وسالم رہا اور اوسکے اعضاء درست رہے اور
اوسنے سیوان حاصل کیا + اور بعد ازان اوسنے وفات پائی
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش پرستونکا
تھا اوسکو معلوم کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا تاکہ
اوسے حال دین برہمنونکا معلوم ہوجاے لیکن ازبسکہ اون دنون مین
ملکون شرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہورہی تھی تو وہ اس ارادہ کو عمل مین
نہین لاسکا ✣ بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور
شہر اتھنیہ مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسلون اور علوم حکمیہ کو سکھانا
شروع کیا یہ حکیم علم ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے مدرسہ
کے دروازہ پر لکھ کر لگا دیا تھا کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نہ جانتا ہو وہ اس
گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر امیرون اور بڑے آدمیون
کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے تعلیم پایا کرتے
تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ
دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے
تھے بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین
سے ارسطو بہت مشہور ہے کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین شرف لیگیا
لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک اور خوب گوی شخص ہووے پھر بھی اوسکا
حسد بغض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے
لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھ خیال نکرتا اور اگر کوئی شخص اوس سے
کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہورہتا
بڑا مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین
ایسی ہین کہ وے ایک دوسرے پر موقوف نہین اور اون شے
عالم مین بنی ہوئی ہے ایک تو ان مین سے وہ ہے جس سے ہر شی

حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا شہر اسنیہ کا تھا کہ دارالخلافہ ملک یونان کا ہے اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ مین چار سو تینتیس ۴۳۳ برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا کہتے ہین کہ افلاطون بادشاہ کو درس کے کہ اخیر بادشاہ اسنیہ کا تھا اولاد مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیرزادون کے تربیت پائی وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنے چند روز مین سیکھہ لیا جب افلاطون کی بیس ۲۰ برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے اوستادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوپر عمل کرتا + سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھہ ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جسوقت مخالفون سقراط کے نے اوسپر زبردستی الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوسوقت افلاطون نے اپنے اوستاد کے بچاو مین کچھہ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے تھے کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے ندیا + واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھائے اور مختلف ملکون مین جاکر وہان کے حکیمون اور عالمون سے ملاقات کی اور اونسے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور شاگردون حکیم فثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اونسے اُس پرانے حکیم کی معلومات لی اور ملک مصر مین افلاطون نے بہت کچھہ علم ہندسہ اور علم ہیئت مین حاصل کیا + بعد اوسکے

شبیہ حکیم سقراط



رہا جاتا ہے ✣ افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام مکارہ مین اقلیدس کے
گھر دشمنون سقراط سے خوف کھاکر چلے گئے ✣ یوریپیدس نے باشندگان
شہر اسنیہ کو نہایت لعنت ملامت واسطے مار ڈالنے ایسے نہایت اچھی آدمی
کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے دنون سقراط کے
جبکہ اہل اسنیہ کے دل مین سے واہیات توہمات جاتی رہے تو اونہون
نے اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چند روز تک سوای ذکر خیر سقراط کے
شہر اسنیہ مین اور کچھہ نہ سُنا گیا تمام مدرسون اور کونچون اور بازارون مین
ذکر محبت انگیز سقراط بہت سنا گیا اور باشندے یہ کہنے لگے کہ سقراط نے
ہماری بچون کو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھائے
اے افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا
اب اہل شہر اسنیہ نہایت ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط
کے واسطے جواب دہی لینے بیگناہ خون کے طلب ہوئے اور مدرسہ بند ہوگئے
اور تمام کاروبار چند روز کیواسطے معطل رہا ہے اور ملیطس جسنے سقراط
کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھون نے اوسے ملزم
ثابت کیا تھا جلا وطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی اونمین سے
باقی بھی رہے تو اونسے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرتے تھے
اور جس حمام مین وہ نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہو لیتا
نہانے نجاتا تھا حتی کہ یہانتک اون لوگون نے اپنے تئین خود مار ڈالا
اب باشندے اہل اسنیہ کی صرف اسی بات سے کہ سقراط کے الزام لگانیوالون
سے عوض لینے راضی نہوئے بلکہ ایک پیتل کا بت اوسکا بنوایا اور ایک شوالہ
بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے

چھوٹے تھے اونسے چند کلام کرکر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار
حاضر ہوئے اور کہا کہ وقت زہر نوش کرنیکا بموجب حکم حاکمان اس
جگہ کے آپھونچا فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کالے آؤ اور بہت دلجمعی سے
اوس زہر کو پی لیا یہ حال دیکھکر داروغہ جیل خانہ نے رو دیا اور
جب اوسنے سب زہر نوش کرلیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ
اپنے رنج کو بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنی دل پر قابض
نہوسکے اور بے تحاشہ آہ وزاری و نالہ و فریاد کرنے لگے اپولو ڈورس نے
اتنا شور و فغان کیا کہ جتنے حاضرین تھے اونکے دلپر نہایت اثر ہوا
لیکن خدا پرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز کہے گیا
اور اوسوقت یہ کلام کیے ✣
(قولہ) ای عزیزون تمکو کیا ہوگیا اور تمھاری نیکی کہان گئی مین نے عورتون
کو صرف اسیواسطے یہان سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز رہین
مین تمھاری عاجزی کرتا ہون کہ تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے دلمین
جگہہ دو ✣ اس کلام نے اونکو چپکا کردیا اور سقراط اس عرصہ مین ادھر اودھر
چہل قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی
کرنے لگا اور اخیر کو بیخبر ہوگیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے
گلگشت روضہ رضوان کے پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کریطونی اوسکی
آنکھین اور منہ جو کھلی تھین بند کردین اسطرح پر یہ نہایت مؤدب
اور فاضل اور حکیم اور خدا پرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات پائی
افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے بے رونے کے نہین

اور بڑا منصف یعنی اللہ تعالی شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا
ای میرے دوستو اگر روح انسان کی فنا نہوگی تو گنہگارون کو جو کہ
ہر طرحکی بُرائی کرتے ہین اور قانون خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا
اور ای عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی تمام زندگی اوسکی بندگی
اور فرمان برداری مین گذاری ہے اور اپنے نفس کو مار کر لغو خوشیون
دنیوی پر خیال نہین کیا ہے اور اوسکے احکام بجا لانے مین ایک قدم
باہر نہ رکھا ہے اونکو اون کی محنتون کے واسطے کون انعام دیگا اگر روح
انسان فنا ہے تو کون نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب ای میرے پیارو تم
اس بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان فنا نہوگی اور بد آدمی اپنے
کاربد کی سزا پاوین گے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا خدا بخشیگا
اور جو نیک خدا پرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین
بر آوین گی اب تمکو یہ لازم ہے کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو
دیکھو اور خیال کرو کہ جو نیک ہین وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے
کیسی کیسی اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام حوادث دنیوی
سے محفوظ ہین اور اونکا دل ترہے ✣ بعد ازان کرلیطو نے پوچھا کہ آپ
بتایئے کہ آپ کے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین اوسنے جواب دیا
کہ ای کرلیطو اونکا خدا نگہبان ہے وہ چاہے گا جسطرح مدارات کرے گا
بعد ازان پھر کرلیطو نے پوچھا کہ آپ کو ہم لوگ دفن کیونکر کرین ✣
جواب دیا کہ ای عزیزو میری روح دربار پروردگار مین درجہ خدمتی کا
پاویگی جسم جو کہ اصل مین خاک ہی ہے جسطرح خاک مین ملا دینا ✣
بعد ازان اوسکے تینون لڑکے اوسکے سامنے لائے گئے جنمین سے بڑا

ہرگز قبول نکیا اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا ✣
(قولہ) ای میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہے کہ خدا ہر جاے
موجود ہے اور افعال انسان کو دیکھتا ہے میرے تئین حکم خدا کا
ایسی موت کا تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے
خیالات بھی جسمین برخلافی رب العالمین کی موجود ہو دلمین نہ لانی
چاہیین ✣ تو خوب جانتا ہے کہ قہر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہے
لیکن جس کمبخت پر کہ اوسکی نظر قہر ہوگی وہ کیونکر اور کہان جا سکتا ہے
اب بتا کوئی گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو
خاموش ہو رہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا
تمام شاگرد اور دوست سقراط کے سوای حکیم افلاطون کے کہ بہت بیمار
تھا جیل خانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی
سقراط کے پیرونمین سے اوتار لیگئی ہے اور پاس اوسکی اوسکی جورو زنطبی
اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہے اور زنطبی اوسکی جورو بروقت دیکھنے
اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ وتاب اور
رنج کھاکر آب دیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہوکر چلائی ✣
(قولہ) ای میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست اس دن جو کہ
اخیر وقت ہے تجکو دیکھنے اور تیری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہین ✣
سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت
کی اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین
پیش کین کہ اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف
کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کے فنا نہوگی

کرسکتا ہے اور مجھ سے توقع مت کرو کہ مین کبھی بھی طریقہ چاپلوسی
اختیار کرون کسواسطے کہ بروقت آزمایش گنہگار کے گنہگار کو اور
بروقت لڑائی کے بہادر کو کینے وسیلہ واسطے بچا رکھنے زندگی نکرنی چاہیے
فقط جب کہ ایپسولو دورس اوسکے شاگرد نے اس امر سے بہت رنج
کیا تو سقراط نے کہا کہ اے عزیز تو کسواسطے رنج کرتا ہے کہ کیا مین گنہگار
مرتا ہون جو میرے واسطے اتنا ماتم کرتا ہے اور سقراط نے یہ بھی کہا
کہ میرے دشمن میری زندگی اور اسباب اور تندرستی مجھ سے لیسکتے
ہین لیکن میرا وہ خزانہ نیکی اور بیگناہی اور استقلال اور بزرگی دل کا
جسکا عوض میرا پروردگار مجکو ضرور دے گا کون مجھ سے چھین یا
لے سکتا ہی ✤ جبکہ اس نیکمر د پر فتوی مرجانے کا گذرا اور قیدخانہ
مین قید کیا گیا تو ایک مہینہ تک یہ حکیم قید رہا اور اوسنے کچھ خیال
اور رنج اپنی موت کا نکیا اور درمیان اپنے دوستون اور شاگردون
کے اس ایام تکلیف مین بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف
مین کرتا رہا ✤ کریطو لکھتا ہے کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا
گیا نہایت امن اور استقلال سے سویا اور کوئی علامت رنج کی
اوس خداپرست کے چہرہ پر نہ ظاہر ہوئی حتی کہ اوس صبح کو جبکہ
اوسنے جان بحق سونپی داروغہ جیلخانہ نے اور کریطو نے فہمایش اس
حکیم کو کی کہ آپ یہان سے تسلی کو بھاگ چلیے اوسوقت یہ حکیم ہنسا
اور کہا کہ اے بے وقوف کوئی ایسی بھی جگہہ ہے کہ جہان مین موت
سے بالکل بچا رہون گا اگر کوئی ایسی جگہہ ہو تو مجھے چھپا کر لے چلو
ہرچند اوسکو اوسکی شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے

چھوڑ دین گے بلکہ از روے انصاف کی کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو اپنی
رای مین گنہگار ثابت کیا ہے تمکو اختیار ہے کہ مجکو سزا دینے مین تساہل نکرو
ای صاحبون مجہ سے اس بات کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف ملزم ہونے کے
جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو رد کردون اور تمسے اونکی بڑی ہونے
کی رجوع لاؤن اب جو مین تمھاری عاجزی کرون اور یہ کہون کہ مجھے سزا
دینے سے درگذر و تو اسمین گویا تمھاری قسم منصفی کو بُرا مانا ہے اور اس سے
یہ ثابت ہو جائیگا کہ مین بے ایمان ہون اور خدا پر یقین نہین رکھتا ہون
مجکو یقین خدا کے وجود کا ہے اور اوسپر اعتبار اور بھروسا حقیقی منصفی کا
رکھتا ہون ✣ پس اب جو تمھارے مزاج مین بہتر آوے سو میرے واسطے
تجویز کرو فقط ✣ اس طرح حکیم سقراط نے تدریج سے کہ وہ صاف اور
بیگناہ تھا گفتگو سامنے منصفون کے کی اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا
کیا کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد چاہا کرتے ہین اگر سقراط
بھی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا تو شاید ہے
کہ رہائی ہو جاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پانسو منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذارا لیکن
سقراط نے اوسکو قبول نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہون گا
تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرینگے اس انکار نے اونکو
بہت خفا کیا اور اونھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کرکر مرجاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا ✣

(قولہ) بہت بہتر ہے مین جاتا ہون اور تمھارے حکم کی تعمیل کرونگا
کسواسطے کہ یہی میری قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون دور

علوم اور تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول رہون کبھی اجتناب نکرونگا
مین اللہ تعالی کے حکم کی بہ نسبت تمہارے حکم کی زیادہ تابعداری اور
فرمانبرداری کرون گا اور بموجب میری رسم قدیم کے جب تم میری سامنے
آؤگے مین تمکو یہ نصیحت کرونگا کہ ای میرے دوستون اور باشندون شہر
اسنیہ کی جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور پردہ زمین پر ہے کہ کیا تم سوائے
حاصل کرنے دولت اور شان اور درجہ واہیات خوشیون اس ناپائدار دنیا
کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے + میرے تئین واسطے
میری کمینی غرم اور خوف کی بہت لعنت ہوئی ہے لیکن میری دانست مین
اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیچ میدان جنگ کے زیر حکم تمہارے بخوبی
روشن کردی ہے + مین بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے
جو مین بہت صفائی اور سچائی سے بیان کر رہا ہون تمکو گران خاطر نگذرین +
القصہ ای لوگون اب مین نہایت تکالیف مین واقع ہون لیکن مین اس
حالت بیکسی مین اون لوگون کی پیروی نکرونگا جو اپنے بچون اور دوستون
اور رشتہ دارون کو واسطے رحم دلوانے کے سامنے منصفان عدالت کی لاتے
ہین اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اور اسمین جسمیں
میری شیخی یا مغروریت نہین پائی جاتی ہے بلکہ میری ایسے ہونے سے تمہاری اور
تمہارے ملک کی شان ہے + علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے چلن کرنے
سے میری شہرت ہوگی ہمکو یہ اجازت نہین ہے کہ منصف کی عاجزی کرین اور
بخشوالین کسواسطے کہ منصف واسطے منصفی کے اجلاس کرتا ہے نہ کہ واسطے
توڑنے قانون کے منصف لوگ بروقت مقرری عہدہ کے اس بات کی
قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جس کسیکو ہم چاہین گے بے سزا

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر ترحم فرماوین افلاطون
نے سقراط کے اظہارات کو جو کہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے
کیے تھے جمع کرکر لیے اور وہ کتاب ابتک نہایت مشہور اور عمدہ ہے اور
جسکا نام عذرات سقراط ہے + اوسمین سے تھوڑی گفتگو سقراط کی
ہم بھی لکھتے ہین + اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کی +
(قولہ) میرے تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رایون
باشندون اور جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہے ای باشندگان سنیہ
مین نے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا اور مین نے کب تمسی کچہ لیکر
علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہون + جو میری
راے مین آتا ہے وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو چاہے
مجھسے تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت کرنے
ہر ایک شخص کے جو نیک ہونا چاہتا ہے مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر پر
توجہ رہی ہے کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون
اور تن آسانی کو چھوڑدین اور جزوی دولت اس جہان پر بہت خیال
نکرین اور یہ ظاہر ہے کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہے بلکہ نیکی
سے دولت دستیاب ہوسکتی ہے + اگر ایسی نصیحت کرنے مین کچہ میری خطا ہے
تو ای عزیزون اور اے باشندون سنیہ کی بیشک مین گنہگار ہون + ای
باشندگان سنیہ جو تمھارے جی مین آوے سو ہی میرے اوپر گذارو لیکن مین اپنی
طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین اس امر نیک کو
جسکو خدا نے بخشا ہے اور اجازت دی ہے کہ مین اپنے ہم وطنون کو تربیت کرون کبھی
نہین چھوڑونگا اور تمھارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین ہمیشہ تحصیل و مطالعہ

دیکھا آنکھین کھل گئین اور کہا کہ اس نقشہ مین بہ نسبت تمام ملکون کے
میرا ملک ایک نہایت چھوٹا سا ضلع ہے سقراط نے جواب دیا کہ پھر کسواسطے
تو شیخی کرتا ہے اور ای عزیز دیکھ کیسے کیسے بڑے بڑے ملک روی زمین پر
واقع ہین ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اٹیکا کی کیا حقیقت ہی اور یونان
کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہے اور علی ہذا القیاس فرنگستان
سامنے تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہے اسیواسطے ای عزیز شیخی کرنی کسی بات
کی نہایت بری ہے اللہ تعالی کی ایسی ذات پاک ہی کہ اوسنے مدام
سیر کو سواسیر پیدا کیا ہے تھوڑے عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے
حکیم سقراط کو اونتھر برس کی عمر مین الزام اسبات کا لگا کہ یہ جوانان
شہر اسینہ کے اخلاق اور رائین کو بگاڑتا ہے اور اول اوسکے دشمنون
نے اوسکی تقلیس تماشہ گاہ مین کرنی شروع کین جبکہ سندر شہر اسینہ پر
قابض تھا اوسوقت ملیطس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی
موت کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ
دیوتاؤن یونان کو قبول نہین کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان
اسینہ کی رائین خراب کرتا ہے جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی
اوسکے دوستون نے سنے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاو حکیم مذکور کے تیار
ہوئے اور لتشس نے جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا اوسکی
بچاو مین بہت کچھہ لکھا اور جب کہ سقراط خود منصفان عدالت کی روبرو گیا
اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے اپنے حق مین کلام کیے اور
جو سچ سچ اصل حقیقت تھی بے کم کاست بیان کی اوسنے روبرو منصفان
عدالت کی کوئی عاجزی نکی اور اپنی بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے منصفون کے

تھا جو کہ اس سے بہت سختی سے پیش آتی تھی + اس عاقل کے سبب سے بڑی توجہ
یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پہونچے اور لوگ توہمات اور گمراہی سے نکلکر راہ
پر آوین اور اخلاق درست ہووین اس حکیم نے کوئی مدرسہ یا جاے درس نہین بنوائی
لیکن ہر جگہہ اور ہر موقع پر مثلاً بروقت اجتماع حاکمان عدالت کی یا بروقت مجتمع
ہونے خلقت کی حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور زہر نوش کیا اوسوقت
تک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگون کو کی اور کوشش واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا
اور ایسی خدمت اپنے ملک کے ترتیب دینے مین کی کہ کسی حکیم نے ایسی نکی
تھی حکیم افلاطون اس فاضل کا بہت بڑا اور ہزار شاگردون کے برابر
ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت ایسی ہے کہ ہر ایک مرد و زن ہر ملک
کے اوسکی دانائی کے ثناخوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد رشیدون مین سے تھا +
افلاطون بروقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر و سپاس قادر
مطلق کا بجا لایا اور اللہ تعالے کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے
رب العالمین مین تیرا بڑا شکر گزار ہون کہ تونے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی +
اور مجکو یونان مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر
یہ علم حاصل کرتا + اور سوم یہ کہ مین اس بات کا بہت احسان مانتا ہون
کہ تونے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور مینے اس عالم اور ہمہ دان کی
قدمبوسی سے فیضیاب ہو کر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھہ حاصل کیا +
ایک روز کا ذکر ہے کہ الیبیدس سردار اٹیکا یہ تسخی کر رہا تھا کہ مین بڑی
دولت اور ملک اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام
سنا فرمایا کہ اے الیبیدس ذرا ادھر آو اور نقشہ روے زمین کا
ملاحظہ کرو اور بتا کہ تیرا ملک اٹیکا اس نقشہ زمین پر کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین کو

سب پر روشن ہی کہ زمانۂ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرحکی علم اور
دانائی کی کان تھا زمانۂ سابق مین درمیان فاضلان اور دانایان
یونان کے ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہے جسکے
اوصاف سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص ۴۷۱ء
پہلے پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے شہر اسنیہ مین جو کہ یونان مین واقع ہے
پیدا ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے اپنے باپ کی پیشۂ تجارت کو بہت
چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم اور فنون ہر طرح
کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلون یونان کی اختیار کی
اور تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی
مدد سے ہر طرح کے علم مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دھوم
مچ گئی سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار تور جو ایک قسم کا سکہ ہے
دے گیا تھا لیکن اس نیکمرد نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
مین دے دیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانائی اوسکا
خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ مقدونیہ نے ہر چند چاہا کہ یہ حکیم کچھ مانگے
اور مین اوسکو کچھ دون لیکن اوسنے لینے سے انکار محض کیا پرانے مورخ
بیان کرتے ہین کہ سوای علم اور فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی
کہ استقلال بدرجۂ کمال رکھتا تھا + کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا بری ملاقات
سے اوسکو رنج نہین ہوتا تھا + فاضل سینکا بیان کرتا ہے کہ اوائل عمر مین اوسکو
یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس کشی سے
تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ کا ذکر کرتے ہین کہ ایک شخص نے
اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا + زنطی اس حکیم کی جورو کا نام

شبیہ تمسطو کلی



ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کارنمایان کرے جنمین شان
ہو اور ملک کی بہترائی ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہوسکتی ہے
چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست
ہوجاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ اوسکو حکومت لڑائی
کی برخلاف باشندون کورفیو کی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح انجام
ہوئی اور اوسنے سمندری چورون کو سزا دی اور تجارت کو ترقی دی
جبکہ اردشیر شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر
اسنیہ کو مسمار کردیا اور اچھے اچھے پرگنون یونان کو تہ وبالا کردیا اور
نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموپلی مین شاہ ایران نے فتح پائی اور
اس نازک وقت مین تمام ریاستین یونان کی فارسیون کے نام
سے لرزان تھین لیکن خدا کی عنایت سے بتمسطوکلی اس زمانہ مین
ایسا بہادر اپنے ملک کا خیرخواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین
فوج قلیل سے شاہ ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران
کو بھاگ گیا ٭ لیکن بعدازان اوسپر نااحسان مند یونانیون
نے الزام لگاے اور وہ یونان سے طرف ایران کے چلاگیا اور
وہان کے بادشاہون نے بہ سبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی
کے اوسپر بہت مہربانی کی اور تین گانو کا خراج اوسکے گذارہ کے
موافق مقرر کیا اخرکو ۴۶۴ برس پیشتر حضرت عیسی کے اوسنے خود
اپنے تئین ہلاک کیا فقط ٭ تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

حال حکیم سقراط یونانی کا

شبیہ ملطدی



ذکر ملطدے کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ و شیر افگن شہر اسنیہ دار الخلافہ ولایت یونان مین پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب دارا اول شاہ ایران نے ولایت یونان پر لشکر کشی کی تو بیچ ایک مشہور لڑائی کے جو کہ ۵۱۹ء برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطدی نے کل بارہ ہزار فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب وہ سرکش جزائر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ فتوحات نمایان نکر سکا اسیواسطے وہ اسنیہ کو چلا آیا اور بسبب اس قصور کے نا احسان مند یونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قید خانہ مین بعد حصول مصائب اور آفات شدید کے ۴۴۹ء پیشتر حضرت عیسی کے مرگیا اگرچہ اوسنے اور بہت جاے کار مردانگی کے ظاہر کیے لیکن بخوف طوالت ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بہ سبب قلت جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے +

حال تہمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور یہ امیر عظام خاندانی ۵۲۸ء پہلے حضرت عیسی کے شہر اسنیہ مین پیدا ہوا تھا جبکہ یہ شخص صغر سن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بہ سبب اس فعل شنیع کے اوس سے اوسکی جایداد اور اسباب موروثی چھن گیا جبکہ تہمسطوکلی جوان ہوا اور ہوش پکڑا تو اوسکو اس بدنامی سے بڑی ندامت اور خجالت حاصل

شبیہ السبیدس



حال السبیدس کا

یہ گرد پیل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان مین بیچ سنہ ۵۰۱ ع
پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان کے اپنی
کتابون مین درج کرتے ہین کہ یہ ایسا شخص جہان مین پیدا ہوا تھا کہ اوسکو
سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتاے روزگار تھا کہ اگر رستم
اور روئین تن اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اصلا دنیا مین افتخار
نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے کہ بیان رستم کا افسانہ ہے لیکن یہ شخص حقیقت
مین رستم عہد گذرا ہے خوبصورتی اور حسن اور چال ڈھال اور خط وخال
چہرہ کے ایسے تھے کہ لوگ اوسکی صرف شکل کو دیکھکر واہ واہ کرتے تھے
سسرو فصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ
لکھا ہے کاش اگر مین بھی فصیح ہوتا تو بیشک اوسکے حالات خوب لکھتا
السبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا اور اس فاضل سے اوسنے تربیت
پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان کارزار مین بھی اوسی
فاضل متبحر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیون مین اپنا فن سپہ گری ظاہر کیا یہ
اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے لسندر شاہ یونان کو شکست دی لیکن
اوسکے ہموطنون نے اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ شاہ ایران
کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے
معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن سنہ ۴۰۴ ع پیشتر حضرت عیسیٰ کے
اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگادی اور جب وہ جان بچانے کیواسطے
بھاگا تو اوسکو نیزون سے مار ڈالا فقط ✣ تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے ✣

شبیہ فلیمینس



حال السید مس

ذکر فلیمینس کا

یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آور ملک روم مین گذرا ہے یہ شخص ۲۲۷ء بیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ ہمیشہ سے سرکش ہوتی رہی زیر کیا وہ افریقہ مین لڑا اور ملک ارمان مین جو کہ سرکشی ہوئی تھی وہان بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کرکے بلوۂ مذکور کو فرو کیا غرض کہ مین تفصیلاً کہان تک لکھون وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی ٭

ابیات

ہمیشہ فتح تھی ہمایان وہان	جدھر کو گیا لیکے تیغ وسنان
یہ کہتا ہے تاریخ دان روزگار	وہ یک تن تھا مانند یکصد ہزار
درشت وتوان تھا عجب پہلوان	دلیر وجہان گیر کشورستان
قوی بازو وسخت تھا زورمند	تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین ورفیع اور خوش تقریر اور وضع دلفریب رکھتا تھا ناظرین کتاب اوسکی خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہوجاے گی وہ بلاد تاتار مین بھی گیا تھا پھر ۱۷۳ء بیشتر حضرت عیسی کے وہ مرگیا اور نام بہادر اور مردخون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی ہے

شبیہ سبفن



ذکر سیفن کا

سیفن بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور روم مین گذرا ہے سنہ ۲۳۵ ع
پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا
اوسنے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر جا
لڑائیون مین اوسکی پرہیزگاری کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے ملک
ہسپانیہ مین اوسنے پچاس ہزار پیادون اور چالیس ہزار سوارون کو
شکست کامل دی اور بعدازان اوسنے ملک افریقہ مین فوج کشی
کی اور فتوحات نمایان کرکے ملک فتح کیے بعدازان اوسنے مشہور
نامور ہنی بل کو مقام زاما مین شکست دی اور اوسکو تابعدار
رومیون کا کیا اور بعدازان وہ نزدیک دریاے فرات اور
دجلہ بعداد تک بھی آیا اور جب شہر رومیہ کبری مین پہونچا تو وہ
نا احسان مندی رومیون سے بہت خفا ہوا اور کیمپینیا کو چلا گیا
اور وہان اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحبت
اور گفتگو حکمایان اور فاضلان مین رہا اور درجہ اخیر کو سنہ ۱۸۱ ع پیشتر
حضرت عیسیٰ کے اس سراے ناپایدار سے اپنا رخت زندگی اوٹھا کر
طرف وطن خاص کے کوچ کیا فقط × تصویر اوسکی بھی صفحہ
دوسرے مین درج کتاب ہوتی ہے

لڑا اور اوس لڑائی مین بیچ سنہ ۲۱۸ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے مارا گیا اور دشن نے اوسکو بڑی شان وشوکت سے دفن کیا + تصویر ہارلس کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے +



شبیہ قیس ماریص



۱۵۶ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ علاقہ جلیلہ کونسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ مین برخلاف وہان کے خاقان کی چڑہائی کی اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک ضلع سلطنت روم مین اوسنے ایک لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمیریا سے لڑا تو اوس لڑائی مین ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھ ہزار اوسکے ہاتھ قیدی ہوے بعد ازان سلاح جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہوگیا اور مارلیں اوس سے لڑتا رہا اور آخر کو پیچ ۱۵۶ء پیشتر عیسیٰ کے مر گیا

تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج کتابہ ہے

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کونسل پر ممتاز ہوا اسکی بہادری کے آگے رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین اوسکے حال سنکر غش کرتے ہین بسبب نہایت دلیری اور شجاعت کے اوسکا لقب ملک روم مین ✤ (فتح مند شمشیر روم) تھا وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان کے بادشاہ برٹوماکس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور شہر سریکیوز کو جو جزیرہ سقلیہ مین واقع ہے بعد تین برس کے محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت اسبات کے سننے کے فاضل ارشمیدس اوس کے ایک سپاہی کے ہاتھ سے مارا گیا نہایت رنج کھایا اور بعد اوسکے وہ ہنبی مل سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتھیج کا تھا

شبیہ بروطس



محبت رکھنے لگا اور مدارج اعلیٰ پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی روم
مین مثل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزومند تھا کہ قیصر
سلطنت رومیون مین اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکی بالکل
تابعدار اور غلام نہ ہوجاوین اسیواسطے اسنے ایک سردار کیشیس اور
اور امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو معرض قتل
مین پہونچایا + انتطنی یہ سنکر خفا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو
شکست دی اور بروٹس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ
رومی اوس سے نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت
فصاحت سے کی لیکن کچھہ فائدہ نہوا + اور اپنے اوپر یہ آفت
دیکھکر اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا کہ تو مجکو قتل کر جو مین
بے عزتی سے مارا نجاؤن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے بموجب
اپنے امیر اعظم کی خواہش کے اوسکو خنجر سے بیچ ۴۲ پیشتر حضرت
عیسیٰ کے ہلاک کیا + تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین
مندرج ہوتی ہے +

ذکر قیس مارلیس کا

مارلیس بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب
نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوسمین تمام	ہنر برفگنی تھا سدا اوسکا کام
ہنر بران و دیوان و پیل و پلنگ	مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

شبیہ پوپی اعظم



یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہے حکام ثلث روم مین سے قیصر کے ساتھہ ایک حاکم اکبر یہ بھی تھا یہ بہادر ایک عالی خاندان تھا اور ۱۰۵ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا اور فن سپاہگری کا اپنے باپ سے حاصل کیا اور بیچ عمر تیئیس ۲۳ برس کے حکومت پندرہ ہزار سوارون کی حاصل کرکے سردار سلاح کے ساتھہ ہوا اور اوسکے دشمنون کو بیچ افریقہ اور جزیرہ سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبرے مین آنکر علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو ایشیا خرد سے پرے تک فتح کرکے پھر آیا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھہ حکمرانی کرتا رہا اور قیصر کی لڑکی سے شادی کرلی لیکن آخر کو بسبب رشک اور حسد شہنشاہ قیصر اور پومپی مین عداوت قلبی ہوگئی اور پومپی نے بیچ لڑائی فارسیلیا کے قیصر سے شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ گیا اور وہان وزراشاہ مصر کے حکم سے ۴۸ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے قتل کیا گیا + تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوئی ہے +

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون مین سے ۸۵ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا جبکہ پومپی قیصر کے ساتھہ لڑتا تھا اوس وقت بروطس پومپی کے طرفدارون مین تھا لیکن بعد غارت ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھہ سے بروطس قیصر کا نہایت ولی دوست ہوگیا اور شہنشاہ اوس سے نہایت

شبیہ مارقوس انطنی



اور شیرافگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخر کوشہ
پشتر عیسیٰ کے اوسکے بدن مین کیڑے پڑگئے تھے اور وہ مرگیا
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہے

حال مارقوس انتطنی کا

یہ مشہور سردار حکام ثلث روم مین سے ایک حاکم تھا پیچ سنہ ۸۳ پشتر
حضرت عیسیٰ کے روم مین پیدا ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے تمام
جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام
کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بیٹھانے مین اپنی شجاعت
سے بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان
وہ شہنشاہ قیصر کے ساتھہ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ
قیصر کا بڑا دوست ہوگیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو
حکومت مقدونیہ اور شام کی ملجاے لیکن اس ارادہ مین کامیاب
نہوا برخلاف بروطس اور کیشیس قاتلان قیصر کے لڑا اور اونکو فلپیا
شکست دی اور برخلاف بروطس کے سامنے رومیون کے
درباب مارڈالنے شہنشاہ قیصر کے فصیح کلام کیے + اور بعد ازان
انتطنی مصر کو چلا گیا اور شہر سکندریہ پیچ سنہ ۳۰ پشتر حضرت عیسیٰ کے
جان مستعار کو حوالہ قادر مطلق کے کردی +
تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہے +

ذکر پومپی اعظم کا

تصویر مارقوس انتطنی

شبیہ سلاح



لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک
ایک کتاب مین ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی اکتفا نکرے
لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی یہان کے لوگون کے لکھتا ہون
اگر ہندوستانی اونکے حالات سے واقف ہوتے تو رستم اور زال
کا ہرگز نام نہ لیتے فقط +

حال سلاح کا

سلاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہے وہ ایک عالی خاندان اور
علاقہ جلیلیہ کو نسل کا (اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھ چکے ہین)
روم مین رکھتا تھا یہ سردار ۱۳۷ سنہ ع پہلے حضرت عیسیٰ کے روم مین ایک
غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عظام نے اوسکو اپنی پرورش
مین رکھا اور بعد اوسکے سلاح اوسکی دولت کا مالک ہوگیا اوسنے ملک
حبش اور مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار ماریص کے بہت شجاعت کے
کام کیے اور بعد ازان ماریص کو زیر کرکے ملک شام اور ارمان اور
بغداد وغیرہ مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبرے نے برخلاف
اوسکی سازش کی اور سلاح یہ سُنکر بہت خفا ہوا اور دارالخلافہ کی طرف
کوچ کرکے اور وہان داخل ہوکر اوسکا قبضہ کرلیا اور اوسکے سامنے
کوئی اور حاکم کان نہ ہلاسکا اور بعد ازان اوسنے مترادلطیس شاہ یونان
کو زیر کرکے اوس سے پھر صلح کرلی لیکن اس غیر حاضری مین جو لوگ
رومیہ کبری مین دخل پاگئے تھے اونکو اوسنے پھر آنکر زیر کیا اور
رومیہ کبری کا مالک ہوکر کاربیر حمیون کے کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور مدبر

شبیہ بادشاہ پروس



دوبارہ اطالیہ کو واسطے لڑنے رومیون کے بلوایا اور ایک لڑائی
ٹمبوٹیم مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پررس نے شکست پائی اس سبب
سے پررس اپنے ضلع اپیرس کو چلا گیا اور وہان سے اور تازی فوج
جمع کرکے چلا اور گوناسٹیس بادشاہ میسیڈن کو شکست دی اور تھوڑا
سا اچھا ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان
درمیان اری شیش اور آری شیش کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ
پررس آری شیش کی طرف ہوکر شہر مین چلا گیا لیکن اوسکو
اری شیس کی فوج سے لڑنا پڑا اور اس لڑائی مین یہ ایک عورت
کے ہاتھ سے جسنے ایک کھپریل کا کھپرا اوسکے سر مین مارا مر گیا اور اس
عورت نے اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا
یہ واردات دو سے بہتر ۲۷۲ برس پیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰؑ کے
واقع ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی بادشاہ نے
شطرنج کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص
کی بیماری تلی کو اپنا داہنا پیر چھوا کر اچھا کر دیا تھا اسیواسطے
لوگ اوس کے اوس انگوٹھہ کو بڑا کرامات بتلاتے ہین تصویر پررس
کی بھی دوسری صفحہ مین درج کرتے ہین فقط

حالات دلیر و شجاع سرداران عالی وقار ملک روم قدیم کا

اب مین اون بہادران اور جنگ آوران دمیہ کبری کا جو سابق مین گذرے ہین

بطلیموس شاہ مصر سے جس سے نسبت قرار پائی تھی برنیس نے پرس سے
شادی کردی اور اس باعث سے پرس کو یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو برنیس
کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا جو اوسنے حصہ غاصب نیولٹمس سے حاصل کیا تھا
لیکن نیولٹمس نے بہانہ دعوت کے برنیس کو زہر دیا پرس اب شریک سی میکیس
کے ۲۹۲ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ میسیڈن کا ہو گیا لیکن اوس
ملک کے لوگون نے پرس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اور کسی بادشاہ کو
سوائے سی میکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد ازان ٹارنٹی ٹیس نے
پرس کو بلوایا اور کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے مہم کر
چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اطالیہ سے گذرا اور رومی کونسل کے پاس
پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے اور نیٹی ٹارنیس کی صلح کروادین گے رومیون نے
اس بات کو نہ قبول کیا اور کہا کہ ہم کچھ کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین چنانچہ
پھر اس مین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پرس رومیون پر بسبب
ہاتیون کے فتح یاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہان تک کہ شہر روم دارالخلافہ
کے نزدیک جا پہونچا اور وہان جاکر سنکاس شاگرد ڈیمٹہ نیز فصیح کو
روم کو بھیجا کہ ہم تم سے دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ
اگر پرس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج
لیکر چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپسمین ہوئی اور پھر پرس
فتح مند ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پرس یہان لڑ رہا تھا
کہ شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کرو
چنانچہ پرس نے کارتھیج والون سے لڑکر اونکو شکست دی اور ارکیس اور
اور ضلعون کارتھیج والون کا قبضہ کرلیا اسوقت پرس کو ٹارنٹی ٹیس نے

حال بادشاہ پررس کا

واضح ہو کہ پورانے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور قومین گذری ہین ہر طرح کے آدمی ان قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکما اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سبان قومون مین پاے جاتے تھے اور اسیواسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین اونکا حال عاقلان اور علم دوست کی نزدیک خالی ازفائدہ نہین ہے ٭ واضح ہو کہ ملک اپیرس ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پررس تھا اور چند روز کے بعد قوم مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پررس جو بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ الليريكم کے لے گئے اور اوسکی پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پررس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور جب اوسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دلوادیا پانچ برس بعد ملک اپیرس مین لوگون نے سرکشی کی اور پررس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑکر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دیمیتریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اپنے سالے کیطرف سے مشہور لڑائی مقام اکنیس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت ظاہر ہوا جب دیمیتریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہدنامہ صلح کا ہوا اوسوقت پررس بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسنے وہ لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انٹی گون بیٹی برنیس کی سے بجای شادی کے

شبیہ دمطریس



حال سلطنت دمطریس کا

دمطریس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور مورخ اسکو بھی بہت مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ سکندر کا سا نصیب اور اقبال نہین رکھتا تھا یہ بادشاہ بٹیا انتلی غونس کا تھا جب کہ دمطریس بیس ۲۰ برس کا ہوا تو اوسنے برخلاف لطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور بعد بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازا مین شکست کھائی لیکن بعد اسکے اوسنے اپنی فوج کو دوبارہ آراستہ کیا اور دو سو پچاس ۲۵۰ جہاز تیار کرواکر طرف شہر اسینہ کے جو کہ دارالخلافہ یونان تھا گیا اور وہان اوسنے فیلرس کو شکست دیکر وہان سے نکالدیا اور بعد اسکے اور اور فتوحات نمایان کین اور قسندر شاہ مقدونیا کو شکست دی اور جب شاہ سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین بڑا نام پیدا کیا رشک لے گئے اور ایک فوج جرار جمع کی اور سنہ ۳۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے درمیان اونکے اور شاہ دمطریس کے جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ جاری رہی اور مقام زرم گاہ مین باپ دمطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے مطریس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا اور بعد اسکے چونکہ دمطریس بڑا شجاع تھا پھر اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اسینہ کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا کو قتل کرکے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک شام مین سنہ ۲۰۴ برس پیشتر عیسیٰ کے مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا + تصویر بھی اوسکی درج ہے +

شبیہ شاہنشاہ سکندر



پار کیا اور رستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی
اب سکندر دریاے بیاس تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانیکا
تھا اور اندلون مین راجہ پٹنہ کا چندر گپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر
کی عرصہ نو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اونسنے اب
مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جاکر عیال واطفال اپنے کو دیکھنا چاہا
ہرچند سکندر نے سمجھایا لیکن اونسنے نہ مانا ناچار سکندر نے طرف اپنے
وطن کے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے رستہ مین
سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر بڑی
بہادری اور مردانگی کو کام مین لاکر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر
شہر مین گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑکر شکست دی لیکن اس
لڑائی مین اسنے اتنے زخم کھاے تھے کہ توقع زندگی کی نرہی تھی لیکن
بعد چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا
اور ایران مین ہوکر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کے
چلا گیا اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آ پہونچا
اور عارضہ بخار کا لاحق ہوا اور اسی مرض مہلک مین جبکہ اوسکی عمر
بتیس ۳۲ برس کی تھی بارہ سال سلطنت کرکے اس عالم فانی سے طرف
عالم جاودانی کے رحلت کرگیا ✤ حقیقت یہ ہے کہ جیسا یہ شاہنشاہ
یونانی گذرا ہے اور اس نے نام پیدا کیا ہے آج تک کوئی ثانی اسکا
صفحہ زمین پر نہین پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ
اوسکی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرے فقط

تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہے

بہت عمدہ اور کار آزمودہ سوار لیکر لڑائی مین گھس گیا اور خوب لڑا یہ
لڑائی بڑی دیر تک جاری رہی اور لاکھون آدمی مقتول اور مجروح
ہوے حقیقت یہ ہی کہ یہ اخیر نہایت بڑی اور بھاری لڑائی تھی لیکن اخیر
نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی مین سے بھاگ گیا
اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے دارا کی
سکندر نے اوسکا تعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ مین ہوتا ہوا طرف اصفہان
کی جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر بھاجل مین پہونچا تو
اوسنے خبر پائی کہ دارا کو اوسکے دو بڑے بڑے افسرون نے رستہ ہی مین
مار ڈالا جبکہ سکندر نے راستہ مین دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا رنج ہوا
اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان کے دفن کیا اس طور پر ایسی
طاقت مند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھ آئی اب سکندر خراسان
قندہار بلخ ماوراالنہر مین ہوتا ہوا اور اونکو فرمان بردار کرتا ہوا واسطے
ارادہ فتح کرنے ہندوستان کے کابل مین آیا مورخ بیان کرتے ہین کہ
شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا سکندر کا ہی سکندر نے کابل مین
سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے بلوایا اور راجہ بکشلا
نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری
سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشتیان واسطے پار کرنے دریاے سندھ
کے تیار کروائین اور دریاے مذکور کو پار کر کے ہندوستان مین آ گیا
اور سکندر یہان دریاے جہلم پر بھی راجہ فور سے جو ایک راجایان ہند
مین سے تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فور نے شکست کھائی اور سکندر نے
اوسے تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر نے دریاے چناب اور راوی کو

پیشقلی گونیا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا
اور فتح عظیم حاصل کی اور بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام مصر وغیرہ
کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا مین دارا تو بچکر بھاگ گیا لیکن اوسکی ماں اور اوسکی
جورو اور تمام عیال و اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھ قید ہوے اس بڑی عظیم
فتح نے اور رئیسون کو جو کہ آس پاس تھین ڈرا دیا اور سبھون نے بعد اسکے سکندر کی
اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کے متوجہ ہوا اور ملک شام کو
فتح کرکے واسطے زیر کرنے ملک مصر کے جاکر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور دریاے نیل
جہان کہ سمندر سے ملتا ہے ایک شہر بہت عمدہ اور شاندار تعمیر کروایا جو کہ
ابتک آباد ہے اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جبکہ سکندر مصر مین تھا کہ اوسکو خبرین
پہونچین کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے بڑی فوجین تیار کین ہین
یہ خبر سنتے ہی مصر سے پھرا اور دریاے فرات کو پار کرکے الجزیرہ مین جو کہ
درمیان ٹکرس اور فرات کے واقع ہے آیا اسی وقت مین دارا بھی اپنی فوجین لیکر
آربلا سے چالیس میل آگے بڑھ کی بڑے بڑے میدانون مین آپڑا اور سکندر
بھی الجزیرہ سے پایخ کی راہ طے کرکے مقابلہ اپنے دشمن کے آگیا اور ایک
مورخ بیان کرتا ہے کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی
اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر نے باوجود اس قلیل
فوج کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج دارا
کے جہان کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین
سے شروع ہوگئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا
کہ کسی طرح سے خاص دارا کو قید کرون اتنے مین یہ تو اس
فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاے لیکن بجھٹ خود اپنے ساتھ

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا جو کہ یونان مین واقع ہے تھا فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر کے حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس بڑے فاضل نے اوسکو ایسی تربیت کی کہ وہ اظہر من الشمس ہے سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی عمر مین تین سے چھیتیس برس ۳۳۶ پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے یعنی آج تک دو ہزار ایک سو تراسی برس گذرتے ہین کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے کارہائے کے اور بڑی بڑی مہمین کین ہین کہ حال مفصل اونکا میری تمام کتاب مین بھی گنجایش نہین کرے لہذا کچہ تھوڑا سا حال مختصر لکھا جاتا ہے ۔ واضح ہو کہ جب سکندر بیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا تخت نشین ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے ساتھہ کمال شجاعت کے اہل یونان کو خوب سزا دی اور اپنا مطیع کیا یہان تک کہ چندروزمین اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سے چونتیس برس پہلے پیدایش حضرت عیسی کے بائیس برس کی عمر مین اسنے فتح کرنا سلطنت ایران کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کرنے دریا سے گرینی کس کا کیا تو ایرانی فوج نے اوسے سامنے سے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی شجاعت سے فوج ایرانی کو وہان شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ مین موسم گرمی کا نمودار ہوا اور سکندر نے کچہ اپنی فوج کو رخصت واسطے گھر جانے کی دی بعد تھوڑے دن کے جب اسکی فوج گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر اودھر کے ملک کیے اور شیا

شہنشاہ فتح مند ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو امن بخشا اور اس گستاخی کو
اوسکی معاف کیا لیکن بعد ازان اوسکا بلند نظر داماد چپکا نرہا اور پھر دشمنی
اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کیا
اور مروا ڈالا اب بعد الفراغ ان جھگڑون کے شہنشاہ قسطنطین بالکل مالک
مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ کسیطرح سے
ملک مین امن اور انتظام ہو اوسنے انصاف مین بڑی عزم دکھلائی اور بیچ
پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرم جوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت
مین مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف ملک گیری کے
بھی رکھی اور اوسکے عہد مین دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطنیہ مین اچھے اچھے
فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے
بہت اچھے اچھے کام نمایان کیے لیکن چند کام اوس سے ایسی بیجا
کے بھی بن آئے کہ اونسے اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا
لگ گیا ایک بڑی بدنامی کی بات اوسکے حق مین یہ ہوئی کہ اوسنے
کر بیس اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے اکتیس سال
جہان مین حکمرانی کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایک دن
خاک مین ملنا ہے ۳۳۷ع مین اس جہان ناپایدار سے طرف
وطن خاص کے رحلت کر گیا اور صرف اپنا نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا
اوسکے تین لڑکے تھے اون لڑکون مین سلطنت روم کی تقسیم
ہوگئی شہر قسطنطنیہ اوس ترکستان مین واقع ہے جو کہ کنارہ نوگستان
پر ہے اور نزدیک اسکے ملک یونان واقع ہے اور اب اس زمانہ مین
شہر قسطنطنیہ دار الخلافہ سلطان روم کا ہے ✤

جہنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام معرب شش تھا مستعد بجنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض بہنوئی سے لیوے لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اللہ تعالی کے یہان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین اوسکا نام ہونا تھا تو کوئی کچھ نکر سکا اور ایک اور امر عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہے کہ شہنشاہ نے خود یوسی بیس سے فرمایا کہ مین نے آسمان پر ایک صلیب (۱) دیکھا ہے اور اوسپر یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا (ان ہوک سگنو ونسر) اس عبارت کی معنی یہ ہین کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ نے جلد بغور دیکھنے کے یہ علامت آسمان مین اوسی طرح کے جھنڈے شہنشاہی تیار کروائے اور اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے اپنے دشمن مذکور یعنی سالی کو قید کرکے دریاے طبر مین پھکوا دیا اس بات کی واقع ہونے سے وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا اور حکم دیا کہ اہل عیسائی کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لسی مس سے کردی لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی نہ دیکھ سکا اور حسد کرنا شروع کیا اور برخلاف شہنشاہ کے مقام پینونیا مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ لڑائی پر خلاف اپنے داماد کے چڑھا اوس وقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے اور اوسنے بروقت کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنے حق مین دعا مانگی اور خلاف اوسکے شہنشاہ کا داماد جھوٹے دیوتاؤن اور منجمون اور جادو کرنے والون پر اپنی فتح کا بھروسا رکھتا تھا اب اخیر انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خون ریزی کے ✣

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسی کو پھانسی دی گئی تھی

اوٹھاکر شہر قسطنطنیہ مین مقرر کیا اور ۳۳۰ ع مین شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا۔ اور فارسی کے تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطنیہ دارالخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا تاریخ روم کی جانتے ہین اور اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ میری دانست مین کسینے نہین لکھی ہے اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز نے شہنشاہ قسطنطین تک لکھی اور عنان قلم کو اوطرف موڑکر متوجہ کرتا ہون لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا کہ نہایت بڑا آدمی گذرا ہے لکھتا ہون۔

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ ہوا ہے اور جسکا اب تک بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہی یہ اقبال مند بادشاہ بیٹا قسطنطین کلورس کا تھا اور ۲۷۴ ع مین باغ ہستی پر نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکھنے کو چاہیے لیکن بطور مختصر واسطے اطلاع اہل علم دوست کی لکھتا ہون بروقت وفات والد بزرگوار اپنی کی وہ بحمایت فوج کے ۳۰۶ ع مین تخت شہنشاہی پر جلوہ افروز ہوا اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم فرنگ کو شکست دی اور دریاے راین کو پار کرکے ملک جرمنی پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فلسطا بیٹی میگزیمین سے شادی کرلی لیکن بعد اس رسم کی اوسنے اپنے خسر سے لڑنا پڑا کیونکہ اوسنی ملک مین جھنڈا مخالفت کا بلند کیا تھا اور اپنے تئین شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن یہ جھوٹا لقب شہنشاہی کا چندروزکا تھا کیونکہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

نہایت اختیار رکھتی تھی حتی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکو بیچ دیا
اور چاہا جسکو دیدیا اور جسنے انعام بکثرت دیا اوسیکو شہنشاہی دی چنانچہ جب
کموص شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم تھا اور بعد اسکی پرٹنکس نے چاہا کہ شہنشاہی
حاصل کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت رومیونکی نیلام ہوگی دیدیس جولینس
نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور سپاہ نے پرٹنکس
شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم مین
یہ خبر ہوئی اور اونکو گستاخی اور اختیار پاجانا فوج دارالخلافہ کا معلوم ہوا تو اونھون
نے بھی جسکو چاہا اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن صورص نے جسکو صوبہ
الیریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف دارالخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا
فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہونچایا اور صورص تخت پر بیٹھا
اور بعد صورص کے کیر کلا ہوا اور ان دونونی ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین اونکی لکھنے سے
اپنی کتاب کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر صورص اور بعد ازان میگزیمین اور
بعد اوسکے غوردین اور ولیشص اور غیلوس اور دیکیس اور ولیرنیس اور غلیص اور
کلاویص دوم اور آرلین اور طسیطوس اور پرویص اور فیروس نمبرہ شہنشاہ
ہوئی اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور گذرے ہین انکا حال تواریخون مین مفصل لکھا ہے
لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک مشہور
آدمیون کا لکھنا ضرور ہے اسواسطے ان شہنشاہون کا حال لکھنے سے مین
قصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر ظالم گذرے ہین اور نیک طینت نہ تھے
بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا پر ظاہر ہوا جسکا نام قسطنطین اعظم
تھا چنانچہ اوسکا حال بھی مین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن تواریخ
پر واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دارالخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے

توران کے جوکہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا بھیجا وہ بجاے اوس سے لڑنے کے عیش وعشرت مین پڑا رہا اور ایک افسر کو بھیجدیا جسنے کہ شاہ توران کو شکست دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور وینڈیلیز اور دشیز وغیرہ نے ملک یونان وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوسکا عوض اپنے گرہ سے دیا اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا یہان تک جبکہ بہ بیچ ۸۰ سنہ ع کے مرگیا لوگون نے اوسکے بت اپنے گھر مین رکھے ؛

حالت سلطنت رومیون کی شروع سی شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دومیشن سے جو ۹۶ سنہ ع مین واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ مارقوس انطونانس پایس تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سے ۸۱ اسی برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ مین جو جو شہنشاہ رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان اور رومیون نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نہ کی تھی اب بعد اس شہنشاہ کے رومیون مین جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ اندنون مین رومیہ کبری مین بڑی تورین (اگارڈ

روم پر تھورین گارڈ ہمیشہ لکھا چکے ہین کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبانی کیواسطے مقرر ہوتی تھی اب یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہوگئی تھی جیسے کہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فوج لاہور جسکو ملک کے تخت انیدار کی سلطنت لاہور مین رکھتی تھی نہ جب بگڑ جاتی تھی رایہ بنائی تھی اور جو کوئی اوکو انعام یا کچھ طلائی دیتا اوسکو وزارت یا رنجیت لاہور دیتا تھی تو جیسے حال رومیون مین تھا

شہنشاہ انطونانس پایس

سلطنت انطونانس پایس کی مین مشہور وارداتین کم ہوئین لیکن اوسکی سلطنت مین رعیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی خصلت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ رکھتا تھا اور مدبر تھا اور قانون ایسے عمدہ جاری کیئے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبون اور مفلسون کے تھی اوسنے عزم اور شان سنت کی دوبارہ قائم کی اور اوسکی نیکی اور خداپرستی اور عدالت کی یہان تک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکون کے دو بادشاہون مین فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہین کہ اوسکی تعریف تمام و کمال کر سکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر مین ۱۶۱ع کے بایئس برس سلطنت کر کے مرگیا ؛

سلطنت شہنشاہ انیس ورس

شہنشاہ انیس ورس بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جب یہ نیک شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام تبدیل کر کر مارقوس اریلیس انطونانس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابین تصنیف کین جنمین اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہے اور وہ ابتک موجود ہین اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسمی لیوسشش ورس تھا اسمین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اوسے اپنا ایک خون سمجھ کر سلطنت مین شریک کیا جبکہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف پایا

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طراجان سے فتح کیے
تھے چھوڑ دیے کیونکہ اسطے کہ بموجب مقولہ شہنشاہ اغوسطس کے
مشرقی حد سلطنت کی دریاے فراط تک کی اور اسکا باعث یہ تھا
کہ وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور انتظام
پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز
ہو جائے اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت
بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے محتاج ہو گئے تھے اوسنے جہان
کہین خراج گران دیکھے کم کر دیے اوسنے چند شہر جو منقضی
ہونے زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے
اور شہر بیت المقدس کو دوبارہ بنوا کر آباد کیا اوسکو
پیدل پھرنے مین کچھہ عذر نہ تھا اس باعث سے رعایا
اوس سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے
واقف تھا وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت
کمال رکھتا تھا القصہ عہد سلطنت عبد ریان کا وہ زمانہ تھا
جسمین عزت اور شان اور امن اور بہبودگی رومیون کو ہوئی
اوسنے طی طوس آرلیس انطونائنیس کو اس شرط پر گود لیا کہ
بعد اوسکے وہ انیس ورس کو مالک سلطنت کا کرے حقیقت مین
یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونہون نے چالیس برس
نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت کی
شہنشاہ عبد ریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار
ہو کر ۱۳۸ع مین مر گیا اور نام نیک اس جہان مین باقی رکھا

تکلیفات مین جو سپاہیون کو ہوتی تھین شامل رہا اوسنے برخلاف ایلڈیشیا
کے لڑائی کی اور اونکو جو دیشن شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف کیا
اسکی سلطنت مین خسرو شاہ توران نے آرمینیا کا قبضہ کرلیا طراجان نے
یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو شکست
دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دارالخلافہ تیسفن اور ملک شام اور ملک مین
کا قبضہ کرلیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف نسبت انتظام کے زیادہ تر
توجہ تھی ✣ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مین جوان برابر سکندر کے نہوا ورنہ
مین بھی خوب فتح ملکون مین مشغول رہتا ✣ علاوہ ازین اوسنے کمیشیا
اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا اوسنے رعایا پر بہت فیاضی کی
تواریخ مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے اوسکی جیب خاص
سے تربیت پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام اور
کفایت شعاری کے رعایا کو دولت مند کردیا اسکی سلطنت مین دربار مین
اچھے اچھے فاضل موجود تھے پلنی خرد اور شاعر جونل اور مشہور مورخ
طیسیطس اور پلوطارک اسیکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہر طرح
کے فنون نے ترقی پائی اس بادب اور نیک شاہنشاہ نے ۱۱۷ع
مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا ✣ ✣ ✣

ذکر شاہنشاہ عیدریان کا

یہ شہنشاہ ۷۶ع مین پیدا ہوا تھا اور اسنے بہانہ اس
بات کے کہ طراجان نے اوسے گود لیا تھا تخت شہنشاہی
حاصل کیا اور طراجان اسکا اوستاد بھی تھا

قتل کے کہ اوس سے اوسکا خونی مزاج ظاہر ہوگیا گو ندے اور خلجیون نے دربار شہنشاہی مین ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوئے کہ وہ ہر ایک رئیس اور امیر کا تقویم دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ سے عرض کرین تاکہ جس کسیکی قسمت آیندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا اور تمام لوگ اس ظلم وستم کو گوارا نہ کرسکے اور ایک سازش خاص محل شاہی مین برخلاف شہنشاہ کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور اسطرح پر ۹۶ سنہ ع مین اس ظالم سے جہان خالی ہوا

حال قسصیص نروا کا

بعد سلطنت دمیشن کے سازش کرنے والون نے قسصیص نروا کو شہنشاہ پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا جو خاندان قیصران رومیہ کبری مین سے نہ تھا یہ شخص مقام نارنی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور خاندان کرلیٹن مین سے تھا بروقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس کی تھی اور حقیقت مین نیک تھا لیکن کاربار سلطنت کا بسبب پیرسالی اور ملایمت مزاج کے نکرسکا اور اسیواسطے اوسنے طراجان کو گودلیکر امور سلطنت مین شامل کیا اور جلد بعد اسکے چھ مہینے سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکیان جو لائق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا وہ عالی خاندان تھا وہ فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ مدام اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور تمام

آگ اور فلزات نکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پومپی انہی اور ہرکلنیم دب کر غارت اور زیر زمین دفن ہوگئے اسی بلائے ناگہانی مین فاضل پلنی بزرگ کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قہر کے شہر نیپنیا نے نہایت نقصان اوٹھایا لیکن طے طوس نے وہان کے باشندون کی بڑی تشفی کی اور اوسکا تلافی کیا اور جتنا کہ وہان کے لوگون کا نقصان ہوا تھا اوسکی عوض مین اپنی گرہ سے اوسنے خرچ کرکے مال واسباب و روپیہ دیا جبکہ شہنشاہ مذکور خود وہان تشریف لے گیا تھا اوسوقت خاص دارالخلافہ مین ایک قہر الٰہی نازل ہوا یعنی شہر رومیہ کبری مین آگ لگ گئی اور ایک بڑا حصہ دارالخلافہ کا غارت اور ویران ہوگیا اس آفت سے جو لوگون کا نقصان ہوا اوسکا عوض اوسنے اپنی گرہ سے ادا کیا اور خزانہ عامرہ مین سے کچھ نہ دیا بلکہ خود اپنا اسباب بیچکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا + یہ نیک شہنشاہ جبکہ ایسے ایسے نیک کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آپہونچا اور اس جہان ناپایدار سے بیچ ۸۱ء کے طرف وطن خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہین کہ اسکے بھائی دمیشن نے اوسکو زہر دے کر مار ڈالا اور خود اپنے تئین مستحق جہنم کا کیا +

حال سلطنت دمیشن کا

اب دمیشن نے جو کہ حقیقت مین بے رحم اور بے وقوف تھا ۸۱ء مین سلطنت حاصل کی اول اول مین جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہین وہ اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی مزاج اوسپر غالب آیا + جبلک الامان مین سرکشی ہوئی اوسنے وہان بعد رفع سرکشی کے بھی نہایت

مقرر ہوا اور رومیہ کبری کو چلا آیا لیکن وہان اپنے فرزند طی طوس کو
چھوڑا اوسنی ایک حملہ مین بیت المقدس دار الخلافہ یہودیون کا قبضہ مین کر لیا
لیکن یہ سبب سرکشی اور سینہ زوری وہان کے باشندون کے شہر مذکور کو
رومیون نے خاک مین ملا دیا اور یک قلم غارت کیا اب دسپیشن نے شوالہ
جنیس کو بند کروا دیا اور طی طوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت
مین مقرر کیا اور آخر کو ۷۹ برس کی عمر مین بیچ سنہ ۹۸ع کے مر گیا +

حال شہنشاہ طی طوس کا

خوبی قسمت رومیون سے بیچ سنہ ۹۸ کے طی طوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت
نہین کہ اس شہنشاہ کی اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہوون
تو خلقت رنج کو بھول جاوے کہ کسکو کہتے ہین طی طوس کی سلطنت مین رعایا
بہت آسایش سے رہی یہ ہنر ظاہری اور باطنی تمام رکھتا تھا وہ واسطے
خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنی بہادری ذاتی سے عزت اور
شان رومیون کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقا پن کے جو اس سے
ایام خوردسالی مین بن آئے ذکر کرتے ہین لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث
یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کلادیس اور نیرو مین رہا تھا لیکن
بفور تخت پر بیٹھنے کے اوسنی تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام
رعایا کی ہر ایک افسر اور عہدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنی واسطے
خوش رکھنے اپنی رعایا کے بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل
جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشاگاہ کی موافق شان سلطنت
کی بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین بھاڑ آتش خیز وسویس مین سے

جوش مین تھا اور اوسنے سبنیس بھائی وسپیشن سے اس شرط پر کہ اوسکو
پنشن ملا کرے سلطنت چھوڑ دینے کا عہدنامہ کرلیا لیکن جب رومیون نے اپنے
شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونہون نے اپنے بادشاہ کو لاچار کرکے
محل شاہی مین داخل کیا اور سبنیس کو قتل کیا اسی اثنا مین پرسکس ایک
افسر فوج وسپیشن کا مع فوج کے یہان آپہونچا اور وطلیس کو قید کرکے مار ڈالا

ذکر شہنشاہ وسپیشن کا

اب وسپیشن سلطنت رومیہ کبری پر ۷۰ ع مین قابض ہوا خصلت اس
شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بروقت حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کو جو کہ
اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کردیا اوسنے تمام باشندونکو اجازت
دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ سے
عرض کرے اوسنے چغل خورون اور گویندون کو ایک قلم موقوف کیا یہ بہت
سادہ مزاج تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جبکہ کاروبار سلطنت
سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو مسمی رطی مین تھا
چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ بھی وہین رہتی تھی
اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی غریب حالت مین
جیسے کہ وہ ایام خوردسالی مین تھا رہے + اوسنے اختیار سنت کو جیسے کہ سابق
تھے دیے اور دوبارہ اونہون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی اوسکی
سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت مین وسپیشن والے
زیر کرنے یہودیون کے گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام اضلاع یہودیون کو
زیر کرلیا تھا لیکن فقط دارالخلافہ رہگیا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

واسطے شان اپنے ملک مین دکھلاتی تھی اب اول مین وطلیس نے شکست پائی لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ اوطھو اور وطلیس کے مقام بدریکم مین واقع ہوئی اس لڑائی مین چالیس ہزار آدمی کام مین آئے اب بھی اوطھو فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے زیادہ لڑائی کرنی مناسب نجانی کہ اسمین ناحق خون ہو اور ناامید ہوکر اوسنے خود اپنے تئین مار ڈالا اور مانند کیطو کے اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کی تلوار مار کر مر گیا اور مورخ بیان کرتا ہے کہ اس شہنشاہ کی سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ ہوتی تو اسکی سلطنت بھی مانند نیرو کے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مضبوطی بدن کے مشہور ہے ٭

حال شہنشاہ وطلیس کا

جبکہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ مزاج اور بیرحمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک فعل شنیع اور عیاشی کو کام مین یا اوسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کیا کرتا تھا ٭ وسپیشن ایک شخص تھا کہ جسنے عہد سلطنت کلیغولا اور کلادیس مین بڑی عزت وشان حاصل کی تھی اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہودیون کے مقرر ہوئی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے نمایان کیے اور فوج اضلاع مشرقی نے یہ دیکھکر کہ اور پرگنات کی فوج بالکل مالک سے خفا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے وسپیشن سے کہا کہ تم فوج کو انعام دیکر خراج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج پرگنات مشرقی نے اوسکو شہنشاہ مقرر کیا اور اکثر اضلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس بڑے

تخت نشینی کے موجود تھا اور وطھو شدت سے قرضدار تھا اور اس قرضداری
سے دق ہوکر اوسنے چند بیحال تجویزین واسطے تاج لینے کے کین اور اوسکو
خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو اس بات کی کچھ پروا نتھی کہ خواہ مین
تلوار دشمن سے مارا جاؤن یا مقتل مین گنہگار ہوکر قتل ہون اوسنے
اپنی شریکون اور دوستون کو بھسلایا کہ مجکو منجمون نے بھی فتوی تخت نشینی
رومیہ کبری کا دیا ہے اور سپاہ کو بروقت تخت نشینی اپنے کے امیدوار
انعام کا کیا + (ناظرین پر بخوبی واضح ہو کہ اندنون مین فوج سلطنت
مین بہت اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک سپاہ ہوگئی بعینہ
ایسا حال ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان
جسنے کنٹھہ اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) + ایک روز اوطھو
کو سپاہ اپنے مقام پر لے گئی اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا
مشہور کیا بروقت تاج پہننے اوطھو کے گالیا جو شہنشاہ رومیہ کبری کا
تھا اور اوسکا شریک پانے سو دو لوگ مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ
اوطھو مین لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے
اول ہی اوسکا مزاج خونی قطعی معلوم ہوگیا جسوقت اوطھو شہنشاہ ہوا
اوسوقت اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو
شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطھو کے
تھا اور اوس مین بہادری نتھی لیکن وہ اپنے دو افسرون پر مسمی صینیا اور دلیز
پر بھروسا رکھتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جسمین کہ شہنشاہ اغوسطس تخت نشین
ہوا اور ابتک بسبب واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فون فن لڑائی کے بھول گئی
تھی اور سست اور عیاشی کی طرف مائل تھی اب فوج مین وہ دلیری نرہی جو کہ سابق مین

بموجب اوسکے کہنے کی بیچ سنہ ۶۸ کی اوسے خنجر سے ہلاک کیا اور وہ اپنی خصلت
چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاتے ہین فقط

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندلونہین سلطنت مین پرٹیورین گارڈ بالکل مالک تھے ✣ گالبا جو کہ ایک
عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنون کی صوبہ داری بہت
عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجہ کمال
رکھتا تھا اب ۷۳ سالکی عمر مین شہنشاہ رومیہ کبری کا مقرر ہوا جب کہ
یہ شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے النام فوج کو جس کے سبب سے یہ
رتبہ حاصل کیا تھا ندیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشہ جو کہ
رومیون کو خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور بہ سبب اب نہونے
اس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر
عظام جو کہ سلطنت مین تھے اونسے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے
مال و اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس
مزاج شہنشاہ کے لوگ ناخوش ہوئے اور آخر کو اوسکے واسطے جو
✣ کہون لاحق حال ہوئی جیسے کہ آئندہ کی سلطنت مین معلوم ہو جائیگا ✣

ذکر شہنشاہ اوطھو کا ✣

اوطھو شہنشاہ سنہ ۶۴ عیسوی مین رومیہ کبری کا ہوا ہے
یہ بادشاہ واسطے اوسکی بڑائیون کے مشہور ہے جسوقت کہ
اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوسوقت ایک اسکا رقیب پاسیوا واسطے

اوسنے اپنے اوستاد سنیکا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب رحم
اوستاد کے شہنشاہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جسطرح پر پسند کرے
چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھہ گیا اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھہ
سے مارا گیا + یہ شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گرون مین سمجھتا تھا
چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک (۱) کے گیا
اور اپنے تئین ہرگاہ تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دار الخلافہ
رومیہ کبری مین آگ لگا دی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کے جا بیٹھا
القصہ حالات بے رحمیون اس شہنشاہ کی پڑھنے اور لکھنے سے بہت رنج
حاصل ہوتا ہے آخر کو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم کے کتے کی موت مرا کرتے ہین
سو ہی ہوا + دندکس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشندہ گال تھا اپنے
ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جو کہ اس اوقات مین
صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار
گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور ایک غلام کے گھر چھپ
رہا اور محکمہ سنت سے اوسکے واسطے سزا مور میجورم کی مقرر ہوئی + سزا مور میجورم
سے یہ مراد ہے کہ پہلے رومیون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کے کوڑے مار کر
طار پین کے پہاڑ پر سے دریای طبر مین پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ اسا ہی
حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے ایک اپنے غلام کی
عاجزی کی کہ تو مجکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام نے

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع کے لوگ اور
شہنشاہ اور سردار واسطے ظاہر کرنے فنون دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گری کی آیا کرتے تھے
اور جو کہ قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا +

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی تربیت کا کچھ بھی اثر نہوا ٭

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہی کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑجاتا ہی لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خونی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ ۵۴ سنہ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت کی حالات کو لوگ بہت ناپسند کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے بھی عمل مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکی اوستاد سنیکا کے انتظام اور بہبودی ملک مین معلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند بچون اور عیاشون کے ساتھہ تمام دارالخلافہ مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا واگذاشت نکیا اس شہنشاہ کا نام بدواسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور ہی وہ انتظام اور کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سی اوسکی مادر اگرپینا نے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع کیا ٭ سنیکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا اختیار کم کردیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا غاصب ہے اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کشتی کرنا اور ہر ایک عیش کیطرف متوجہ ہوا پوپیا اوسکی شاہزادی نہایت بدعورت تھی اس اوقات مین سنت ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نہ تھی ان دنون مین ایک سازش جو برخلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور اوسنے جیسے ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

رومیہ کبری مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان وشکوہ
کو دیکھا حیران ہوگیا اور کہا ٭ افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان
وشوکت رکھتے تھے بمہ غریب کے جھوپڑے کا حسد کرین ٭ کلاولیس نے
اوسکی تواضع بہت اچھی طرحسے کی غرضکہ شروع سلطنت کلالیس کی لوگونکو
نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بے وقوف شخص سے ایسی امید کب
ہوسکتی تھی نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا نہایت
کمینی غلام اوسکے عہدہ منصفی اور صوبہ داری پر گنات پر مقرر ہوے اونکے
ظلم سے ہر پرگنہ مین فریاد سنی گئی مسلمہ ملکہ شہنشاہ نہایت فاحشہ اور تمام بدکاریان
اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام رومیہ کبری مین مشہور تھی حتی کہ
جب شہنشاہ دارالخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوس نے شادی قیس سلیس سے کرلی
اور بعد تشریف لانے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے
اوسنے یہ کام کیا تھا نارسیس غلام کلاولیس نے شاہزادی کی تمام باتین ظاہر کین
اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانے عمل مین لا چنانچہ اوسنے شاہزادی
اور اوسکی عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے اپنی بھتیجی
ایگرپینا سے شادی کرلی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ
بد تھی اوسنے چاہا کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ
کلاولیس اپنے خاوند کو ۶۰ برس کی عمر مین بیچ سشہ کے زہر کھلا کر
مار ڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک (۱) کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

(۱) سٹواک ایک فرقہ فاضلون کا یونان مین گذرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی سمجھتے تھے
اگر کوئی آفت یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھ رنج نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس جب کبھی کوئی خوشی
کی بات اونکو حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھ خوش نہوتے تھے ٭

حال شہنشاہ کلادیس کا

یہ شہنشاہ سنہ پیشتر ہونے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کلینولا
کے رومیون نے چاہا کہ ریاست جمہور قائم رہے لیکن سپاہیون نے زمانا
جو کہ اندلون مین بہت اختیار پاگئے تھے جبکہ شہنشاہ سابق قتل ہوا اوسوقت
کلادیس چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے کے
چھپ رہا اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑگئی اور اتنے مین اور بھی چند آگئے
اور اوسکو ہوادار مین بٹھاکر کمپو پرٹیورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ روم
کبری کا مقرر کیا اور چونکہ کلادیس اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے
اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے بھی لاچار اوسکو
شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پاچلے تھے
اور سلطنت کو بعوض انعام کے بیچا ✣ کلادیس ایک بے وقوف تھا اور
مزاج مین بھی لڑکپن باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا
کلادیس نے واسطے ہر دل عزیز ہونے کی یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون
شہنشاہ سابق کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیچ انتظام ملک کی رکھی
اور چاہا کہ کسیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہوجاوے اور اوسنے عزم بہادرانہ
بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاشش ایک
جنرل کو وہان بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان کی
تھی شہنشاہ مذکور وہان سولہ روز رہکر پلاشس اور دستپیش کو واسطے
جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑ کر چلا آیا اور کرکٹاکس شاہزادہ
ویلیز نے بخوبی رومیون کا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہوکر

انجام ہوئی کلیغولا نے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دور کیا
اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلیغولا نے
طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بخوف رقیب ہونے بیچ سلطنت
کے مروا ڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مروا ڈالتا تھا
تمام اس ظالم کی سلطنت مین سولے چند مہینہ شروع کے سولے
کار دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھہ نہوا کلیغولا اپنی بے رحمی مین کمال رکھتا
تھا جبکہ اوسکے بہن دروصلا مرگئی اوسوقت جس کسی نے اوسکی مرنیکا
غم کیا اوسکو سزا دی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا
غم نکرنا چاہیے ✣ اور جس کسی نے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم
نے واسطے غم نکرنے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام پر گنون سلطنت
مین رعایا پر خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ مزاج کے باشندون
کے اسباب اور مال ضبط کرلیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے
کام تمام زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش
کے تیار کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپٹر خیال کیا اور کبھی
جونو(۲) اور گاہے اوسنے اپنے تئین برابر مرکری(۳) اور ہرگلیز(۴) کے تصور کیا
اخر کو یہ ظالم جیسی موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے
سنہ ۴۱ عیسوی مین جو طریبون پریٹورین گارڈ کا تھا مار ڈالا نقطہ

(۱) جوپٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا ✣
(۲) جونو جوپٹر کی جورو تھی ✣
(۳) مرکری یونانیون مین پیغام پر تمام دیوتاؤن کا تھا ✣
(۴) ہرگلیز یونانیون مین نہایت بڑا دیوتا بہادر اور شجاع گذرا ہے ✣

داخل کیا اوس اوقات مین سخنپیس مذکور دار الخلافہ مین کل اختیار رکھتا تھا اور اوسنے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا - جب طبریس کو اوسکے اس ارادۂ فاسد سے اطلاع ہوئی اوسنے اوسکے غارت کرنیکا ارادہ کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت رکھتی ہے یا نہین دریافت کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا کہ اوس سے علاقہ سرداری پریٹورین گارڈ کا چھین لیا جاے اور آخر کو بحکم طبریس اور بقبولیت سنت کی اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبر مین پھینک دیا + اندلون مین طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شہرون مین نہ تھے دور کے پرگنون مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا + اور تمام سلطنت مین سواے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے ۷۸ برس کی عمر مین بیچ ۳۷ء کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا گیا فقط + اٹھارون سال جلوسی اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی

احوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا بیچ ۳۷ء عیسوی کے شہنشاہ رومیہ کبری کا ہوا یہ بیٹا جرمنی کسکا تھا بروقت تخت نشینی اس شہنشاہ کی خلقت کو بہت خوشی ہوئی اور اول اول اسنے چند کار رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے اوسنے گوینڈونکو جو سلطنت سابق مین دربار مین تھے نکالدیا اور حق کمیشیا کا رعایا کو بخشا + لیکن یہ صبح خوشی کی ساتھ شام بہت بڑی رنجون اور قتلون کے

طبریس شہنشاہ روسیو نکا ہوا بسبب بیرحمی اور سختی اس شہنشاہ کے
لوگ اوس سے خوف کرتے تھے جبکہ ایلچی سنت کیطرف سے اوسکے پاس گیا
اوسنے ظاہر کی محبت سے تاج کو قبول کیا اور اول اول مین سلطنت اوسکی
بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری ظہور ریاست
جمہوری کی موقوف کی اوسنے حق کمیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا
سے چھین لیا اوسنے حکومت سنت کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے
بعض دفعہ اوسنے صلاح امور ریاست مین لیا کرتا تھا ✣ اوسی اوقات
مین اوسکا بھتیجا جرمنی کس بڑی شان و شوکت مہمون مین بیچ ملک
جرمنی کے حاصل کر رہا تھا طبریس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو وہانسے
طلب کرکے اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون مشرقی کے بھیجدیا
اور وہ وہان بحکم طبریس کے زہر کے مارا گیا ✣ طبریس کا دوست ایلیس تینیس
سردار پریٹورین گارڈ (۱) کا تھا اس شخص پر تمام راز طبریس کھول دیتا تھا
اور یہ دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان
قیصران روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنے فرزند شہنشاہ سمی درو
کو زہر دیکر مار ڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوپر شک نہ پڑا اوسنے
ہر روز چغلی اور الزام اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن
آخر کو طبریس ہوشیار ہوا اور اوسنے خیال کیا کہ ایسی باتون مین خاص
اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ✣ طبریس بموجب صلاح اپنے دوست مذکور کے
جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش و عشرت مین

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کی مقرر تھی اوسکو پریٹورین گارڈ
کہا کرتے تھے اس فوج نے آیندہ کو کل اختیار سلطنت مین پایا تھا ✣ ✣

شبیہ آغوسطس



یعنی علاقجات ایڈایل اور طریبون اور کواسطرا اور پریٹر(۱) کے جو کہ ریاست نوعیہ مین ہوتے ہین اوسنی قائم رکھے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر استعفا سلطنت کو دینا چاہا لیکن عاجزیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ کاذب سی باز رہا غرض کہ اسی طور پر اوسنی پانچ دفعہ سلطنت کے چھوڑنیکا ارادہ کیا اس اعتدال کو دیکھکر رعایا اوس سے بہت خوش رہی اور اوسکو بہت اختیار حاصل ہوا + مارکس ایگریپا اندنون مین مرگیا اور بیوہ اوسکی جولیا نے طبریس سے شادی کرلی اسطور سے طبریس آغوسطس کا داماد ہوگیا اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لویا سے شادی کرلی طبریس اور دروسس دو بھائی تھے جنمین سے دروسس ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے جرمنی کس اور کلادیس جو بعد ازان شہنشاہ ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصر سے شادی کرلی تھی + جبکہ اغوسطس بڈھا ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھ رکھتا تھا چھوڑ دیے اوسنے ایام پیرپن کچہری سنت مین جانا چھوڑ دیا + اغوسطس بیچ ۷۶ برس کی عمر کے سنہ ۱۴ عیسوی مین مقام نولا مین مرگیا + اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین فاضل ہر طرح کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط +

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۴۲ پیشتر پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اغوسطس کے

(۱) + پریٹر ایک علاقہ رومیون مین تھا جسکو منصف اعلے یا جج کہا کرتے ہین + +

اب اوسنے پھر حیلہ واسطے استعفا دینے کاروبار سلطنت کے کیا لیکن بسبب
عاجزیون اوس کی خوشامدیون کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہین چاہتا
تھا قبول کیا اوسکی چاپلوسی کرنے والون نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خبرداری
بطور مربیانہ کرنی لازم ہے اس کہنے سے آغوسطس نے واسطے دس برسکے
پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجھہ سلطنت کا مین اپنے
اوپر نہین رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہون کہ سلطنت کو دو حصہ مین
سنت مجھے بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس اوقات مین جتنے
کہ ملک زیر حکم رومیون کے تھے معلوم ہوجائین گے + ملک اطالیہ
اور دونو ملک گال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان اور شام اور فنیشیا
اور سائی پرس اور مصر اغوسطس نے اپنی قبضہ مین رکھے اور ملک الیریقیہ
پردپر اور نیوسیڈیا اور لیبیا اور بتھنیا اور یوفتس اور یونان اور ایلزیا
اور مقدونیا اور واملیشیا اور جزائر کریٹ اور سسلی اور ساڑدنیا
سنت کی قبضے مین رہے اغوسطس نے وہ ملک اپنے پاس رکھے جہان
کہ اکثر افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تئین علاقہ پر پی چوال طریون
کا حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین
مقدمات فوجداری اور دیوانی کا مالک ہوگیا اندلون مین ولیعہد مارسیر
بھتیجا اور داماد اغوسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مرگیا اور بیوہ اوسکی
سے مارکس ایگرپا نے بموجب قبولیت اغوسطس کے شادی کرلی اس
عورت کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ عورت تھی چنانچہ آغوسطس نے
اوسے جلاوطن کردیا + اگرچہ آغوسطس کل اختیار سلطنت مین رکھتا تھا
لیکن پھر بھی اوسنے بیرونی قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

(۱) سنت کا نہایت ادب کیا اور + (۲) کمیشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے رعایا کو واسطے بخشنے اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کرین چاپلوسی کی آغوسطس نے اس طور کی مکاری سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی جبکہ سلطنت مین انتظام ہوگیا اوسوقت وہ ایک اور بہانہ کو کام مین لایا یعنی سلطنت کو استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگرپپا کے جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اوسنے حسب دلخواہ اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی آپ پر منحصر ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسطس ہر دلعزیز ہوگیا اور طاقت کو نہایت افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسطس کے اوسکو (۱۴) سنسرشپ کا ملا اور بسبب اسکے اوسنے بہت سی بہتر آئی اور ترقی ریاست مین کی بسبب اوسکے وزیر ہونے مسینا کے خلقت کو بہت آرام پہونچا اور وہ نیکیان جو آغوسطس مین تھین بوسیلہ مسینا کے اوسنے حاصل کین

(۱) سنت ایک مجلس چندامیرون چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ درباب ہر امر ریاست کے تکرار کیا کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ بے صلاح اونکی کچھہ کام کرے لیکن درجہ بدرجہ شہنشاہ اوس سلطنت نے بالکل حکومت سنت کی اوڑادی اور نام کو محکمہ مذکور رہگیا تھا لیکن جبکہ ملک مین شہنشاہ نتھے اوسوقت سنت بالکل حاکم تھے اور بسبب ملکر اور صلاح کرکے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو ریاست جمہور کہتے تھے

(۲) کمیشیا ایک مجلس چندچیدہ آدمیون کی رعایا مین سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت مین اختیار رکھتے تھے (۱۴) سنسرشپ ایک علاقہ رومیون مین تھا کہ جسکا علاقہ دار رعایا کے اطوار سنوارتا تھا اور جس کسیکو فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال واسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا حال لکھتا تھا اور کسیکو گناہ کرنے مین شامل نہین ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا +

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ سنہ ۶۳ پیشتر پیدائش عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور لڑائی اکیشم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا تھا کہ بے رکھنے لیا قتین ایسی کے جیسے کہ صاحب اولی العزم رکھتے ہین نہایت طاقت حاصل کی بسبب گود لینے جولیس قیصر کے اوسکو تاج نصیب ہوا وہ باتین دانائی کی اوسمین حاصل تھین جنسے کہ رعایا خوش رہے ایسی ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض سمجھتے تھے قسمت قیصر سے بڑا خوفناک رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا بہانہ سے نہایت ادب کیا اور اوسیوقت بالکل حکومت یہی کرتا تھا اوسکے شریک سکطس اور اپولیس تھے لوگون نے اس شہنشاہ کی عزت مین شوالے تیار کیے اور قربانیین اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت رومیہ کبریٰ مین نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جنیس (۱) کا جو کہ ایک سے اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اوس اوقات مین رومیون کو بھولا پن خوش تھین اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے جاری کین اوسنے اون خوش آیند کھیل اور تماشون کا جنسے کہ رعایا رضامند ہے بخوبی رواج دیا اوسنے حقوق قدیم رعایا کا بہانہ سے اور

(۱) جنیس ایک دیوتا رومیون مین تھا کہ جسوقت ملک مین امن ہوتا تھا اور اسیطرح کی لڑائی یا جھگڑا ملک مین نہوتا تھا تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالہ کو بند کر دیتے تھے گویا اوسکا بند کرنا علامت ہر طرح کے امن کی بیچ ملک کی تھی اور جسوقت خانہ جنگی اور کشمکشی اور مصیبتین اور لڑائیان ملک مین ہوتی تھین اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے ✤

کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن اخر کو بروطس وغیرہ جو کہ خواہان ریاست
جمہور کے تھے اونھون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ
سنت مین بیٹھا ہوا تھا اوسوقت بروطس کے ہاتھ سے سنہ ۴۴ پیش پیدائش
عیسی کے ۵۶ برس کی عمر مین مارا گیا اور نام نیک اور بہادرانہ اس صفحہ
دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے ✣



شبیہ جولیس قیصر

اس شمولیت کو حکام ثابت کہتے ہین اور قیصر کو علاقہ ÷ (۱) ÷ کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور ÷ (۲) ÷ چار لیجنون کی حاصل
ہوئی اب اوسنے بڑی بڑی فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال
اونکا لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجایش نہو اسواسطے لاچار مختصر
لکھنا پڑتا ہے کہ اوسنے تومون ملجین اور ہتوشین اور نروین کو فتح کر
تابعدار کیا اور قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل
تابعدار اور خراج گزار رومیون کا کر لیا ان فتوحات کا حال اور اوسکے
حملہ اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیے
گئے ہین جس سے اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہے ان کامون
سے اوسکے شریک پومپی کو جو کہ محکمہ سنت پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت
حسد پیدا ہوا اور حکم سنت سے اوسنے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر
نے اس حکم کی تعمیل نکی لیکن ملیشین آکر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور
اس اثنا مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافہ رومیہ کبری مین خزانہ
عامرہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مین مارک انطنی کو چھوڑ کر خود ہسپانیہ کو جہان فوج
پومپی کی رہتی تھی کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک مین چلا آیا
اور یہان بالکل مالک سلطنت کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازان وہ یونان
مین گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا اور وہان
قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت
اور تباہ کر دیا اور بالکل حکمرانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا

(۱) کونسل ایک علاقہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اوسکو زیادہ تر
اختیار ہوتا تھا (۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا ÷

حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کے بعد شاہ رومولس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اونکے بہت کم ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتدا عمر سولہ برس کی مین اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنیلیس سنا سے کرلی اور کورنیلیس سنا دوست مارلیس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہوگیا اور قیصر اور اوسکی جورو مین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات طریبون (۱) کو اسطر (۲) ایڈایل (۳) کے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی کی اور بہت سا قرضدار ہوگیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اوتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کیشس کے شامل ہوکر سلطنت کا اختیار حاصل کیا اور

(۱) طریبون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پر بیٹھے رہا کرتے تھے اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا نامنظوری کے دستخط ہوتی تھے (۲) کو اسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا (۳) ایڈایل ایک قسم کا علاقہ رومیون مین گڈہ کپتان کے تھا

شاہ روملس والی سلطنت رومیہ کبرے



حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کی بعد شاہ رولس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اوسکے بہت کم ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اوسنے حکومت حاصل کی اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتدا عمر سولہ برس کی مین اوسکے باپ نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنیلیس سنا سے کرلی اور کورنیلیس سنا دوست مارلیس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا ہوگیا اور قیصر اور اوسکی جورو مین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات + طرمیبون (۱) + کواسطر (۲) + ایڈایل (۳) کے حاصل کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی کی اور بہت سا قرضدار ہوگیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اوتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومپی اور کیشس کے شامل ہوکر سلطنت کا اختیار حاصل کیا اور

(۱) طرمیبون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل پر بیٹھے رہا کرتے تھے اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا نامنظوری کے دستخط ہوتی تھے + (۲) کواسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا + (۳) ایڈایل ایک قسم کا علاقہ رومیون مین گڈہ کپتان کے تھا +

شاہ رومولس والی سلطنت رومیہ کبرے



آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ جنگ کا کیا
تو اونھین کی عورتون نے بیچ بچاو کروادیا اور بعد ازان دمیہ کبری
مین روماس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سنت کہتے ہین مقرر کی
اور بہت اچھے اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک
روز ۱۵ سنہ قبل از پیدایش حضرت عیسی کے جب کہ وہ فوج کو اپنی
دیکھہ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمۂ بجلی سے
روماس ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ روماس کو اون حاکمون
نے جنکے مجلس اوسنے یعنی سنت مقرر کی تھی قتل کروایا اور باعث قتل
کرنے کا یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ روماس بڑا اختیار والا
ہوگیا ہے اب بعد چند برس کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ
کبری کا گذرا ہے اور اس جہان مین اوسنے بڑا اقتدار اور نام
پایا ہے اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بڑی ہوگئی تھی اوسکا ذکر
کرتا ہون اور تصویر روماس کی درج ہوتی ہے

اب عنان اشہب تیز گام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ
کبری کے متوجہ کرتا ہون کہ اول بادشاہ رومیہ کبری اور مبنی سلطنت
اوسکا روملس بٹیاری سبریا اور بھائی رمس کا تھا اور اوسکی والدہ
ری سبریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی عمولیس
نے تخت پر سے اوتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن ری سبریا کو حکم دیا
کہ وہ گوشہ نشین مانند مذہبی عورت کے جو شادی نکری رہے لیکن بعد
تھوڑی عرصہ کے خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک
روملس اور دوسرا رمس پیدا ہوئے اور وہ عورت بیان کرتی تھی
کہ مجکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دو لونڑکے پیدا
ہوئے تو اوسکے ماموں عمولیس نے اونہین ایک درخت کی نیچے کنارہ دریا
طبر پر ڈلوا دیا اور وہان سے فاسطوس جو گنڈریا تھا اون دو بچونکو
اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنی اونھین بھیڑ کا دودھ پلا کر
پرورش کیا اور جب یہ روملس اور رمس دو لونڑکے بڑے اور جوان ہوئے تو اونہون
نے کوشش کر کے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس سے اپنی نانا کے بھائی
کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورۂ بالا کو دوبارہ تخت ایلبا پر بٹھایا اور
روملس نے ایک شہر ۷۵۲ قبل از پیدائش حضرت عیسی کے آباد کیا جسکا
نام رومیہ کبری رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب ترکیب
لکھتے ہین یعنی اول تو روملس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر مین
آنکر آرام پاوین اور دوسرے یہ کہ روملس نے ایسے ایسے کھیل
ایجاد کیے کہ قوم سیبائن وہان ایا کرتی تھی تو اونکی لڑکیا روملس نے
پکڑوا کر اپنے باشندہ رومیہ کبرے سے شادی کروادی اور اسطور پر

حال رومولس مبنی سلطنت رومیہ کبری کا

واضح ہو کہ ہم اول اس کتاب مین حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبری کا جنکے حال سے بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناواقف ہوگئے ہین لکھتا ہون کہ رومیہ کبری ایک شہر ہے ملک اطالیہ مین اور یہ ملک حصہ فرنگستان کا ہے + مورخان زمانہ قدیم کے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبری کے جسطرح پر ظاہر کرتے ہین راست راست چنکر یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہی ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدا کی خدائی اور ناپایداری جہان کا خیال کرو + کہ ایک اوقات مین سلطنت رومیہ کبری کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبری کے تمام جہان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہی کہ تمام سلطنت خاک مین مل گئی

بیت ہی دنیا عجب جاے ناپایدار + نہین ہے کسیکو یہان پرقرار +

رباعی دنیا خوابے ست کش عدم تعبیر است
صید اجل ست چہ جوان چہ پیر است + ہم روی زمین ست وہم زیر زمین + این صفحہ خاک ہر دو رو تصویر است + اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار عالم دعالمیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا طاقت ہی کہ بے حکم اوسکے پتا ہلا سکے اشعار

بلندی دہ خسروان ہے وہی + شہی بخش شاہنشہان ہے وہی + کبھی دے اعسطس کو وہ دستگاہ + کرے جولی اسکو کبھی وہ تباہ + گدا کو وہ چاہی تو دے خسروی + ضعیفون کو کردی وہ دم مین قوی +

بخدمت

سر سیافلس مٹکلف صاحب بہادر بارٹ

کہ یہ عرض ہے کہ اس کتاب سی یہ غرض ہے کہ

وہ باشندی ہندوستان کے جو زبان فرنگ سے

ناواقف ہین کچھہ حال مسائل وغیرہ فاضلون اور

کاملون یونان اور روم قدیم اور فرنگستان

اور ممالک شرقی کا معلوم کرین + چونکہ مین یقین

کرتا ہون کہ آپکو شوق اس امر سے بہت ہی کہ ترقی علوم

کی اہل ہند مین ہو تو مین آپکی نام سے یہ کتاب تیار

کرتا ہون تا کہ آپکی نام مبارک کے باعث سے اوسکی علم دوستی قدر کرین فقط

رام چندر ۲۳ تاریخ اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ ع

To

SIR THEOPHILUS METCALFE BARONET,

PRESIDENT THE LOCAL COMMITTEE,

PUBLIC INSTRUCTION, &c. &c.

DELHI.

SIR,

This little work is composed with a view to give such of my countrymen, as are unacquainted with the European languages, an insight into the opinions, writings and actions of some of the most eminent persons of ancient Greece, Rome, and of modern Europe and Asia.

Aware of the great interest you take in all attempts to impart correct and useful information to the Natives of this country, I beg to dedicate this volume to you, in the hope that it will, under the auspies of your name, be received with favour.

I am,

Sir,

Your most obedient Servent.

RAMCHUNDRA.

DELHI, 1ST OCTOBER, 1849.

صفحہ	مضمون
	نیوطن
۱۵۳	حال سر ولیم ہرشل صاحب
۱۵۷	حال مہندس طامس سمپسن
۱۵۸	حال چارلس ہٹن
۱۵۹	حال مہندسان جمیس برنونی اور جان برنونی۔
۱۶۰	حال مہندس بولیر
۱۶۱	حال لب نظر
۱۶۲	حال لاگرانژ
״	حال ہیت دان لاپلاس
۱۶۳	حال علامۂ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن۔
۱۶۵	حال ممتاز الحکما جان لوک
۱۶۷	حال عمدۃ الشعراء فرنگ جان ملطن
۱۶۸	حال ملک الشعراء ولیم شیکسپیر
۱۷۰	حال حضرت جلال الدین رومی معروف

صفحہ	مضمون
	بمولاناے روم
۱۷۳	حال حضرت نظامی
۱۷۴	حال حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۷۶	حال خواجہ حافظ
۱۷۷	حال مولانا عرفی
۱۷۸	حال فردوسی
۱۸۴	حال شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ اکبر
۱۸۷	حال شیخ ابوالفیض فیضی۔
۱۸۸	حال محمد بن علی المشہور بہ شیخ نظام الدین اولیا۔
״	حال امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند
۱۹۱	حال کملای ہند از قوم ہنود۔
״	حال والمیکی جی مہاراج
۱۹۴	حال مہاراج کرشن و دیپاین بیاس جی
۱۹۶	حال شنکراچارج سامی۔
۱۹۸	حال مہندس بھاسکر۔

صفحہ	مضمون
۶۳	حال تھمسطوکلی۔
۶۵	حال حکیم سقراط یونانی
۷۹	حال افلاطون
۸۳	حال ارسطو
۸۵	حال عمدۃ الحکما دیمقراطیس
۸۶	حال حکیم بقراط
۸۹	حال بوعلی سینا
۹۳	حال حکیم لقمان
〃	حال حکیم جالینوس
۹۷	حال حکیم کن فیوشس
۹۸	حال دستہ نیز فصیح یونان
۱۰۱	حال سر دفصیح
۱۰۶	حال پرقلص فصیح یونان
۱۰۸	حال حکیم طہیلس
۱۱۰	حال حکیم طہیو فراسطس
〃	حال حکیم فیثاغورس
۱۱۳و۱۱۴	حال ہر سہ فرقہا فاضلان وحکمائے لاثانی ولایت یونان
۱۱۴	حال فرقہ حکمائے یونانی موسومہ بمتنفر العیش۔
۱۱۶	حال فرقہ دوم حکیم متنفر الرنج
۱۱۸	حال فرقہ سوم حکیم موسوم بہ مستغنی
۱۲۰	حال حکیم ارشمیدس
۱۲۲	حال حکیم اقلیدس مہندس یونانی
۱۲۵	حال حکیم بطلیموس ریاضی دان
۱۲۶	حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا
۱۲۸	حال صولن واضع قوانین سلطنت اسینیہ۔
۱۳۲	حال ملک الشعرا ہومر
۱۳۴	حال پندارس شاعر
〃	حال شاعر صوفقلس
۱۳۷	حال شاعر انقرین
〃	حال شاعر ارسطوفانوس
۱۴۰	حال شاعر یوریپدس
۱۴۲	حال طوسی دادس مورخ یونان
〃	حال مورخ ہردوطس
۱۴۴	حال مورخ دائی دورس
۱۴۶	حال زلوفن
۱۴۷	حال فرنگستان
۱۴۸	حال شہنشاہ الحکما وفضلا اسحاق

فہرست تذکرۃ الکاملین

صفحہ	مضمون
۱	حال رولس بانی سلطنت روسیہ کبریٰ
۵	حال شہنشاہ جولی اس قیصر۔
۸	حال شہنشاہ اغوسطس۔
۱۱	حال شہنشاہ طیریس۔
۱۴	حال سلطنت شہنشاہ کلیغولا۔
۱۶	حال شہنشاہ کلادیس۔
۱۸	حال شہنشاہ نیرو۔
۲۰	حال شہنشاہ گالبا۔
״	حال شہنشاہ وطہو۔
۲۲	حال شہنشاہ وطلیس۔
۲۳	حال شہنشاہ وسپیشن۔
۲۴	حال شہنشاہ طے طوس۔
۲۵	حال سلطنت دمیشن۔
۲۶	حال قسصیص نروا۔
״	حال شہنشاہ طراجان۔
۲۷	حال شہنشاہ عیدریان۔
۲۹	حال شہنشاہ انطونانس پایس
״	حال سلطنت شہنشاہ انیس ورس
۳۰	حال سلطنت رومیون کی ۱۸۰ء سے شہنشاہ قسطنطین تک۔
۳۲	حال شہنشاہ قسطنطین اعظم۔
۳۵	حال شہنشاہ سکندر۔
۴۰	حال سلطنت دمطریس۔
۴۲	حال بادشاہ پررس۔
۴۴	حالات دلیر و شجاع سرداران عالی وقار ملک روم قدیم
۴۶	حال سلاح۔
۴۸	حال مارقوس انتظنی۔
״	حال پومپی اعظم۔
۵۰	حال بروطس۔
۵۲	حال قیس ماریس۔
۵۴	حال مارسلس۔
۵۷	حال سیفن۔
״	حال قلیمنیس۔
۶۲	حال السبیدس۔
۶۳	حال ملطدی۔

اعلان

چونکہ یہ کتاب مسمی تذکرۃ الکاملین نیازمند نے ستمبر ۱۸۶۹ء
مین مقام دہلی مطبع العلوم دہلی مین بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ
بعہدہ مدرسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے خدمت مین
سر سیا فلس ٹکالف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ
جو باشندے ہندوستان کی زبان فرنگستان سے ناواقف ہین اور
کچھ حالات مسائل وغیرہ فاضلون و کاملون یونان وروم قدیم اور
فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم ہو اور چونکہ صاحب بہادر
ممدوح کو شوق اسبات کا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہند مین زیادہ ہو
اونکے نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی۔ چونکہ اب عالی جناب مہاراجہ
صاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا
مہاراج ادھراج راجیشری مہاراجۂ راجگان مہندر سنگھ
مہندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ
اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی طبقہ اعلاے
ستارۂ ہندوالی پٹیالہ دام حشمتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب
سررشتۂ تعلیم پٹیالہ مین رائج کیجاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص
سے کر کتاب ہذا مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپوائی گئی +

العبد
ماسٹری راجندر ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ریاست پٹیالہ